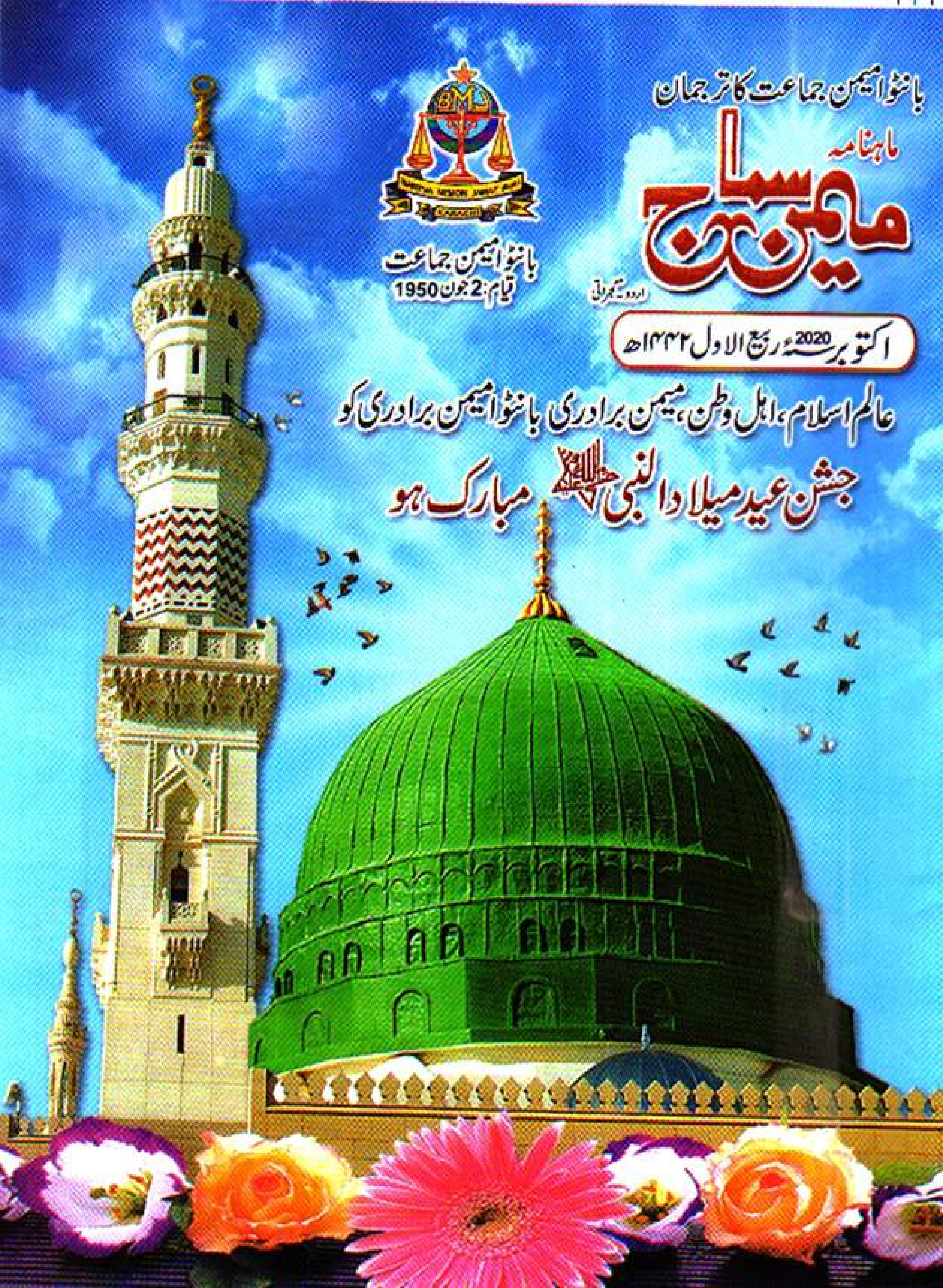

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان
ماہنامہ
میمن سماج
اردو، گجراتی
بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950
اکتوبر 2020ء ربیع الاول ۱۴۴۲ھ
عالم اسلام، اہل وطن، میمن برادری بانٹوا میمن برادری کو
جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک ہو

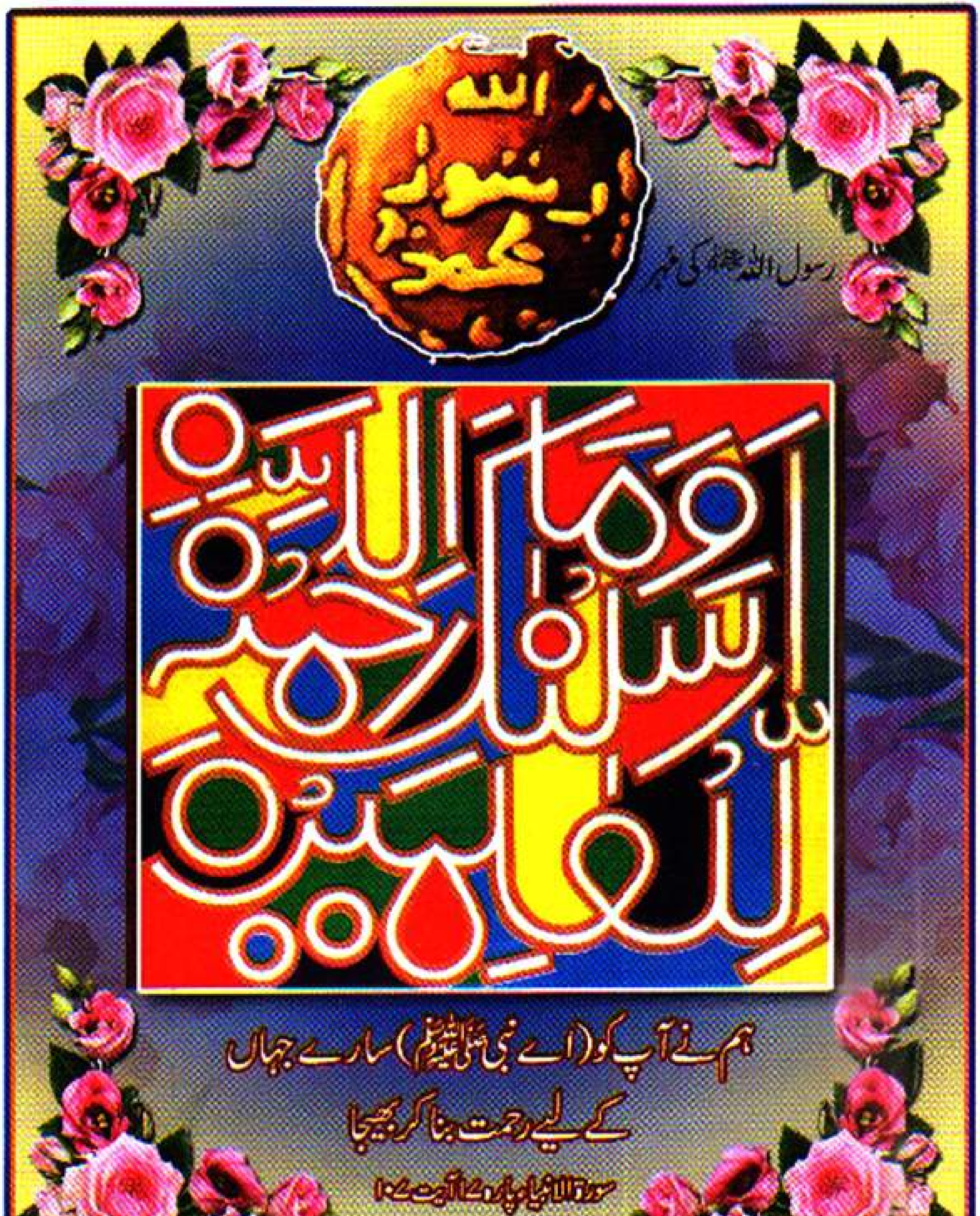
رسول اللہ ﷺ کی مہر
ہم نے آپ کو (اے نبی ﷺ) سارے جہاں
کے لیے رحمت بنا کر بھیجا
سورۃ الانبیاء پارہ ۱۷ آیت ۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نعتیہ کلام

(مع) ترجمہ

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

بلغ العلیٰ بکمالہٖ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

دور کردیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

حسنت جمیع خصالہٖ

حسین ہیں ان کی سب خصلتیں

صلوا علیہ وآلہٖ

درود بھیجو ان پر اور ان کی آل پر

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

માસિક
મેમણ
સમાજ
ઉર્દૂ-ગુજરાતી

ماہنامہ

میمن سماج

کراچی

اردو۔ گجراتی

Monthly
Memon
Samaj
Urdu-Gujrati

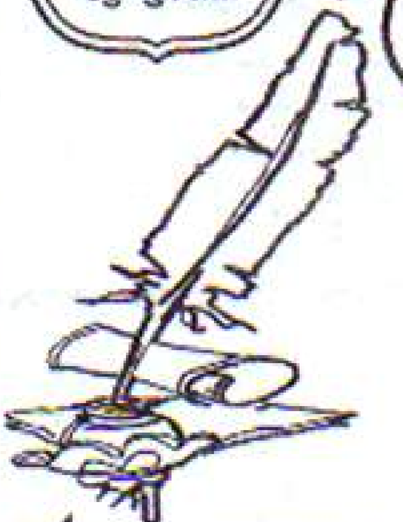

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

اکتوبر 2020ء

ربیع الاول ۱۴۴۲ھ

شمارہ: 10

جلد: 65

021-32768214
021-32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، متصل جوہرالی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد روبیہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اداریہ

حضور اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور ہماری معاشرتی زندگی

Mr. Anwer Kassam M. Kapadia

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اس نبی کریم ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ جو خاتم الانبیاء بھی تھے اور ہیں رحمت للعالمین بھی۔ آپ ﷺ بلاشبہ اس پوری دنیا اور کائنات کے سب سے بڑے رہبر کامل تھے، ہیں اور رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے ایک منفرد انداز سے زندگی بسر کی اور اپنی حیات مبارکہ کے ذریعے ہمیں سادگی کا وہ درس دیا جو تاقیامت نسل انسانی کی بنیاد اور اساس بنا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ہمیں نیکی کا درس دیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات رہتی دنیا تک کے لیے سرچشمہ ہدایت ہیں۔ اس آفتاب رسالت ﷺ نورانی نے دنیا کو جن اسلامی تعلیمات اور احکامات الٰہیہ سے روشناس کرایا وہ اپنی جگہ یک ہدایات عظیمہ ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے۔ یہ زندگی کے ہر معاملے میں فطرت انسانی پر قائم رہنے کا حکم دیتا ہے۔ چاہے وہ خوشی کا موقع ہو یا غمی کا، عید ہو، شب برات یا پھر محرم الحرام۔۔ اسلامی تعلیمات نے زندگی کے ہر شعبے میں سادگی اور میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ تو اللہ کے حبیب ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ چاہتے تو آپ ﷺ کے ایک اشارے اور ایک فرمائش پر ساری دنیا کے خزانوں کے منہ کھل جاتے۔ دنیا زمانے کی نعمتیں اور آسائشیں آپ ﷺ کے لیے حاضر کر دی جائیں۔ پلک جھپکنے میں آپ ﷺ کی فرمائش کردہ چیز حاضر خدمت ہو جاتی۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ ایسا ہو بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ آقائے دو جہاں ﷺ پوری دنیا اس پوری کائنات کے لیے نمونہ کامل بن کر تشریف لائے ہیں۔

آپ ﷺ نے اپنے کردار اور اپنے ہر ہر عمل سے دنیا کے سامنے ایک ایسا نمونہ پیش کیا کہ غیر مسلم بھی حیران رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے پوری معاشرتی زندگی سادگی میں بسر کی۔ سادہ مزاج رکھا۔ سادہ غذا استعمال کی بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ سرور دو عالم ﷺ ہوتے ہوئے بھی آپ ﷺ نے روکھی سوکھی کھا کر اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کیا اور اس فقر و فاقے پر فخر کیا۔ آپ ﷺ نے موٹا اور معمولی کپڑا استعمال کیا جس میں کوئی نمائش زری یا کوئی آرائش نہ تھا۔ یہ لباس انتہائی حد تک سادہ ہوتا تھا۔ آپ کا طرز زندگی اور رہن سہن سادگی کا جیتا جاگتا نمونہ تھا۔ آپ ﷺ نے

ساری دنیا کے سامنے سادگی کا جو عملی مظاہرہ کیا بعد میں اس کی امت مسلمہ نے بھی پیروی کی اور کیوں نہ کرتی؟

یہ آخران سب کے آقا ﷺ کا طریقہ تھا۔ خلافت راشدہ تک یہ سادگی اور رسول کریم ﷺ کی مکمل تقلید برقرار رہی مگر اس کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اس راستے سے اجتناب شروع کردیا جو ان کے آقا اور ہادی ﷺ کا راستہ تھا وہ ان تعلیمات کو فراموش کر بیٹھے جو اسلام کا فخر اور سرمایہ عظیم تھیں۔ ہم ایک اسلامی معاشرے کے رکن ہیں۔ ہمیں اس معاشرے میں ہر موقع پر چاہے وہ غم کا موقع ہو یا خوشی کا سادگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ رسول پاک ﷺ کے بتائے ہوئے راستوں پر اپنی زندگی کو ڈھالیں، دوسروں کے کام آئیں، ان کے دکھ درد کے حصے دار بنیں، سادگی اپنائیں اور دوسروں کو بھی اپنی زندگیاں سادگی سے بسر کرنے کی تلقین کریں۔ برادری کے مخیر حضرات اس نیک کام میں آگے آکر اپنا کردار ادا کریں۔

سماجی فلاح و بہبود اور معاشرتی رفاہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ضرورت مندوں، غریبوں، مسکینوں، یتیموں، ناداروں، محتاجوں اور بیواؤں کی حسب استطاعت مدد کریں۔ یہ سب کیا ہے؟ یہی اسوہ حسنہ ﷺ ہے۔ جب ہم یہ سب کام کرلیں گے اور ان سرگرمیوں میں اپنا اپنا حصہ ڈالیں گے تو ہمارے اقوال و افعال سب حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہوجائیں گے اور پھر امید کی جاسکتی ہے کہ شاید اللہ رب العزت ہماری ان ادنیٰ کوششوں کی وجہ سے اور رسول پاک ﷺ کے نام لیوا ہونے کے سبب شاید بخشش کا سامان فرمادے (آمین)۔ آج جب ہماری بیٹیاں بیاہی جاتی ہیں تو خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی سادگی سے نہیں بیاہی جاتیں۔ لڑکی کے والدین کے پاس پگڑی اور جہیز وغیرہ کی بے جا نمائش کے لئے لاکھوں روپے نہ ہوں تو وہ اپنی لڑکی کے ہاتھ پیلے نہیں کرسکتے۔ ہم یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا صرف یہی عمل غیر اسلامی ہے بلکہ ہر موقع پر فضول خرچی اور بے راہ روی کو روکنے کے لئے اسلام نے جو تاکید کی ہے اس پر ہم بالکل توجہ نہیں دیتے اور اپنے پیارے نبی ﷺ کے اسوہ حسنہ سے بھی بے پروائی برت رہے ہیں، ہم درحقیقت بے راہ روی کی روش پر چل پڑے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہماری معاشرتی اصلاح کی جو بھی کوششیں انفرادی یا اجتماعی طور پر کی جارہی ہیں ان میں خاطر خواہ کامیابی نہیں مل پارہی۔

اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو فراموش کرنے اور اس کے محبوب ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی نے امت مسلمہ کو پستی کی جانب دھکیلنا شروع کردیا۔ آج صورت حال یہ ہے کہ اہل ایمان ساری دنیا میں آزمائشوں میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ پریشانیوں مصائب و آلام میں گرفتار ہیں اور انہیں اس منجدھار سے نکلنے کی کوئی ترکیب نہیں سوجھ رہی ہے حالانکہ اس مسئلے کا صرف ایک ہی آسان حل ہے۔ اور وہ ہے تعلیمات نبوی ﷺ کو اختیار کرنا۔ رسول کریم ﷺ کی پیروی کرنا۔ اگر ہم ایک بار پھر سادگی کو اپنائیں اور حضور اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا شروع کردیں تو ایک بار پھر ہم اپنا کھویا ہوا وقار اور اپنا اسلامی مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے آخری نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی سب سے بڑی صفت یعنی رحمت کو عام کریں۔ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ اپنے سارے اختلافات بھلادیں۔ بڑوں اور بزرگوں کا احترام کریں۔ بچوں پر شفقت کریں اور اس کردار و عمل کا اظہار کریں کہ سارے پاکستان پر، سارے عالم اسلام پر رحمتوں کی بارش ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ سادگی کو اپنایا اور سادگی کی ہی تلقین کی۔ بانٹوا میمن برادری کو بھی اپنی شادی بیاہ کی تقریبات میں سادگی کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔

آیئے ہم عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر عہد کریں کہ اپنی عملی زندگی کو تعلیمات رسول ﷺ کے مطابق ڈھالیں گے۔ بلاشبہ ذلت و

رسوائی سے نجات کا واحد راستہ قرآن و سنت پر عمل کرنے میں ہی ہے۔ آیئے دعا کریں کہ اس مبارک مہینے میں ہم ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جائیں۔ اللہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرنے کی توفیق اور ہمت دے۔ آمین ثم آمین

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب

ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

احتیاط کیجیے زندگی بہت قیمتی ہے

اک ذرا سی غلطی سے

سب کچھ جل کر خاک ہوگیا

کیسے ہماری چھوٹی سی غلطی اکثر بڑے حادثے کا باعث بن جاتی ہے

☆ چولہا کھلا رہ گیا
☆ اسٹارٹ موٹر سائیکل پہ بچے کو بٹھا کر سگریٹ پیا
☆ لٹکتے پلو کے ساتھ کھانا پکایا
☆ چلتے ہوئے جنریٹر میں پیٹرول ڈال دیا
☆ بچے کو گود میں لے کر گرم چائے پی
☆ گیس ٹھیک سے بند نہیں کی
☆ بجلی کا کھلا تار بچوں کی رسائی میں آ گیا
☆ کھولتا پانی زمین پر رکھ دیا
☆ بجلی کے ایک سوکٹ پہ بہت سے کنکشن لگا دیے
☆ سلگتا سگریٹ زمین پر پھینک دیا
☆ چارج ہوتا ہوا موبائل کان سے لگالیا
☆ بجلی کا کنڈا ڈالنے کی کوشش کی
☆ آگ پکڑنے والی اشیاء کو آگ سے دور نہ رکھا
☆ زیر زمین ٹینک میں لائٹر یا دیا سلائی روشن کی

اور آگ بھڑک اٹھی

☆ آنکھ کھلی رکھیے ☆ آنچ دھیمی رکھیے

ذوالجلال والاکرام

حمد

جناب ابرار امیر

اے اللہ پاک رب ذوالجلال
دوجہاں کی نعمتوں سے کر نہال

چاند، سورج، کہکشاں میں تیرا نور
یہ جہان رنگ و بو، تیرا جمال

تو نے پیدا کی ہے ساری کائنات
آسمان بے ستوں تیرا کمال

زلزلے، سیلاب اور بیماریاں
مجھ کو ان آفات سے یارب نکال

یاد کرتا ہوں تجھے، دن رات میں
ذکر تیرا ہر گھڑی تیرا خیال

بجلیاں، طوفان اور باد سموم
اہل عالم کے لیے تیرا جلال

کر دیا ہے مجھ کو دنیا نے اسیر
یا الٰہی اپنی الفت دل میں ڈال

نعت ﷺ

پروفیسر محمد کاشف قادری

ذکر خیر الانام کرتا ہوں
اپنا سب ان کے نام کرتا ہوں

مدحت مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں
میں اللہ سے کلام کرتا ہوں

کچھ نہیں میں غلام ہوں ان کا
رفعتوں میں قیام کرتا ہوں

گر ہو زائر کوئی مدینے کا
اس کو جھک کر سلام کرتا ہوں

اب بلا لیجیے مرے آقا ﷺ
یہ دعا صبح و شام کرتا ہوں

ان کے پیاروں کی پیاری نسبت سے
اپنا اعلیٰ مقام کرتا ہوں

آپ کے نام پر ہی اے کاشف
اپنی دنیا تمام کرتا ہوں

صلی اللہ علیہ وسلم

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی خوشیاں مبارک ہوں

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کے تمام معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

کی جانب سے عالم اسلام، اہل وطن، میمن برادری اور پوری بانٹوا میمن برادری کو

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی تہہ دل سے پر خلوص مبارک باد

پیش کرتے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم

نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ ﷺ پنہاں بگیر

(علامہ محمد اقبال)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا منگتا ہوں اور تو دو عالم کو عطا کرنے والا ہے، روزِ محشر میرا عذر قبول فرمانا، اگر میرے اعمال کا حساب ناگزیر ہو جائے تو پھر اے مالک و مولیٰ! اسے میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنا۔

نعمت عظمیٰ، اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم

سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ

تحریر: حاجی محمد حنیف طیب، سابق وفاقی وزیر، ممتاز سماجی، سیاسی اور مذہبی رہنما

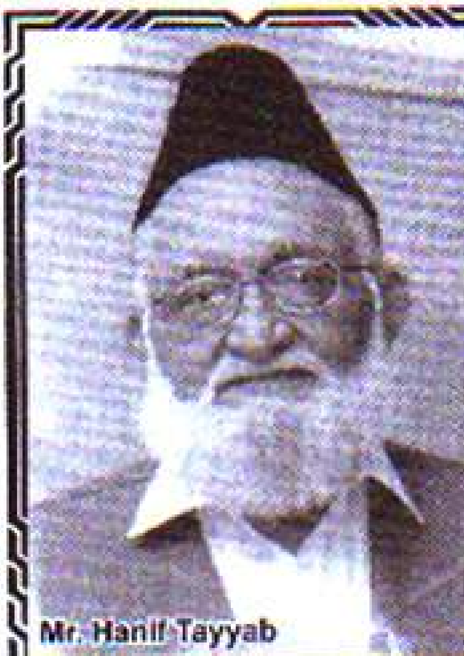
Mr. Hanif Tayyab

رب تعالیٰ نے تمام عالم پر اپنی ہزاروں نعمتیں عطا کیں، لیکن کسی نعمت کا احسان نہیں جتایا، جب نعمت مصطفیٰ ﷺ سے نوازا تو رب کریم نے احسان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ان ہی میں سے پاک رسول بھیجا۔ جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔" (سورہ آل عمران) بلاشک وشبہ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہے۔

دنیا کی دیگر نعمتیں عارضی اور فانی ہیں کہ وہ ملتی تو ہیں مگر انہیں فنا ہے یا انسان مرجاتا ہے اور یہ نعمتیں خود بخود چھوٹ جاتی ہیں۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی، بچے، گھر، دولت، سامان آسائش سب نعمتیں ہیں لیکن سب ہی فنا ہو جانے والی ہیں۔ رب تعالیٰ نے دنیوی نعمتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا "دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے اور آخرت زیادہ بہتر ہے۔" جب اس بات کی وضاحت خود قرآن نے دے دی کہ دنیوی ساز وسامان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور آخرت ہی سب سے بہتر ہے تو پھر ہم اس نعمت عظمیٰ کا چرچا خوب کریں گے کہ جس کی بارگاہ میں سیدنا حضرت ابوبکرؓ آئے اور صدیق کے لقب سے ملقب ہوئے، سیدنا حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو فاروق اعظمؓ بن گئے، سیدنا حضرت عثمانؓ غلامی مصطفیٰ ﷺ میں آئے تو غنی وذوالنورین بن گئے، سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اسلام کی آغوش میں آئے تو شیر خدا بن گئے۔

نعمت عظمیٰ ایسی نعمت ہے جس کے صدقے ہمیں ابدی نعمتیں ایمان، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور تمام نیکیاں ملیں اور مرنے کے بعد بھی ان ہی کا ثواب ہمیں ملتا رہے گا اور یہی نعمت عظمیٰ کی قیامت کے دن ہمارے کام آئے گی۔ چنانچہ رب تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ اور ہمارے آقا ومولیٰ سید عالم نور مجسم ﷺ سے حضرت انسؓ نے ایک دن عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن ہم آپ کو کہاں تلاش کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تین مقامات میں سے کسی ایک پر موجود ہوں گا

یا تو میزان پر جہاں میری امت کے اعمال وزن ہوں گے اگر کسی کی نیکیاں کم ہوں گی تو میں انہیں پورا کردوں گا یا پھر تم مجھے حوض کوثر پر پاؤ گے کہ میں اپنی پیاسی امت کو برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید پانی پلا رہا ہوں گا جس کے پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہ لگے گی یا پھر تم مجھے پل صراط پر دیکھو گے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ایک راستہ ہے، جس پر سے خیریت کے ساتھ گزرنے والے جنت میں داخل ہوں گے اور اس سے کٹ جانے والے جہنم میں گر پڑیں گے میں یہاں اپنی امت کے خیریت سے گزر جانے کی دعا کرتا رہوں گا، اے میرے رب میری امت کو سلامتی سے گزار دے (مدارج النبوۃ)

سورۂ آل عمران کی آیت مبارکہ میں پروردگار نے مسلمانوں پر احسان جتایا، احسان اسی پر جتایا جاتا ہے جو اس نعمت سے پورا پورا فیض یاب ہو اور وہ مسلمان ہی ہیں جنہوں نے رسول اکرم ﷺ کی رسالت کا اعتراف کیا، ان کی اتباع و پیروی کا عہد کیا اور خیر امت جیسی صفت سے موصوف ہوئے۔ جب بھی حضور اکرم ﷺ کی عظمت کو کفار نے کم کرنے کی کوشش تو نبی کریم ﷺ کی طرف سے رب تعالیٰ نے ایسا جواب دیا کہ وہ تا قیامت پڑھا جائے گا۔ کافروں نے سید عالم ﷺ پر یہ اعتراض کیا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے، بیوی بچوں سے کچھ واسطہ نہ رکھتے۔ اس مالک بحر و بر عزوجل نے کفار کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے یہ آیت مبارکہ اپنے محبوب کبریا ﷺ پر نازل فرمائی: ''بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور بچے کیے۔'' یعنی بیوی، بچے اور دنیوی تعلقات کا ہونا عین کمال ہے۔ محبوب رب العالمین ﷺ کی ذات مبارکہ سے جو منسوب ہوا اسے رب العالمین نے دائمی عظمت بخش دی۔

ذکر نعمت: اللہ تبارک و تعالیٰ نے ذکر نعمت کے حوالے سے اپنی لاریب کتاب میں وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ قوم کو وہ خصوصی ایام یاد دلائے جانا چاہئیں، جن میں اسے رب العزت کا کوئی خاص انعام ملا جیسا کہ ارشاد ہوا: ترجمہ ''اور انہیں یاد دلایئے اللہ کے دن'' (سورۂ ابراہیم) یہاں بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے کہ انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو خدا کے وہ خاص دن یاد دلایا کریں جن میں انہیں فرعون کے ظلم و ستم سے نجات ملی۔ ان میں من سلویٰ نازل ہوا اور اسی قسم کے دوسرے دن جن میں انہیں انعامات سے نوازا گیا تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی قوم سے اللہ کے خاص دنوں کو یاد کرائیں تو یقیناً اس نعمت عظمیٰ کا ذکر عین مرضی الٰہی کے مطابق ہے جس کے ذکر کو رب تعالیٰ نے بلند بھی فرمایا اور اسے اپنا ہی ذکر قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ترجمہ ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔'' (سورۂ الانشراح) دوسری جگہ مالک عرش و فرش نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔'' (سورۂ الانشراح)

شکر نعمت: نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کو معلوم ہوا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ جب کچھ یہودیوں سے اس روزے کی وجہ معلوم کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ یہ عاشورہ وہ تاریخ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دلائی تو ہم اس نعمت پر شکر کرتے ہوئے یہ روزہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ جاننے کے بعد ارشاد فرمایا: ''ہم تمہاری بہ نسبت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں تو آپ نے خود روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔'' اسی لیے عاشورہ کا روزہ مستحب ہوتا باقی ہے، کسی نے اسے حرام قرار نہیں دیا، رحمۃ اللعالمین ﷺ نے خود اپنے پیشرو نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یاد کو باقی رکھنے اور ان کی نجات کا دن منانے کی اجازت دی تو نعت مصطفیٰ ﷺ کہ جن کے صدقے دنیوی و اخروی نعمتیں ملیں تو اس دن فرحت و مسرت کا اظہار کرنا کتنی بڑی نیکی اور شکر گزاری ہے۔ خود صاحب شریعت ﷺ نے بھی اپنی پیدائش کا دن یاد رکھا۔

حضرت ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی آخرالزماں ﷺ پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ سے اس روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا"۔ یعنی یہ روزہ اس دن میں کسی خوبی کی وجہ سے نہیں رکھا جاتا ہے جو پیر کے دن نصیب ہوئیں۔ ایک میری (حضور ﷺ کی) پیدائش دوسرے نزول قرآن کی ابتدا۔ یعنی خود نعمت عظمیٰ ﷺ کی سنت ہے کہ اس دن فرحت و مسرت کا اظہار کیا جائے۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ اس دن میں شکر ادا کرنے کی توفیق مرحمت عطا فرمائے۔

حدیث رسول ﷺ

"اگر کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے جس سے انسان، چرند، پرند روزی حاصل کرتے ہیں تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ترجمان اور برادری کا ہردلعزیز
"ماہنامہ میمن سماج" اپنے قارئین کرام، قلمکاروں،
اشتہارات دینے والے صاحبان
بانٹوا میمن برادری اور پوری میمن برادری کے تمام اداروں کے
عہدیداران اور اراکین مجلس عاملہ کو

جشن عید میلاد النبی ﷺ

تہہ دل سے پر خلوص مبارک باد پیش کرتے ہیں

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا
مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

عبدالجبار علی محمد بدو
پبلشر ماہنامہ میمن سماج کراچی

تو (دعا)

گجراتی کلام :عمر جیت پوری (مرحوم)

(اصل نام : عمر امین گوڈیل)

اردو ترجمہ :کھتری عصمت علی پٹیل

میرے اجڑے ہوئے باغ میں نئے پھول کھلا تو
روشن دیا میرے گھر میں دوبارہ جگمگا تو

مجھے جو رنجشوں نے گھیر لیا ہے اب اس شب کو پگھلا دے تو
ہماری جاہ و جلالی کو دوبارہ لوٹا دے تو

خاموش ہماری دنیا میں گنگناتا تو
اجڑی ہوئی ہماری دنیا کو پھر سے بسا تو

ہماری ناؤ ہچکولے کھا رہی ہے اس کو کنارے لگا تو
ہمارے آنکھ کے بہتے ہوئے آنسوؤں کو خشک کر دے تو

حقیقت کے نئے سبب کچھ ہم کو اب پڑھا تو
مذہب کے کچھ رنگ سے ہم کو اب رنگ دے تو

ہم میں جو کوتاہیاں ہیں ان سب کو جلا تو
سچائی کے راستے پہ ہمارے پاؤں کو جما تو

سب سے اعلیٰ اصولوں کو ہمارے اندر سما تو
ہماری شان دنیا میں اعلیٰ بنا تو

دور تک دیکھ سکے کچھ عمر ایسا جذبہ قائم کر تو
اس کی عجب آنکھیں اب کھلاؤ تو

دُعا

اللہ مجھے دے

استقامت دے

کہ قبول کر سکوں اُسے جسے بدل نہ سکوں

ہمت دے

[illegible]

عقلِ سلیم دے

[illegible]

پیارے رسول ﷺ کے آخری ایام

ملک کے ممتاز ایٹمی سائنس داں اور دانشور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے قلم سے

Mr. Abdul Qadeer Khan

جو لوگ میرا کالم بہت شوق و محبت سے پڑھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے چند آخری ایام کی تفصیلات پیش کر رہا ہوں۔ وفات سے تین روز قبل جبکہ حضور اکرم ﷺ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ "میری بیویوں کو جمع کرو۔" تمام ازدواج مطہرات جمع ہوگئیں تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا "کیا تم سب مجھے اجازت دیتی ہو کہ بیماری کے دن میں عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں گزار لوں؟"

سب نے کہا "اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو اجازت ہے۔"

پھر اٹھنا چاہا لیکن اٹھ نہ پائے تو حضرت علی ابن ابی طالبؓ اور حضرت فضل بن عباسؓ آگے بڑھے اور نبی ﷺ کو سہارے سے اٹھا کر سیدہ میمونہؓ کے حجرے سے سیدہ عائشہؓ کے حجرے کی طرف لے جانے لگے۔ اس وقت صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم ﷺ کو اس (بیماری اور کمزوری) حال میں پہلی بار دیکھا تو گھبرا کر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے رسول اللہ (ﷺ) کو کیا ہوا؟ چنانچہ صحابہ مسجد میں جمع ہونا شروع ہوگئے اور مسجد شریف میں ایک رش ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کا پسینہ شدت سے بہہ رہا تھا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں کسی کا اتنا پسینہ بہتے نہیں دیکھا۔ اور فرماتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑتی اور اس کو چہرہ اقدس پر پھیرتی کیونکہ نبی ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے کہیں

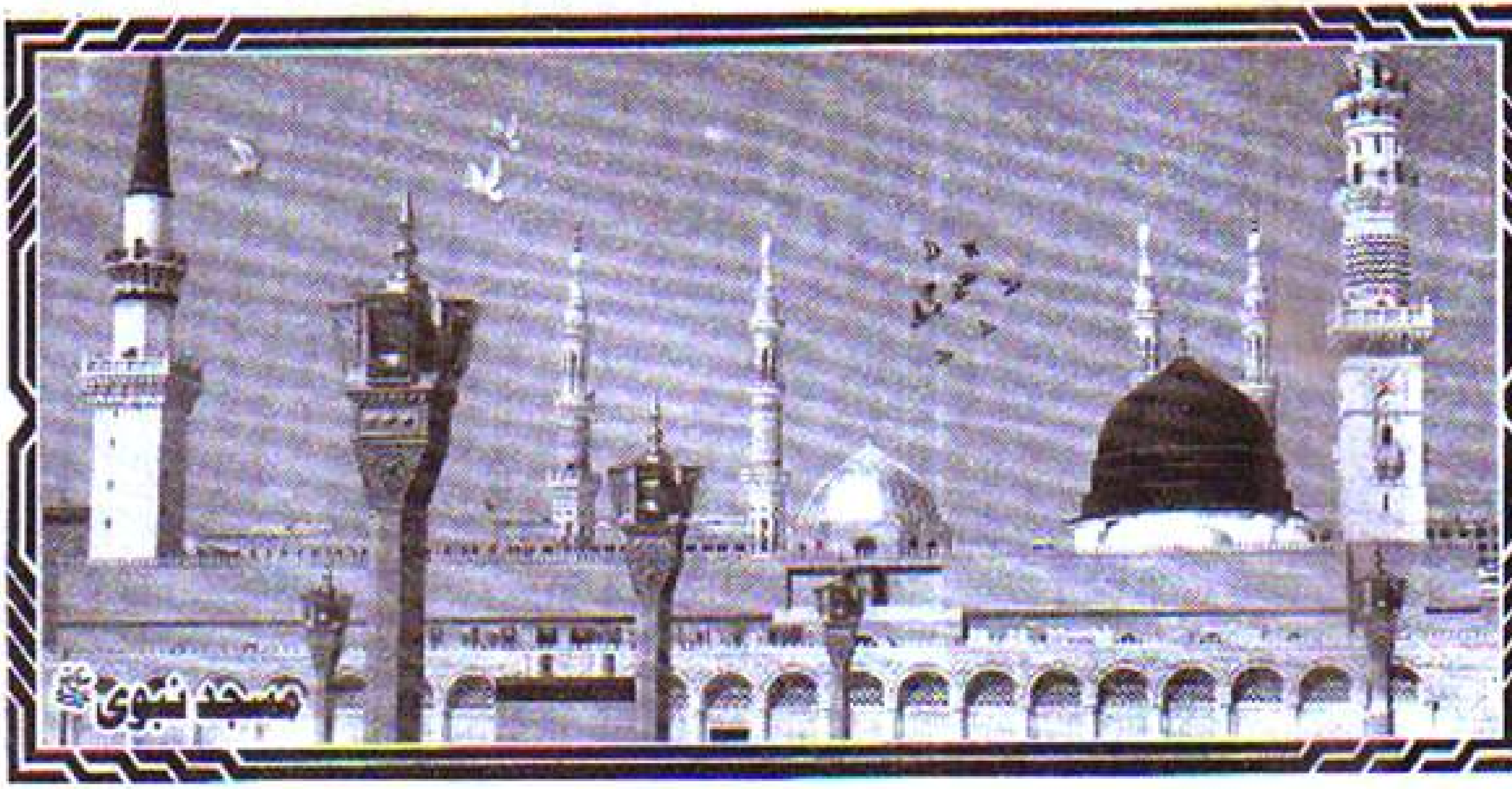

زیادہ محترم اور پاکیزہ تھا۔ مزید فرماتی ہیں کہ حبیب خدا ﷺ سے بس یہی ورد سنائی دے رہا تھا کہ "لا الہ الا اللہ، بیشک موت کی بھی اپنی سختیاں ہیں" اسی اثناء میں مسجد کے اندر آنحضرت ﷺ کی بیماری کے بارے میں خوف کی وجہ سے لوگوں کا شور بڑھنے لگا۔ آپ ﷺ سے دریافت فرمایا یہ کیسی آوازیں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ لوگ آپ کی حالت سے خوف زدہ ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو۔ پھر اٹھنے کا ارادہ فرمایا لیکن اٹھ نہ سکے تو آپ ﷺ پر سات مشکیزے پانی کے بہائے گئے، تب کہیں جا کر کچھ افاقہ ہوا تو سہارے سے اٹھا کر منبر پر لایا گیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا آخری خطبہ تھا اور آخری کلمات تھے۔

فرمایا: "اے لوگو! شاید تمہیں میری موت کا خوف ہے؟"

سب نے کہا: "جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ"

ارشاد فرمایا! "اے لوگو! تم سے میری ملاقات کی جگہ دنیا نہیں، تم سے میری ملاقات کی جگہ حوض (کوثر) ہے، اللہ کی قسم گویا کہ میں یہیں سے اسے (حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں، اے لوگو! مجھے تم پر تنگدستی کا خوف نہیں بلکہ مجھے تم پر دنیا کی فراوانی کا خوف ہے کہ تم اس کے معاملے میں ایک دوسرے سے مقابلے میں لگ جاؤ جیسا کہ تم سے پہلے والے لگ گئے، اور یہ دنیا تمہیں بھی ہلاک کرے جیسا کہ انہیں ہلاک کر دیا۔" پھر مزید ارشاد فرمایا: "اے لوگو! نماز کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔" (یعنی عہد کرو کہ نماز کی پابندی کرو گے، اور یہی بات بار بار دہراتے رہے)۔

پھر فرمایا: "اے لوگو! عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میں تمہیں عورتوں سے نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔" مزید فرمایا: "اے لوگو! ایک بندے کو اللہ نے اختیار دیا کہ دنیا کو چن لے یا اسے چن لے جو اللہ کے پاس ہے، تو اس نے اسے پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے" اس جملے سے حضور اکرم ﷺ کا مقصد کوئی نہ سمجھا حالانکہ ان کی اپنی ذات مراد تھی۔ جبکہ حضرت ابوبکر صدیق وہ تنہا شخص تھے جو اس جملے کو سمجھے اور زار و قطار رونے لگے بلند آواز سے گریہ کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پکارنے لگے۔ "ہمارے باپ دادا آپ ﷺ پر قربان، ہماری مائیں آپ ﷺ پر قربان، ہمارے بچے آپ ﷺ پر قربان، ہمارے مال و دولت آپ ﷺ پر قربان" روتے جاتے ہیں اور یہی الفاظ کہتے جاتے تھے۔ صحابہ کرامؓ (ناگواری سے) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرف دیکھنے لگے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی بات کیسے قطع کر دی؟ اس پر نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کا دفاع ان الفاظ میں فرمایا "اے لوگو! ابوبکر کو چھوڑ دو کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں جس نے ہمارے ساتھ کوئی بھلائی کی ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دے دیا ہو، سوائے ابوبکر کے کہ اس کا بدلہ نہیں دے سکا۔ اس کا بدلہ میں نے اللہ جل شانہ پر چھوڑ دیا۔

مسجد نبوی ﷺ میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے کہ جو کبھی بند نہ ہوگا۔" آخر میں اپنی وفات سے قبل مسلمانوں کے لیے آخری دعا کے طور پر ارشاد فرمایا: "اللہ تمہیں ٹھکانہ دے، تمہاری حفاظت کرے، تمہاری مدد کرے، تمہاری تائید کرے۔" اور آخری بات جو منبر سے اترنے سے پہلے امت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمائی اور یہ کہ "اے لوگو! قیامت تک آنے والے میرے ہر ایک امتی کو میرا سلام پہنچا دینا۔" پھر آنحضرت ﷺ کو دوبارہ سہارے سے اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ اسی اثناء میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، نبی اکرم ﷺ مسواک کو دیکھنے لگے مگر شدت مرض کی وجہ سے طلب نہ کر پائے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ حضور اکرم ﷺ کے دیکھنے سے سمجھ گئیں اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے مسواک لے کر نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک میں رکھ دی، لیکن حضور اکرم ﷺ اسے استعمال نہ کر پائے تو سیدہ عائشہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے مسواک لے کر اپنے منہ سے نرم کی اور پھر حضور اکرم ﷺ کو لوٹا دی۔

دہن مبارک اس سے تر رہے۔ فرماتی ہیں: آخری چیز جو آپ نبی کریم ﷺ کے پیٹ میں گئی وہ میرا لعاب تھا، اور یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا مجھ پر فضل ہی تھا کہ اس نے وصال سے قبل میرا اور نبی کریم ﷺ کا لعاب دہن یکجا کر دیا۔

اُم المومنین حضرت عائشہؓ مزید ارشاد فرماتی ہیں: "پھر آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ تشریف لائیں اور آتے ہی رو پڑیں کہ نبی کریم ﷺ اٹھ نہ سکے۔ کیونکہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب بھی فاطمہؓ تشریف لاتیں حضور اکرم ﷺ ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! "قریب آجاؤ" پھر حضور ﷺ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہؓ اور زیادہ رونے لگیں، انہیں اس طرح روتا دیکھ کر حضور ﷺ نے پھر فرمایا! اے فاطمہ! "قریب آؤ" دوبارہ ان کے کان میں کوئی بات ارشاد فرمائی تو وہ خوش ہونے لگیں۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد میں نے سیدہ فاطمہؓ سے پوچھا تھا کہ وہ کیا بات تھی، جس پر روئیں اور پھر خوشی کا اظہار کیا تھا، سیدہ فاطمہؓ کہنے لگیں کہ: "پہلی بار (جب میں قریب ہوئی) تو فرمایا فاطمہ! میں آج رات (اس دنیا سے) کوچ کرنے والا ہوں جس پر میں رو دی۔ جب انہوں نے مجھے بے تحاشا روتے دیکھا تو فرمانے لگے فاطمہ! میرے اہل خانہ میں سب سے پہلے تم مجھ سے آملوگی جس پر میں خوش ہوگئی"۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: پھر آنحضرت ﷺ نے سب کو گھر سے باہر جانے کا حکم دیکر مجھ سے فرمایا "عائشہ! میرے قریب آجاؤ" پھر آنحضرت ﷺ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمانے لگے، مجھے وہ اعلیٰ وعمدہ رفاقت پسند ہے۔ (میں اللہ کی انبیاء، صدیقین، شہداء، اور صالحین کی رفاقت کو اختیار کرتا ہوں)۔ صدیقہ عائشہؓ فرماتی ہیں "میں سمجھ گئی کہ انہوں نے آخرت کو چن لیا ہے۔" جبرئیل ﷺ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر گویا ہوئے: "یارسول اللہ ﷺ! ملک الموت دروازے پر کھڑے شرف باریابی چاہتے ہیں۔ آپ سے پہلے انہوں نے کسی سے اجازت نہیں مانگی۔" آپ ﷺ نے فرمایا "جبریل! اسے آنے دو" ملک الموت نبی کریم ﷺ کے گھر میں داخل ہوئے، اور کہا السلام علیک یارسول اللہ! مجھے اللہ نے آپ کی چاہت جاننے کیلئے بھیجا ہے کہ آپ دنیا میں رہنا چاہتے ہیں یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس جانا پسند کرتے ہیں؟"۔

فرمایا "مجھے اعلیٰ وعمدہ رفاقت پسند ہے، مجھے اعلیٰ وعمدہ رفاقت پسند ہے۔" ملک الموت آنحضرت ﷺ کے سرہانے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے پاکیزہ روح۔ اے محمد بن عبداللہ کی روح۔ اللہ کی رضا خوشنودی کی طرف روانہ ہو، راضی ہوجانے والے پروردگار کی طرف جو غضبناک نہیں۔"

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: پھر نبی کریم ﷺ کا ہاتھ نیچے آن رہا، اور سر مبارک میرے سینے پر بھاری ہونے لگا، میں سمجھ گئی کہ آنحضرت ﷺ کا وصال ہوگیا۔ مجھے اور تو کچھ سمجھ نہیں آیا سو میں اپنے حجرے سے نکلی اور مسجد کی طرف دروازہ کھول کر کہا "رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا! رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا" مسجد آہوں اور نالوں سے گونجنے لگی ادھر علی اکرم اللہ وجہہ جہاں کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے پھر ہلنے کی طاقت نہ رہی۔ ادھر عثمان بن عفان معصوم بچوں کی طرح ہاتھ ملنے لگے۔ اور سیدنا عمرؓ تلوار بلند کرکے کہنے لگے "خبردار! جو کسی نے کہا رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے. میں ایسے شخص کی گردن اڑا دوں گا...... میرے آقا تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے گئے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ملاقات کو گئے تھے، وہ لوٹ آئیں گے، بہت جلد لوٹ آئیں گے۔ اب جو وفات کی خبر اڑائے گا، میں اسے قتل کرڈالوں گا۔"

اس موقع پر سب سے زیادہ ضبط، برداشت اور صبر کرنے والی شخصیت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی تھی۔ آپ حجرہ نبوی ﷺ میں داخل ہوئے، رحمت دوعالم ﷺ کے سینہ مبارک پر سر رکھ کر رو دیئے۔ کہہ رہے تھے: ہائے میرا پیارا دوست! ہائے میرا مخلص ساتھی! ہائے میرا محبوب! ہائے

میرا نبی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ پاکیزہ جئے اور پاکیزہ ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔'' سیدنا ابو بکرؓ باہر آئے اور خطبہ دیا ''جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا ہے سن رکھے آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی شان کی ذات ہمیشہ زندگی والی ہے جس کو موت نہیں۔'' سیدنا عمرؓ کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں کوئی تنہائی کی جگہ تلاش کرنے لگا جہاں اکیلا بیٹھ کر رو دوں۔ آنحضرت ﷺ کی تدفین کر دی گئی۔ سیدہ فاطمہؓ فرماتی ہیں: ''تم نے کیسے گوارا کر لیا کہ نبی ﷺ کے چہرہ انور پر مٹی ڈالو؟ پھر کہنے لگیں: ہائے میرے پیارے بابا جان، کہ اپنے رب کے بلاوے پر چل دیے، ہائے میرے پیارے بابا جان، کہ جنت الفردوس میں اپنے ٹھکانے کو پہنچ گئے، ہائے میرے پیارے بابا جان، کہ ہم جبرئیل کو ان کے آنے کی خبر دیتے ہیں۔ اللھم صلی علی محمد کما تحب و ترضی۔

یہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کے آخری ایام، آپ ﷺ کی رحلت تک تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمودات (قرآن مجید) کی جیتی جاگتی مثال تھے۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان پر جو احسان کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے محبوب ترین پیغمبر کی رحلت کے بعد محافظ و امین ہے۔ آپ ﷺ پر درود بھیجئے۔ (بشکریہ: روزنامہ جنگ کراچی۔ مطبوعہ بروز پیر 26 فروری 2018ء)

پانی احتیاط سے اور کم استعمال کریں

نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے

وہ وضو کر رہے تھے تو ارشاد فرمایا

اے سعد یہ اسراف کیسا عرض کی کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟

فرمایا ہاں اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔

لہٰذا نل ضرورت کے مطابق کم سے کم کھولیں

مسواک کرتے وقت اور سر کا مسح کرتے وقت نل بند کر دیں

حضور اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب (بمبئی)، مذہبی ریسرچ اسکالر

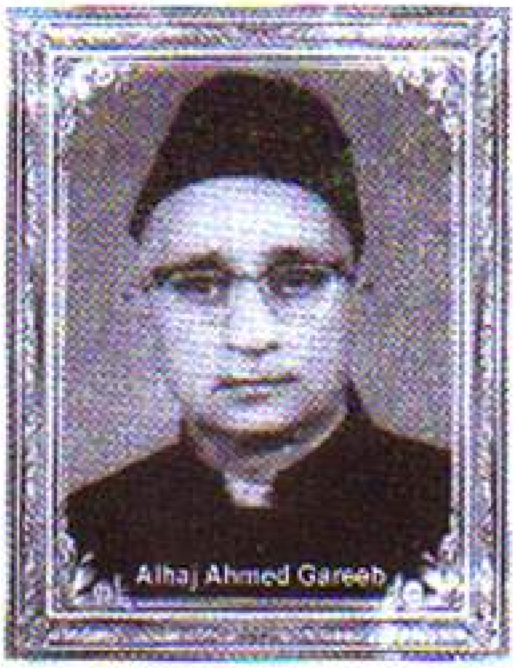

رسول اکرم ﷺ سے عقیدت و محبت ہمیں ہمیشہ نیکی کے راستے پر چلنے اور بدی کے راستے سے بچنے کا درس دیتی ہے۔ بلاشبہ یہ وہ راستہ ہے جس پر چلنے والوں کی راہ میں کوئی مشکل حائل نہیں رہتی۔ اسلام دین فطرت ہے اور یہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں انسانی فطرت پر قائم رہیں یعنی انسانیت کی اصل اور سچی روح کو بیدار کریں تاکہ صحیح معنی میں انسانیت کا پرچار ہو سکے۔ اسلام نے خوشی کا موقع ہو یا غمی کا، ہر معاملے میں اعتدال کا دامن تھامے رہنے کی تلقین کی ہے۔ نہ خوشی کے موقع پر آپے سے باہر ہوں کہ ہر حد توڑ ڈالیں اور نہ غم کے وقت اس قدر نوحہ کریں کہ دوسروں کی خوشیاں غارت ہو جائیں۔ ہر معاملے میں توازن اور اعتدال کی حد قائم رکھنے کا حکم ہمیں اسلام دیتا ہے۔

ہم آج کل دیکھ رہے ہیں کہ ہم ہمہ وقت مشکلات اور دکھوں کا رونا روتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے شکوے بھی کرتے ہیں۔ یہ کس قدر ناسمجھی کی بات ہے کہ جب ہمارے لیے نبی آخر الزماں ﷺ کی تعلیمات بھی موجود ہیں اور قرآن کی صورت میں جامع اور مکمل دستور بھی۔ تو پھر ہمیں

کسی اور طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری راہ نمائی کے لیے ہمارا اللہ، ہمارا رسول ﷺ اور ہمارا قرآن پاک ہی کافی ہے کہ جس کی تعلیمات میں ہمارے لیے فلاح بھی ہے اور سلامتی بھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت و سیرت ازل سے ابد تک زمان و مکان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ہر چیز رسالت مآب ﷺ کی نبوت کے بے کراں جمال کے سمندر میں ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ حضور اکرم ﷺ کی مدحت کا شاہد ہے۔ "ورفعنا لک ذکرک" کی صدا سے زمین و آسماں کو گونج رہے ہیں۔ یہ ذکر اتنا بلند ہوا کہ ساری رفعتیں اس کے سامنے پست ہو کر رہ گئیں۔ فرشِ زمیں سے عرش بریں تک سب اس کے ذکر سے معمور ہیں۔

دنیا بھر میں بسنے والے مسلمان دن میں پانچ مرتبہ ہر نماز میں رحمۃ للعالمین ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہیں۔ ہر اذان کے وقت دنیا حق ہے کہ محمد ﷺ ہی انسانیت کے رہبر ہیں اور اللہ کے اس وعدے کے پورے ہونے پر مہر تصدیق ثبت ہوتی رہتی ہے کہ "ورفعنا لک ذکرک"۔ رسول اکرم ﷺ کی عقیدت و محبت دین و ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ آپ ﷺ کی محبت کو بندۂ مومن سرمایہ ایمان سمجھتا ہے۔ آپ کی اطاعت کے بغیر دین و ایمان کا دعویٰ بے معنی ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت و محبت اہل ایمان کا سرمایہ ایمان ہے۔ آپ ﷺ کی عظمت و رفعت کا اظہار ارض و سما اور لوح و قلم کرتے نظر آتے ہیں۔ ہمارا مقصد حیات فلسفہ زندگی، ہماری ہر سانس کی گواہی، ہر حرف کی شہادت آپ ﷺ کی ناموس کا تحفظ اور آپ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔ عقیدت و محبت کے اس روح پرور سفر کا آغاز عہد رسالت ﷺ میں صحابہ کرامؓ سے ہوا اور آج تک جاری ہے۔ محبوب دو عالم ﷺ سے عقیدت و محبت کی یہ قابل افتخار میراث امتِ محمدیہ کو صحابہ کرامؓ سے ملی، محبت ہی ادب سکھاتی ہے اور محبت ہی اطاعت پر آمادہ کرتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی محبت و وارفتگی کو دیکھیے کہ یہی ناموس رسالت ﷺ کی اساس ہے۔

عروہ بن مسعود ثقفی کو قریش مکہ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنا سفیر مقرر کر کے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اسے سمجھایا گیا کہ مسلمانوں کے حالات غور سے دیکھے اور قوم کو آگاہ کرے۔ اس نے دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ وضو کرتے ہیں تو گرنے والے پانی پر صحابہؓ یوں گرتے ہیں گویا ابھی لڑ پڑیں گے۔ استعمال شدہ پانی کو زمین پر گرنے نہیں دیتے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر ہی روک لیا جاتا ہے، جسے وہ منہ پر مل لیتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کوئی حکم دیتے ہیں، تو وہ تعمیل کے لیے دوڑ پڑتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کچھ ارشاد فرماتے ہیں، تو وہ سب لب بہ مہر ہو جاتے ہیں، تعظیم کا یہ حال ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے، انہوں نے یہ سب کچھ دیکھا اور قوم سے آ کر یوں بیان کیا۔ لوگو! میں نے کسریٰ کا دربار بھی دیکھا اور قیصر کا دربار بھی، نجاشی کا دربار بھی دیکھا، مگر اصحاب محمد ﷺ جو تعظیم محمد ﷺ کی کرتے ہیں، وہ تو کسی بادشاہ کو بھی حاصل نہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ سے عقیدت و محبت کی یہ قابل افتخار میراث آج بھی مسلم امہ کا سرمایہ ہے، عقیدت و محبت اور جاں نثاری کے یہ جذبات آج بھی امت محمدیہ ﷺ کے دلوں کی دھڑکن اور سرمایہ افتخار ہیں۔ جاں نثاری کا یہ سفر انشاء اللہ تعالیٰ ابد کی آخری ساعتوں تک جاری رہے گا۔ ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ احترام و تکریم انسانیت اور بذات خود انسانیت اور انسانی حقوق کے تحفظ کا مسئلہ ہے۔ یہ پوری دنیا میں بسنے والی ڈیڑھ ارب امت محمد ﷺ کا مسئلہ ہے، جو ہادیٔ برحق ﷺ کی عقیدت و محبت، حرمت و ناموس کے تحفظ میں کسی مصلحت اور رواداری کے قائل نہیں۔ جب عالم انسانیت کا عام فرد انسان ہونے کے ناتے احترام و تکریم کا مستحق ہے تو دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب جاں نثاروں کے دلوں کے حاکم اور عالم انسانیت کے ہادی اور رہبر نبی ﷺ اس احترام و تکریم انسانیت کے بدرجہا مستحق ہیں۔

نامور امریکی ماہر فلکیات اور دانشور ڈاکٹر میخائیل ایچ ہارٹ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''دی ہنڈریڈ'' میں محسن انسانیت ﷺ کو عالم انسانیت کا سب سے برتر، لائق احترام وتکریم اور دنیائے انسانیت کے سوعظیم انسانوں میں عظیم تر قرار دیتے ہوئے پیغمبر اسلام ﷺ کو سرفہرست رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''پوری انسانی تاریخ میں محمد ﷺ واحد شخصیت ہیں، جو دینی اور دنیوی اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب وکامران اور سرفراز ٹھہرتے ہیں۔''

مشہور فرانسیسی مصنف ڈاکٹر گستاولی بان لکھتا ہے ''اگر افراد کی زندگی، بزرگی اور وقعت کا اندازہ ان کے کارناموں سے لگایا جا سکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ محمد ﷺ انسانی تاریخ میں سب سے عظیم شخصیت گزرے ہیں۔''

لہٰذا عالم انسانیت کے سب سے زیادہ لائق احترام وتکریم محسن انسانیت ﷺ کا احترام انتہائی اہم اور اولیت کا حامل ہے۔

آپ ﷺ کا احترام اور تکریم پوری انسانیت کا احترام وتکریم ہے۔ انبیائے کرام علیہ السلام کی ناموس وعظمت کے تحفظ کے حوالے سے یہ فیصلہ اسلام ہی کا نہیں، بلکہ مقدس آسمانی کتب، الہامی مذاہب اور دنیا بھر کے مجموعۂ قوانین آج بھی اس کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ کا احترام پوری انسانیت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ بیروت کے مسیحی اخبار الوطن نے 1911ء میں دنیا کے سامنے یہ سوال پیش کیا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے؟

اس کے جواب میں ایک عیسائی عالم داور مجاعص نے لکھا: ''دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر عرصے میں ایک عظیم مذہب، ایک نئے فلسفے، مثالی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی۔ یہ ہیں محمد بن عبداللہ ﷺ اسلام کے پیغمبر۔''

مغربی دانشور ''اے گیلیوم'' رقم طراز ہے: ''تاریخ انسانی میں محمد ﷺ کا مقام سب سے بلند اور منفرد ہے۔''

اب اہل ایمان کی ذمہ داری ہے کہ نور حق اور رسول اکرم ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں، پیکر تسلیم ورضا بن کر اتباع اور اطاعت میں پہلے سے بھی زیادہ کمربستہ ہو جائیں اور پورے عالم پر واضح کردیں کہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت اور کتاب اللہ پوری انسانیت کی مشترکہ میراث ہے، آپ ﷺ سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے۔ کائنات کی ہر شے آپ ﷺ کے دم قدم سے وجود میں آئی اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق ہر کوئی اس رحمت پاک سے فیضیاب ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ سے عقیدت ومحبت کا اظہار ہمارے دین وایمان کا لازمی اور بنیادی تقاضا ہے، جس کے بغیر دین وایمان کا تصور بھی ممکن نہیں۔

(بشکریہ: ماہنامہ مشعل راہ، بمبئی (انڈیا)۔ جولائی 1966ء)

اپنا تشخص، کلچر اور ثقافت میمن زبان بول کر زندہ رکھ سکتے ہیں

پانچواتحاد پانچی ترقی نے خوشحالی جوضامن آئیے

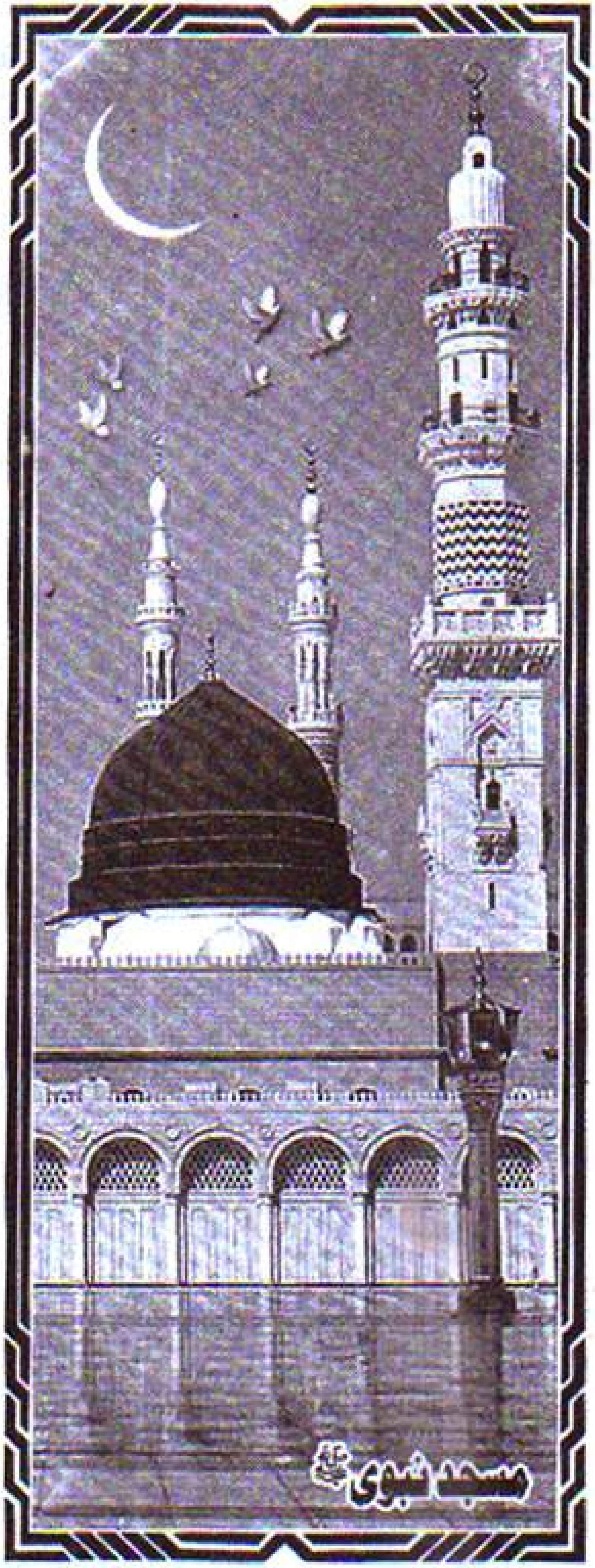

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

احمد بھگت (مرحوم)

باعث خلقت لولاک نور اولیں
انبیا کے قافلہ سالار ختم مرسلیں

مالک تسنیم و کوثر حاکم خلد بریں
حامل تاج شفاعت رحمت للعالمیں

مخزن اسرار اور تاجدار انس تی
محرم راز حقیقت حافظ دنیا و دیں

رہبر جن و ملائک محسن انسانیت
زینت عرش معلیٰ رونق فرش زمیں

تابع مرضی حق، ہر کار دنیا آپ کا
آپ کا ہر ہر تکلم وحی رب العالمیں

عفو امت کی دعائیں ہر خطا و ظلم پہ
انھم لا یعلموں کی معذرت تھی دل نشیں

طور پہ جانے سے موسیٰ کو بلندی مل گئی
سربلندی شاہ دیں سے پا گیا عرش بریں

ہوں عطا حسنین جس کو سلسلے کے واسطے
فاطمہ زہرا سی دختر مرتضیٰ سا جانشیں

جلد اب تو روضہ اقدس پہ ہوا پیش حضور ﷺ
جبہ سائی کو ترستی ہے اب احمد کی جبیں

حضور اکرم ﷺ کی خوش مزاجی

حکیم محمد سعید شہید کی ایک اہم اور یادگار تحریر

Hakeem M. Saeed (Shaheed)

حضور اکرم ﷺ بڑے خوش مزاج تھے، ملاقاتیوں سے مسکراتے ہوئے ملتے۔ خادموں سے بھی کبھی کبھی پُر مذاق گفتگو فرماتے۔ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلتے اور انھیں کھلاتے۔ ایک ننھے صحابی حضرت عمیر سے بھی دل خوش کرنے والی بات کہتے۔ حضرت انس کو ''دو کان والا'' کہہ کر خوش مزاجی کا اظہار فرماتے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے اونٹ مانگا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں اونٹنی کا بچہ دوں گا''۔ اس نے کہا: ''میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔ آپ ﷺ مجھے اونٹ دے دیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟! اس جواب پر اس کو بے حد مسرت ہوئی۔ اسی طرح ایک بڑھیا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں جگہ دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بوڑھی عورت تو جنت میں نہیں جائے گی۔'' وہ عورت بہت پریشان ہوئی۔ اس نے بہت افسردہ ہو کر پوچھا: ''بوڑھی عورت جنت میں کیوں نہیں جائے گی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بوڑھی کو جنت میں جوان بنا کر داخل کرے گا۔

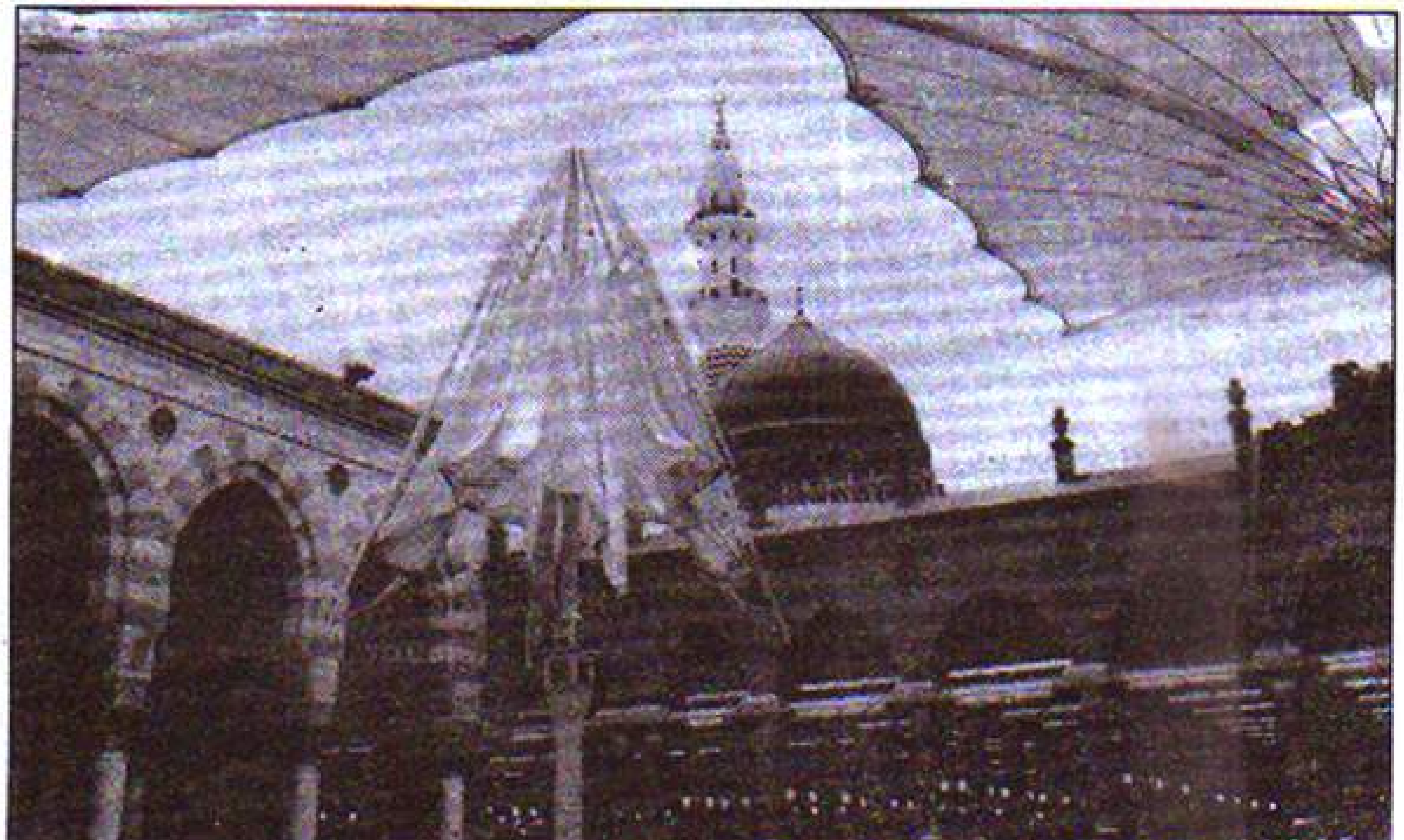

حضور اکرم ﷺ بچوں، نو جوانوں اور بوڑھوں سے، اکثر ایسی باتیں فرماتے جن سے آپ ﷺ کو خوش مزاجی کا اظہار ہوتا۔ سنجیدگی اور وقار الگ چیز ہے اور مزاج کی شگفتگی علاحدہ صفت ہے۔ یہ دونوں باتیں ایک انسان میں ہونی چاہئیں۔ چوں کہ آپ ﷺ ساری دنیا کے انسانوں کے ہادی اور رہبر تھے اس لیے ان تمام اخلاقی اچھائیوں کا بہترین نمونہ آپ ﷺ کی پاک زندگی میں ملتا ہے، جن کی وجہ سے لوگ پسند کیے جاتے ہیں اور دنیا میں مقبول ہوتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ اللہ کے حبیب اور ساری دنیا کے محبوب تھے۔ آپ ﷺ کی سچائی کا اثر تھا کہ لوگ آپ ﷺ سے محبت بھی کرتے اور ادب و احترام بھی۔

ایسا ادب اور ایسی عزت کہ دنیا کے کسی بادشاہ کی بھی نہیں ہوئی۔ آپ ﷺ کے ساتھی (صحابہ کرامؓ) کی جس گہرائی سے آپ ﷺ سے محبت کرتے اور حکم کی تعمیل کرتے دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ وہ آپ ﷺ کے ہر حکم پر اپنی جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے۔ آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کو اللہ کی اطاعت سمجھتے۔ صحابہؓ کی نظریں ہمیشہ آپ ﷺ کے مبارک لبوں کی جنبش پر ہوتیں اور وہ ہر بات غور سے سنتے، جب گفتگو فرماتے تو نہایت صفائی سے بولتے۔ اگر کوئی ایک ایک لفظ شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا۔۔ جب مجلس میں جاتے تو ساری مجلس ادب کی وجہ سے خاموش ہو جاتی۔ آپ ﷺ بولتے تو سارے لوگ کان لگا کر بڑے غور سے سنتے۔

آپ ﷺ کی محفل میں ایک کافر آیا اور جب وہ اپنے ساتھیوں میں لوٹ کر گیا تو ان سے کہا، "اے قوم کے لوگو! اللہ کی قسم میں نے ایران اور روم کے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار دیکھے مگر ان میں سے کسی کو اتنا بارعب اور باوقار نہ دیکھا جتنے حضرت محمد ﷺ ہیں، اور میں نے کسی سے اتنی محبت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے، جس قدر محبت حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے والے کرتے ہیں۔ جب وہ مسلمانوں کو کوئی حکم دیتے ہیں تو اسے پورا کرنے کے لیے مسلمان دوڑتے ہیں۔ جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کے صحابہ اپنی گفتگو کا سلسلہ بند کر دیتے ہیں۔ فتح مکہ کے بعد ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی مگر رعب کی وجہ سے بات نہ کر سکی تو آپ ﷺ نے بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ فرمایا: "میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ تمھاری طرح قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں، جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔" یہی وہ باتیں تھیں، جنھوں نے آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب بنایا تھا۔

(بشکریہ: ہمدرد نونہال۔ اکتوبر 1989ء)

ماہنامہ میمن سماج کے قارئین سے مودبانہ ضروری گزارش

ماہنامہ میمن سماج میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا نام آتا ہے اس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر قرآنی آیات کا حوالہ بھی آتا ہے۔

قارئین سے مودبانہ گزارش ہے کہ بے حرمتی سے بچانے کے لئے میمن سماج کو فرش پر نہ رکھیں بلکہ ٹیبل یا الماری کے اوپر پڑھ کر یا پڑھنے سے پہلے بھی ایسی جگہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نیز قرآنی آیات کی بے حرمتی نہ ہو۔ (ادارہ)

ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ مسلمان کو جو بھی تھکان، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے۔ عمل کرو، عمل قبول کیا جاتا ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ کسی کے اخلاق پر بھروسہ نہ کرو جب تک اسے غصے کی حالت میں نہ دیکھ لو۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆ بے کار ہے وہ طویل زندگی جو اچھے اعمال کی دولت سے خالی ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ ناامید شخص ہر اچھا موقع بھی گنوا دیتا ہے اور پرامید شخص ہر پریشانی میں بھی موقع تلاش کر لیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ ضرورت مند کی جائز حاجت پوری کرنا ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ (حضرت امام حسنؓ)

☆ توبہ کرنا آسان ہے مشکل تو گناہ چھوڑنا ہے۔

(حضرت امام جعفر صادقؒ)

☆ تو اللہ کی راہ میں مستحق کو بھی دے اور اسے بھی دے جو مستحق نہیں، اللہ تجھے وہ دے گا جس کا تو مستحق ہے اور وہ بھی دے گا جس کا تو مستحق نہیں۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ برے دوستوں سے بچو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارا تعارف بن جائیں۔

(حضرت امام مالکؒ)

☆ منزل حق کے حصول کے لیے نماز نہایت ضروری ہے کیونکہ مومن کی معراج ہی نماز ہے۔ (خواجہ غریب نوازؒ)

☆ محتاجوں سے مہنگا مال خریدنا احسان میں ہے اور صدقہ سے بہتر ہے۔ (امام غزالیؒ)

☆ انسان کو جتنا لگاؤ رزق سے ہے اگر اتنا لگاؤ رزق دینے والے سے ہوتا تو اس کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہوتا۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ کل میں ہوشیار تھا دنیا بدلنا چاہتا تھا آج میں سمجھدار ہوں خود کو بدل رہا ہوں۔ (مولانا رومیؒ)

☆ تعصب ہر چھوٹے ظرف کی مجبوری ہے۔ (خلیل جبران)

☆ انسان ایک ایسا غافل منصوبہ ساز ہے کہ وہ اپنی ساری پلاننگ میں کبھی اپنی موت کو شامل ہی نہیں کرتا۔ (ابن بطوطہ)

☆ ناامید ہونے سے عمر کم ہوتی ہے۔ (ارسطو)

☆ کوئی انسان دکھ اٹھائے بغیر سکھ کی قدر کیسے کر سکتا ہے۔

(ابن عربی)

☆ دل و دماغ کو مسرتوں کی آماجگاہ بناؤ اس طرح ہزاروں نقصانات سے بچے رہو گے۔ (شیکسپیر)

☆ علم رکھنے والا اگر اس پر عمل نہ کرے تو ایک بیمار کی مانند ہے جس کے پاس دوا ہے لیکن وہ استعمال نہیں کرتا۔ (اقلیدس)

☆ وقت ہی سب کچھ ہے میں جنگ ہار سکتا ہوں لیکن وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ (نپولین بوناپارٹ)

☆ صرف ایک شخص ہی تمہیں کامیاب کر سکتا ہے اور وہ ہو تم خود۔

(بل گیٹس)

مانڈویا صاحب کی تحقیقی تصنیف ''حیات النبی ﷺ'' پر اسلام آباد میں صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے دست مبارک سے صدارتی ایوارڈ 9 جنوری 1982ء میں پیش کیا گیا

حیات النبی ﷺ

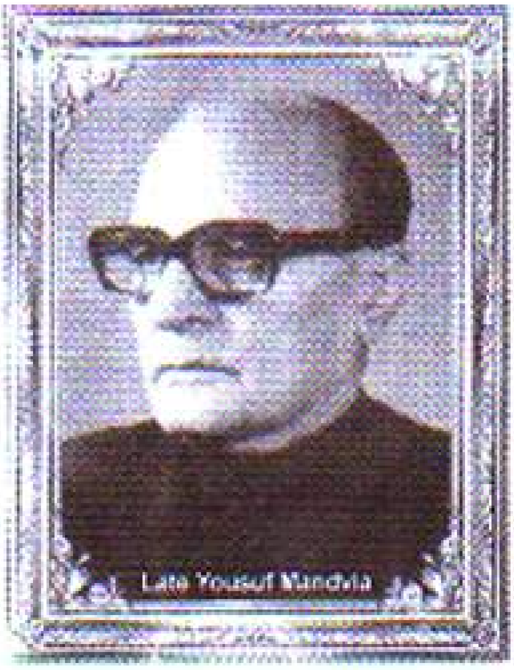

گجراتی زبان کے ممتاز اور صف اول کے قلمکار

گجراتی تحریر : یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم)

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کو رب العالمین نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ رسول پاک ﷺ کی یہ رحمت تا قیامت تمام انسانوں پر نازل ہوتی رہے گی۔ قرآن کریم فرقان مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں (جہانوں) کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

ویسے تو اس دنیا میں اللہ رب العزت نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا ایک لاکھ چالیس ہزار (صحیح تعداد اللہ کو معلوم ہے) رسول اور نبی بنا کر اس دنیا میں بھیجے ہیں اور ان سب انبیاء اور رسل نے اپنی اقوام کو نبی آخری الز ماں ﷺ کی آمد کی خوش خبری سنائی ہے اسی لیے ہمارے پیارے نبی، آقائے نامدار ﷺ تمام انبیاء کے سردار اور تاج دار ہیں۔ رسول مکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ خوبیاں اور خواص عطا فرمائے ہیں کہ کسی انسان میں وہ استطاعت نہیں اور نہ ہی کسی فرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ مشعلِ راہ ہے

چھٹی قومی سیرت کانفرنس

افتتاحی خطاب

صدر پاکستان جنرل محمدّ ضیاء الحق

اسلام آباد - ۹ جنوری ۱۹۸۲ء

واحد میں وہ صلاحیت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خوبیوں کو بیان کر سکے۔ نبی پاک ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور دل و جان سے لکھا گیا ہے، اس کے باوجود آپ ﷺ کی سیرت بیان کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

ولادت اور آمد رسول ﷺ : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول کو مکۃ المکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔ آپ ﷺ کا شجرہ نسب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے جا ملتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحب زادے تھے اور ذبیح اللہ کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ چونکہ حضور اکرم ﷺ کے والد حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت سے قبل ہی وفات پا چکے تھے اس لیے آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ نے آپ ﷺ کی پرورش کی اور ان کی رحلت کے بعد حضرت ابو طالبؓ نے رسول اکرم ﷺ کی پرورش کی جس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا جان طرح تجارت کے پیشے سے وابستگی اختیار کی۔

حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے شادی : جب رسول آخر الزماں کی عمر 25 سال ہوئی تو آپ ﷺ کا نکاح حضرت خدیجہؓ الکبریٰ سے ہو جن کا مال تجارت سے جانے کے لیے آپ ﷺ شام جاتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو نہایت دیانت دار پایا تو آپ ﷺ سے شادی کی خواہش ظاہر کی اور اس طرح یہ شادی انجام پائی۔ شادی کے وقت حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک 25 سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ایک بیٹے اور چار بیٹیوں کی دولت سے نوازا تھا۔

دیگر امہات المومنین : حضور پاک ﷺ کی 12 ازواج مطہرات تھیں جن میں سب سے چھوٹی عمر کی حضرت عائشہؓ تھیں جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحب زادی تھیں۔

صادق اور امین : تاج دار انبیاء اور نبیوں کے سردار حضور پاک ﷺ کم عمر سے ہی صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔ سارا عرب جانتا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور اسی طرح بڑے امانت دار ہیں۔ کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتے۔ چنانچہ اہل عرب بڑے احترام سے آپ ﷺ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔

نبی مکرم ﷺ کی معاشرتی زندگی : ساری اسلامی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرتی زندگی بے مثال تھی۔ آپ ﷺ نے ساری حیات سادہ زندگی بسر کی۔ عام اور سادہ لباس پہنتے تھے۔ سفید کرتا یا جبہ زیب تن کیا جس کی آستینیں نہ زیادہ تنگ ہوتی تھیں اور نہ زیادہ کھلی ہوتی تھیں۔ حضور پاک ﷺ کرتے یا جبے کے ساتھ تہبند پسند فرماتے تھے، نیا لباس ہمیشہ جمعۃ المبارک کے دن پہننا پسند فرماتے تھے۔ سفید رنگ آپ ﷺ کا پسندیدہ رنگ تھا۔ سرخ رنگ آپ ﷺ کو پسند نہیں تھا، اپنے ہاتھوں سے اپنے لباس میں پیوند لگا لیتے تھے۔ سوکھی روٹی بڑے شوق سے تناول فرماتے تھے۔

نبوت کب ملی؟ حضور پاک ﷺ اپنا کافی وقت شہر سے دور ایک پہاڑی پر غار حرا میں بسر فرماتے تھے۔ اپنے ساتھ کچھ اشیاء لے کر وہاں تشریف لے جاتے اور تنہائی میں اللہ کی وحدانیت پر غور فرماتے تھے۔ اسی دوران غار حرا میں ایک روز جبرائیل امین اللہ کے حکم سے آئے اور حضور پاک ﷺ کو پیغام الٰہی پہنچایا۔ اس وقت حضور اکرم ﷺ کی عمر 40 برس ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ حسب معمول غار حرا میں اللہ کے حضور عبادت میں مصروف تھے کہ یہ پیغام الٰہی پہنچا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو نبوت کے لیے چن لیا ہے اور اس طرح نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

اہل مکہ دشمن ہوگئے : جب حضور پاک ﷺ نے اہل عرب کو ایک اللہ کا پیغام دیا اور دعوت اسلام دی تو وہ سب آپ ﷺ کے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عزیزان گرامی ۔ میرے پیارے ہم وطنو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام سلامتیاں آپ پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور نعمتیں آپ کے لیے فراواں۔

سب سے پہلے میں بارگاہ رب العزت میں اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اپنے رسول مقبول ﷺ کا یہ یوم ولادت دیکھنا نصیب فرمایا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر اس تقریب کا اہتمام کرکے اپنا ہدیہ عقیدت پیش کریں اور آپ ﷺ کی حیات پر انوار سے بصیرت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جس سنجیدہ اور باوقار ماحول میں یہ تقریب منعقد ہورہی ہے وہ ہر لحاظ سے قابل قدر اور باعث اطمینان ہے۔ یہ ماحول پیدا کرنے میں جاں نثاران رسول اکرم ﷺ کی اتنی بڑی تعداد میں موجودگی اور بارگاہ رسالت ﷺ میں جذبہ عقیدت کے ساتھ پیش کئے گئے ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ کا بہت بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محفل پاک ﷺ کے تمام شرکاء کو اس محفل کی برکتوں سے مستفید فرمائے۔ آمین

میں نے ابھی ابھی ان کتابوں پر بھی انعامات تقسیم کئے ہیں جو سیرت پاک رسول ﷺ پر بہترین کتابیں قرار دی گئی ہیں۔ میں

- الحاج حافظ عبدالمجید شاکر چغتائی (ملتان) اردو زبان سیرت سید المرسلین ﷺ
- حاجی محمد یوسف عبدالغنی مانڈویا (کراچی) گجراتی زبان حیات النبی ﷺ
- پروفیسر عبدالرؤف (مردان) براہوی زبان سیرت النبی ﷺ

کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ان کا قلم آئندہ بھی اس خزینہ عقل وہدایت کو موضوع بناتا رہے گا۔

مجھے یہ سن کر دکھ ہوا کہ سیرت جیسے موضوع پر وزارت مذہبی امور کو کل دس کتابیں موصول ہوئیں جن میں سے سات کتابیں اردو میں اور ایک ایک کتاب انگریزی، براہوی اور گجراتی زبان میں تھی۔ جبکہ پشتو، پنجابی اور سندھی میں کوئی کتاب نہیں تھی۔ میں جہاں انعام پانے والے تینوں خوش نصیبوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں وہاں دوسرے اہل قلم سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ سیرت رسول پاک ﷺ پر زیادہ سے زیادہ کتابیں لکھیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خاتم الانبیاء حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے (آمین)

جنرل محمد ضیاء الحق

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

اسلام آباد

9 جنوری 1982ء

دشمن ہو گئے اور آپ ﷺ کو اس حد تک پریشان کیا کہ آپ ﷺ کو مکے سے مدینے ہجرت کرنا پڑی۔

حضور اکرم ﷺ بعد از وفات اپنی قبر میں زندہ ھیں : رسول کریم حضور پرنور ﷺ وفات پانے کے بعد بظاہر اس عالم سے رخصت ہو کر پردہ فرما گئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں زندہ ہیں اور بالکل اسی طرح زندگی بسر کرتے ہیں جس طرح دنیا میں اپنی حیات مبارکہ میں بسر کرتے تھے۔ اس حوالے سے حضرت ابوبکر صدیقؓ (خلیفۂ اول) کا واقعہ بطور ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ جب میرے والد بیمار ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ مجھے حضور انور ﷺ کی قبر کے پاس لے جانا اور عرض کرنا کہ یہ ابوبکرؓ ہیں یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ کے پاس دفن کر دیں؟ اگر اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا اور اگر نہ ملے تو مجھے جنت البقیع میں لے جانا۔ پس آپ کو حجرہ مبارک کے دروازے پر لے جایا گیا اور کہا گیا کہ یہ ابوبکرؓ ہیں اور آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کے خواہش مند ہیں۔ انہوں نے ہمیں وصیت کی تھی کہ اگر آپ ﷺ ہمیں اجازت دیں تو ہم انہیں آپ ﷺ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیں ورنہ واپس چلے جائیں۔ پس آواز آئی کہ انہیں دفن کر دو۔ ہم نے آواز سنی مگر دیکھا کسی کو نہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ھیں : میں نے دروازہ دیکھا کہ وہ کھل گیا اور میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا کہ دوست کو دوست سے ملا دو۔ بے شک دوست دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔

ایک اور حواله : حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ کی وفات کو تین روز ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ) ''میں نے اپنی جان پر ظلم کیا کہ میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ ﷺ میرے لیے بخشش طلب کریں۔ پس قبر انور سے آواز آئی کہ تجھے بخش دیا گیا۔'' (تحقیق)

گویا حضرت علیؓ کا استدلال ہے کہ رسول مکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ و جاوید ہیں آپ ﷺ ہماری باتوں کو سنتے ہیں اور ان کے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

حضرت ابن عمرؓ : حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ جب آپ کبھی کسی سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوتے اور قبر اقدس کے پاس کھڑے ہو کر عرض کرتے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔'' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کے لیے محال ہے کہ وہ کسی ایسے آدمی کو سلام کرے جو کہ عقل و شعور اور علم نہیں رکھتا ہو۔ جب ایک عام مسلمان کے لیے یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے تو ایک ایسی ہستی جو براہ راست نبی کریم ﷺ سے ہدایت و راہنمائی حاصل کرتی رہی ہو، اس کے بارے میں ایسا کیسے سوچا یا تصور کیا جا سکتا ہے۔

حضرت بلال بن حارثؓ : لکھا گیا ہے کہ ایک بار حضرت بلال بن حارثؓ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیے!'' آپ ﷺ نے وہ دعا فرمائی جس سے حیات النبی ﷺ کی دلیل ملتی ہے۔

حضرت عائشةؓ کا اعتراض: تحریر میں بھی آیا ہے اور مستند حوالے بھی موجود ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ مسجد کے ساتھ متصل گھروں سے کیلیں وغیرہ ٹھونکنے کی آوازیں سنتیں تو انہیں کہلا بھیجتیں کہ اس طرح کے شور سے حضور اکرم ﷺ کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ تکلیف کا تصور زندگی و حیات کے بغیر نہیں ہے۔ اس بات سے حضرت عائشہؓ کا تصور حیات النبی ﷺ واضح ہو رہا ہے۔

قرآن کریم سے حیات طیبه ﷺ کی دلیلیں : قرآن کریم میں شہید کے حوالے سے آیا ہے: ''وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں

قتل کیے جائیں انہیں مُردہ نہ ہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔'' (سورۃ البقرہ)

ویسے تو یہ آیت شہداء کے حوالے سے ہے لیکن انبیائے کرام کا درجہ شہیدوں سے بھی بڑھ کر ہے اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی شان کے تو کیا کہنے! اس لیے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اس آیت سے ثابت ہے۔ اللہ کے آخری رسول خود تو شہید نہیں ہوئے مگر آپ ﷺ کے دونوں نواسے حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں ہی شہید کیے گئے تھے۔ احادیث مبارکہ سے یہ بات بھی واضح ہوئی ہے کہ شہیدوں کو جو اجر و ثواب ملے گا، وہی ثواب نبی آخر الزماں ﷺ کو بھی عطا کیا جائے گا اور یہ ثواب اللہ رب العزت کی طرف سے ہوگا کیونکہ کتابوں میں آیا ہے کہ اللہ کے آخری نبی ﷺ کو شہادت عظمیٰ کا مرتبہ نصیب ہوا گو کہ آپ ﷺ کو ظاہری شہادت نصیب نہیں ہوئی۔

حضرت سعید بن مسیب کا ارشاد : مشہور تابعی حضرت سعید بن میسب کا کہنا ہے کہ ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں صبح و شام حضور ﷺ کی خدمت میں اُمت کے اعمال پیش نہ کیے جاتے ہوں۔ پس حضور اکرم ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی صورتوں اور اعمال کے ساتھ جانتے ہیں، اس لیے روزِ حشر اس پر گواہی دیں گے۔ اس سے بھی حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ (زندگی) کی روشن دلیل ملتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کہتے ہیں : مجھے پتا چلا آپ کی روح کو جسم کی صورت میں قائم کرنا آپ ﷺ کا خاصا ہے۔ اس لیے ارشاد ہوا: ''انبیاء نہیں مرتے اور اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، حج ادا کرتے ہیں اور وہ زندہ ہیں۔''

حضور اکرم ﷺ نے وصال نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ زندہ ہیں : اس بات پر طویل عرصے سے بحث ہوتی آئی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے وصال نہیں فرمایا اور آپ ﷺ زندہ ہیں اور اپنے روضۂ اطہر میں آرام فرمارہے ہیں۔ اس کی دو وجوہ ہیں جو قرآن سے ثابت ہیں۔

پہلی وجہ : آپ ﷺ کی ظاہری حیات کے بعد آپ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ سے نکاح کی ممانعت ہے۔ ان کے ساتھ نکاح جائز ہونے کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ کی موت واقع ہو۔

دوسری وجہ : آپ ﷺ کی ظاہری موت کے بعد آپ ﷺ کے چھوڑے ہوئے (مال) میں وراثت کے احکام جاری نہیں ہوئے، یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

بیشک اللہ اور اُسکے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی کریم ﷺ پر

اے ایمان والو تم بھی خوب ادب کے ساتھ درود و سلام بھیجو ان پر

(سورۃ الاحزاب، پارہ ۲۲، آیت ۵۶)

پانجی بولی میں

گجراتی کلام : اسمٰعیل درویش مرحوم

(اصل نام : اسمٰعیل صالح محمد درویش)

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

محبت کے دولت نسوتی
نفرت کے دولت نسوتی
مصیبت سے کیں چھوٹے ماڑو
مصیبت کے دولت نسوتی
زندگی بھلا کیں گزرے
ضرورت کے دولت نسوتی
جی کے چین کیڈاں ملے
حسرت کے دولت نسوتی
واو واو بھی تھی فلکے
سخاوت کے دولت نسوتی
یقیں مضبوط کیں تھی سے
صداقت کے دولت نسوتی
دولت جی تما کیڑی
دولت کے دولت نسوتی
ضرورت بھی کیڑی ضرورت
ضرورت کے دولت نسوتی
خرو کھوٹو نے کھوٹو خرو
سیاست کے دولت نسوتی
کیں تو نچے کھاوے لائے
قناعت کے دولت نسوتی
بھلا ماڑو کیں سدھرے
حماقت کے دولت نسوتی
کڈاں سے بھلا عقل اچے
جہالت کے دولت نسوتی
درویش بھلے فقیر جیرو
غربت کے دولت نسوتی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
کمپیوٹرائزڈ کارڈ
کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی / چچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے "ب فارم" کی فوٹو کاپی اور 18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

سکندر محمد صدیق اگر

کنوینر لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

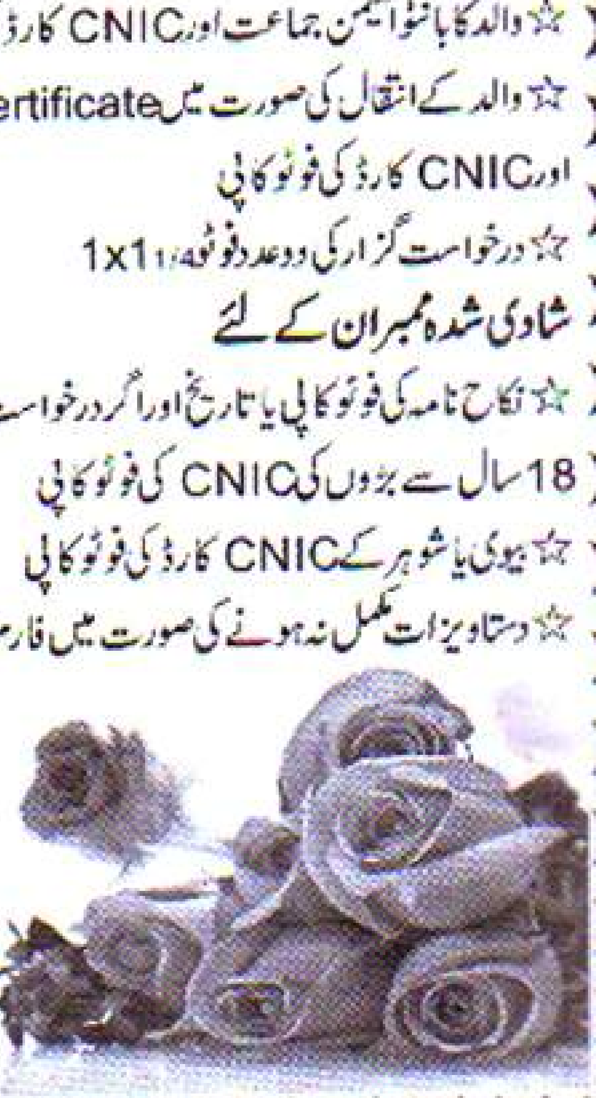

قولِ رسول ﷺ

توحید : سفیان بن عبداللہ الثقفیؓ نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتلا دیجئے کہ آپ ﷺ کے بعد مجھے کسی سے دریافت نہ کرنا پڑے۔'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو، میں ایک اللہ پر ایمان لے آیا۔ پھر اس پر ثابت قدم رہو۔''

رسالت : ''تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا، یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

تقدیر : ''اللہ کو قوی مومن، ضعیف مومن سے زیادہ پیارا ہے، اور ہر ایک میں خیر ہے۔ جو چیز تمہیں نفع دے، اس کی تمنا کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یوں مت کہو: اگر میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا.. بلکہ یوں کہو کہ اللہ نے اندازہ کیا، جو چاہا اس نے کر ڈالا۔''

آخرت : ''قیامت کے دن انسان کے قدم اپنی جگہ سے ہٹ نہ سکیں گے، یہاں تک کہ اس سے پانچ باتوں کی بازپرس نہ ہو جائے۔

1- عمر کن کاموں میں گنوائی؟

2- جوانی کی توانائیاں کہاں صرف ہوئیں؟ 3- مال کہاں سے کمایا؟

4- کہاں خرچ کیا؟ 5- جو علم حاصل کیا، اس پر کہاں تک عمل کیا؟

دنیا کی بے ثباتی : ''تم دنیا میں یوں ہو، گویا تم مسافر ہو۔''

اخلاص : ''اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت اور دولت کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہاری نیت اور عمل کو دیکھتا ہے۔''

نیکی : ''ایک بار سبحان اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار اللہ اکبر کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار الحمد للہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ دینا صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اپنی خواہش پوری کرنا صدقہ ہے۔''

لوگوں نے دریافت کیا'' ہم میں سے ایک شخص اپنی خواہش پوری کرتا ہے، کیا اس پر اجر و ثواب کا مستحق ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اپنی خواہش ناجائز طور پر پوری کرتا تو کیا وہ گناہ گار نہ ہوتا؟ اسی طرح جب کہ اس نے اپنی خواہش جائز طور پر پوری کی ہے تو وہ اجر کا مستحق ہوگا۔''

دنیا : ''دنیا مٹھاس والی اور سر سبز شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں خلافت کا منصب دیتا ہے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔''

علم : ''ایک سمجھدار عالم، شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔''

غیر ذمہ دارانہ کلام : ''جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس نے اپنے بھائی کو ایسے کام کا مشورہ دیا جس کے بارے میں اسے علم ہے کہ بھلائی کسی دوسرے کام میں ہے تو بلاشبہ اس نے خیانت کی۔''

جہاد : ''دو آنکھیں ہیں جو جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گی۔ وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے اشکبار ہو، وہ آنکھ جو رات بھر اللہ کی راہ میں پہرہ دے۔''

میمنی نظم

پروفیسر محمد اقبال میمن پانکھانیاں

میمن برادری جو اصول تحفو
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

آؤں بولاں، آئین بولو، بڈھے بولن
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

عظمت واری، عزت واری، محبت واری
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

احترام واری، اخلاق واری، ثقافت واری
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

میمن برادری جی پیچان، ان جی آن، ان جی شان
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

بے دادا جی یاد، برادری جو اتحاد، علم جی روشنی جی شمع
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

آخر میں دعا آئے کہ سدا جئے سدا جئے سدا جئے
میمنی بولی، میمنی بولی، میمنی بولی

رحمت العالمین ﷺ کا آخری حج

ہجرت کا دسواں سال تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا۔

ذی قعد 10 ہجری کو اعلان کیا گیا کہ حضور اکرم ﷺ حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ یہ خبر بجلی کی طرح پورے عرب میں پھیل گئی۔ اس بابرکت موقع پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے شوق میں پورا عرب امنڈ آیا۔

ماہ ذی قعد کی آخری تاریخوں میں آپ ﷺ کی سواری مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئی اور 4، ذی الحج کی صبح کے وقت آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔ وہاں آنے کے بعد آپ ﷺ نے سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ صفا کی پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے اتر کر مروہ کی سعی کی یعنی دوڑ لگائی۔ ان مناسک سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے جمعرات کے روز یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو تمام مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن 9، ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ سے روانہ ہوئے اور عرفات کے میدان میں تشریف لائے۔ عرفات کے میدان میں آپ ﷺ نے وہ مشہور زمانہ تاریخ خطبہ حج دیا، جو دنیا کی تاریخ میں "حقوق انسانی" کا پہلا منشور قرار پایا۔ اس خطبہ میں آپ نے انسانوں کے لئے اہم باتوں کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں:

1- لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

2- لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں کہ جس طرح تم آج کے دن کی اس شہر کی اس مہینے کی حرمت کرتے ہو۔

3- لوگو! تمہیں جلد اللہ کے سامنے ضرور حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے کاموں کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

4- لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات کو میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون میرے خاندان کا ہے یعنی ربیعہ بن الحارث کا خون، جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا۔ میں اسے معاف کرتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانے کا تمام سود ملیامیٹ کر دیا گیا۔ پہلا سود میں اپنے خاندان کا مٹاتا ہوں۔ وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا ختم کر دیا گیا۔

5-لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ کے نام کی ذمے داری سے تم نے ان کو اپنی بیوی بنایا۔

6-لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ وہ چیز قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

7-لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی نئی امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پانچوں وقت کی نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ مالوں کی زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ خانہ کعبہ کا حج کرو۔ اپنے بڑوں کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم پروردگار کی فردوس بریں میں داخل ہوگے۔

8-لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی پوچھا جائے گا مجھے ذرا بتا دو کہ تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا" ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ کے احکام ہم تک پہنچا دیے۔ آپ ﷺ نے رسالت اور نبوت یعنی اللہ کا پیغام دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔"

یہ سن کر ہمارے پیارے نبی ﷺ نے آسمان کی طرف اپنی انگلی اٹھائی اور تین دفعہ فرمایا: "اے اللہ تو گواہ رہنا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ اس وقت موجود ہیں وہ (یہ سب باتیں) ان تک پہنچا دیں جو موجود نہیں۔" اس موقع پر قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی جس کا اردو ترجمہ یہ ہے: "آج میں نے تمہارے لئے دین کو پورا کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بہ حیثیت دین پسند کیا۔"

آخری حج کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے خود حج کر کے یہ دکھایا کہ حج کس طرح کرنا چاہیے۔

اسی موقع پر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: "مجھ سے حج کے مسئلے سیکھ لو۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت آئے۔"

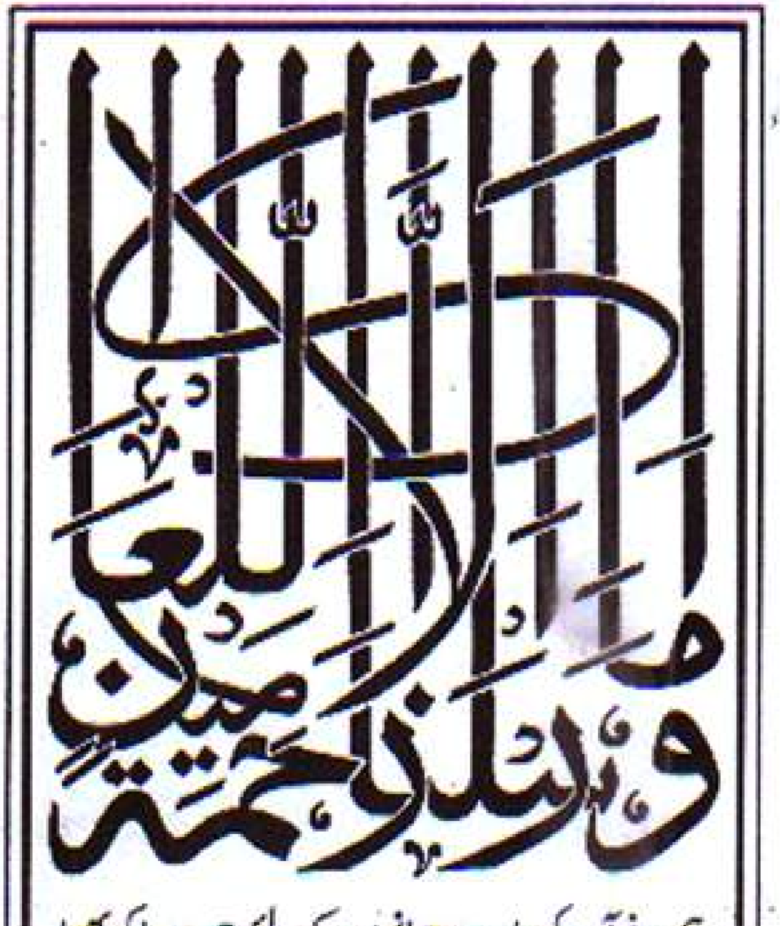

دل کو مسرور کرتی ہے خود اعتماد بڑھاتی ہے

لب و لہجہ اور آواز.....

تحریر : جناب محمد یوسف عمر لوبھیا

دل نشیں گفتگو بھی بہت بڑا فن ہے لیکن بدقسمتی سے ہم اسے اپنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس دنیا میں اپنے آپ کو پالینا کوئی مقصد نہیں بلکہ انسانوں سے بہتر سلوک عمدہ گفتگو اور نفیس تعلقات بروئے کار لانا بڑا کام ہے۔ اخلاقیات کے عالم و دانشور تھامس مین نے کہا ہے تقریر ہی تہذیب ہے اور خاموشی علیحدہ رہنے کا مقصد۔

نرم آواز : عمدہ گفتگو کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی آواز کی آہستگی اور نرمی پر کنٹرول رکھیں اور ہماری کوئی بھی بات مقصد سے ہٹ کر نہیں ہونی چاہئے اور نہ ایسے ماحول میں جس سے کشیدگی پیدا ہو اور مخاطب یہ سمجھے کہ آپ کا رویہ طنزیہ یا ناخوشگوار ہے۔

غصے پر قابو : غصے میں آواز تکلیف دہ حد تک بلند ہو جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بات چیت کے دوران جذبات پر قابو رکھا جائے اور مخاطب کو یہ احساس نہ ہونے پائے کہ ہماری گفتگو میں کسی قسم کی تختی پائی گئی ہے۔ نرمی سے گفتگو کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے مخاطب کا دل موہ لینے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

آواز اور لہجے پر قابو : دوسرا شخص آپ کی بات کا جواب جس انداز میں دیتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ یہ آپ کی اپنی آواز ہے۔ مثال کے طور پر آواز میں لطف خوف اور لرزش اس بات کا اظہار ہے کہ آپ نے دعوت دکھا دیا ہے۔ ایک ماہر نفسیات کا کہنا ہے۔

☆ آواز میں لچک پیدا کر کے بات کرنے والی بیویاں اپنے شوہروں کو بے راز کر دیتی ہیں۔

☆ ٹیلی فون پر بڑبڑا کر شکایت کا اظہار آپ کے کاروباری معاملات میں رخنہ پیدا کر دیتا ہے۔

☆ ہتھوڑے جیسی آواز سے بات کرنے والا سیکریٹری اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

☆ اپنی گفتگو کا جائزہ لیں۔

روزگار (جاب) مہیا کرنے والی ایجنسیاں ہمیشہ یہ کوشش کرتی ہیں کہ درخواست دہندہ سے تحریری درخواست لینے کی بجائے اسے انٹرویو کے لیے بلایا جائے چنانچہ پہلے امیدوار کی بول چال کا اندازہ کیا جاتا ہے اعلیٰ قابلیت رکھنے والے اکثر امیدوار محض اس وجہ سے قبول نہیں کیے جاتے کہ وہ اپنی آواز اور طرزِ گفتگو کا عمدہ نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ آپ اپنی آواز کا امتحان کرنے کے لیے مندرجہ ذیل سوالوں پر غور کیجئے۔

☆ کیا آپ اس قابل ہیں کہ دوسرا شخص آپ کی گفتگو سے فوراً متوجہ ہو جائے؟

☆ کیا آپ کی آواز کسی دکھی انسانیت کے لیے تسلی و تشفی کا باعث بن سکتی ہے؟

☆ کیا آپ کی آواز میں اتنی چک ہے کہ کسی نازک موقعے پر فوری بات منوا سکیں؟

☆ آپ شور مچا کر بات کرتے ہیں یا اس قدر آہستہ کہ دوسرا آپ کو بار بار کہنے پر مجبور ہوں کہ جناب بلند آواز میں بات کیجئے۔

جب آپ اپنی انفرادیت کا اندازہ کر لیں تو اپنے مستقبل کی بنیاد اور بات چیت کے طریقے کو مندرجہ ذیل اصولوں پر جانچنے کی کوشش کیجئے۔

☆ مجھے کس قسم کی آواز میں گفتگو کرنی چاہئے؟ ☆ میری گفتگو کس نوعیت کی ہوگی؟

آپ کی گفتگو کا اندازہ اس بات سے بھی ہوگا کہ بات کرنے کی رفتار کیا ہے اور کیا آپ ایک منٹ میں ایک سو پچیس الفاظ بول سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ ٹھیک گفتگو کر رہے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ مزاج کے مطابق تقریر کی رفتار برقرار رکھتے ہوئے تمام الفاظ کی ادائیگی اگر ایک رفتار سے ہوتی رہے تو آپ اچھے خاصے مقرر ہیں۔ آپ کی گفتگو الفاظ کی یکسانیت سے دور ہی ہے یعنی گفتگو کے دوران میں الفاظ کا ٹھہراؤ و وقفہ اور الفاظ مناسبت کے ساتھ ہیں تو آپ کے خیالات و جذبات سامعین کے خیالات و جذبات سے ہم آہنگ ہو سکیں گے۔

آواز اور سانس پر قابو : گفتگو کے دوران اگر آپ کے سانس کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے اور آپ سانس لینے کے ساتھ ساتھ بات چیت بھی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی تقریر متوقع نتائج حاصل نہ کرے۔ اگر آپ پر اثر تقریر کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ سانس کی آمد و رفت درست ہو۔ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اگر آپ گفتگو یا تقریر کے دوران حد سے زیادہ منمنائیں گے اٹک اٹک کر بولیں یا ہکلائیں گے تو نہ صرف آپ کا مضحکہ اڑے گا بلکہ کوئی بھی آپ کی بات غور سے سننے کی زحمت گوارا نہیں کرے گا۔

آپ چاہے کتنی ہی مشکلات میں گھرے ہوئے ہوں خود کو اعتدال پر رکھ کر ہر مشکل پر قابو پا سکتے ہیں۔ اپنے جذبات کے اظہار میں اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب یہ محسوس کرنے لگیں کہ واقعی آپ ان پر قادر ہیں۔ کوشش کیجئے کہ اپنے صحیح خیالات کا اظہار کریں کیونکہ اس معاملے میں آپ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہوں اسے حقیقی انداز میں بیان کریں۔ اگر بناوٹی لب ولہجہ استعمال کیا گیا تو مخاطب کو اس کا شدید احساس ہوگا اور آپ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ صحیح الفاظ کے چناؤ آپ کو خیالات کے اظہار میں بہت مدد دیں گے۔

طرز گفتگو : آپ کا طرزِ گفتگو آپ کی انفرادیت کی نشان دہی کرتا ہے کیونکہ تقریر اور شخصیت ایک ہی چیز ہے۔ آپ جتنا صحت مندانہ ماحول اپنائیں گے اتنی ہی آپ فی البدیہہ پر اثر اور بامعنی گفتگو کر سکیں گے۔ گفتگو صرف شخصیت کے اظہار کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس سے آپ عوام کو بھی اپنے دائرہ اثر میں کھینچتے ہیں۔ بہر حال اگر آپ دنیا میں تحریر و تقریر کے فن کے ذریعے اپنے آپ کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں تو اپنا ماحول تبدیل کیجئے۔ اگر آپ نے خود کو بدل لیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا طرزِ گفتگو تبدیل ہوا ہے اور گفتگو بدلی تو آپ نے خود کو تبدیل کر لیا اور یہی عمدہ گفتگو ایک روز آپ کو اپنے دوستوں عزیز و اقارب اور عوام میں ہر دل عزیز بنا دے گی۔

خوش رہا کریں اور خوشیاں بانٹیں۔ آپ کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
دفتری اوقات میں تبدیلی

تمام خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 6 جون 2020ء سے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے دفتری اوقات درج ذیل ہوں گے۔

پیر تا جمعرات اور ہفتہ

دوپہر 1:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

جمعۃ المبارک دوپہر 3:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

اتوار اور عام تعطیلات کے دنوں میں جماعت آفس بند رہے گا

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

شاعری

(غزل)

وصول کریں گے

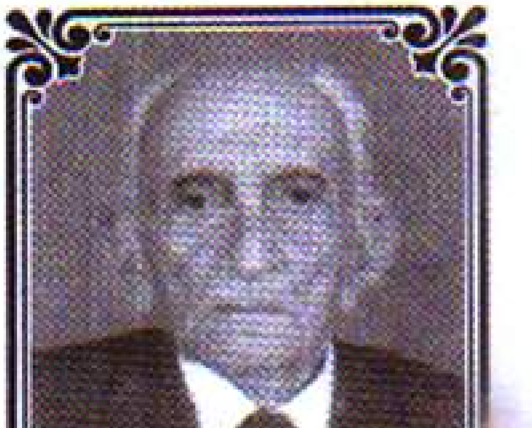

گجراتی کلام : دلکش گونڈلوی (مرحوم)
(اصل نام : عبدالستار آدم دگیا)
اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

ہم خاموش زباں سے بات کریں گے
ہوں گے الگ تبھی ملاقات کریں گے
کہانی جو زیست (زندگی) کی کہنی پڑے گی
ہم موت سے اس کہانی کا آغاز کریں گے

ہم نے جو دیا ہے وہ سب معاف تم کو
تمہیں جو دیا ہے ان کی وصولی کریں گے

گناہوں کی ہم کو سزا نہ ملے تو
جو آپ کہیں گے اسے قبول کریں گے

وفا دشمنی میں کبھی ہم نہ دیں گے
ہم دوست بنیں گے تو وار نہ کریں گے

ہمیں مست رہنے دے اے واعظ
اگر جوش ہوگا تو فریاد کریں گے

تمہیں دل میں دلکش تمنا بھی کوئی
ملاقات کی خاطر ملاقات کریں گے

پاکستانی ادب 1947 - 2008ء

انتخاب شاعری، افسانہ گجراتی

ہمارے معاشرے کی ایک سچی اور دل دوز حقیقی کہانی۔۔ جس میں سبق آموز نصیحت بھی ہے اور حقیقت بھی

کوکھ کے جنے ہوئے

گجراتی تحریر : شمع پوربندری مرحوم

اردو ترجمہ : کھتری عصمت علی پٹیل

''لکھو!! رتن بائی! جس طرح میں کہہ رہی ہوں بالکل اسی طرح لکھو۔'' حلیمہ بائی نے رتن بائی کی طرف دیکھتے ہوئے عاجزی سے کہا: ''بات یہ ہے رتن بائی! میں پڑھی لکھی نہیں ہوں۔ نہ خط لکھ سکتی ہوں اور نہ لکھوا سکتی ہوں۔ تم بیرسٹر جیسی سمجھدار عورت ہو بہن! میری بات کو سمجھو اور خود ہی ساری بات میرے بیٹے کو لکھ دو۔ مجھے پوری امید ہے کہ اس بار میرا ہاشم میرے خط کا جواب ضرور دے گا۔ میں اس کی ماں ہوں۔ اس کے جواب کے لیے تڑپ رہی ہوں۔ دیکھو ناں پورے تین برس ہو گئے اس کا خط آئے ... اب میں ترسوں گی نہیں تو اور کیا کروں گی؟'' حلیمہ بائی کی دل ہلا دینے والی باتیں سن کر رتن بائی بھی آب دیدہ ہو گئی اور اپنے آنسو چھپانے کے لیے سر جھکا کر لکھنے لگی۔ وہ لکھتی رہی اور حلیمہ بائی آنسو بہاتی رہی تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہو۔ تھوڑی دیر بعد رتن بائی نے سر اٹھا کر کہا: ''سب کچھ لکھ دیا ہے ماں جی ... اب یہ بتاؤ کہ یہاں کے بارے میں کیا لکھنا ہے۔'' یہ کہہ کر رتن بائی، حلیمہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔ ''یہاں کے حالات کیا لکھواؤں۔'' حلیمہ بائی نے ڈبڈبائی آنکھوں سے رتن بائی کے ہاتھ میں موجود خط کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ''پورے گیارہ برس ہو گئے ہیں ہاشم کو گئے ہوئے۔ اس طویل عرصے سے ہم مسلسل کرب اور اذیت برداشت کر رہے ہیں۔ شروع میں تو کچھ خرچ میرا بیٹا بھجوا دیتا تھا جس سے کسی نہ کسی طرح گزارہ ہو جاتا تھا مگر اب .....'' اس سے آگے حلیمہ بائی کچھ نہ بول سکی۔ اس کی آواز رندھ گئی۔ رتن بائی نے حلیمہ کو بڑے دکھ کے ساتھ دیکھا۔

''ماں جی! پریشان نہ ہوں۔'' رتن بائی نے تسلی آمیز لہجے میں کہا ''بے چارہ ہاشم محنت مشقت میں لگا ہوگا۔ نہ جانے کن حالات میں ہے۔ اسے کچھ مہلت ملے گی تو بھیج دے گا۔ تم فکر مت کرو۔''

اس کے بعد رتن بائی نے حلیمہ کی بہو اور ہاشم کی بیوی رابعہ کو

مخاطب کیا جو پاس ہی بیٹھی تھی: "بہو...... ماں جی کے لیے پانی لاؤ، دیکھو تو کیا حال ہو رہا ہے ان کا۔"

رابعہ کے جانے کے بعد حلیمہ نے رتن بائی سے کہا "مجھے اپنی فکر نہیں۔ نہ جانے کب مر جاؤں مگر مجھے اپنی اس بہو کی فکر ہے جو میرے لیے بہو کم اور بیٹی زیادہ ہے۔ اس بے چاری غریب کو کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے۔ عائشہ بائی نے اپنی یہ بھانجی مجھے بڑے مان کے ساتھ دی تھی۔ اس غریب بچی کے ماں باپ کے انتقال کے بعد اس کی خالہ عائشہ نے اسے ماں بن کر پالا تھا اور بالکل سگی بیٹی کی طرف سمجھتی تھی۔ مجھے بھی تو اللہ کو منہ دکھانا ہے۔ یہ بے چاری اپنا کام کرتی ہے۔ گھر کے کام کرتی ہے، مجھے سنبھالتی ہے، میری دیکھ بھال کرتی ہے اور پھر دوسروں کے گھروں کے کام کاج کر کے ان کے برتن کپڑے دھو کر میرا اور اپنا پیٹ بھرتی ہے۔ کیا میں یہ سب کروانے کے لیے اسے بہو بنا کر لائی تھی؟" اتنے میں رابعہ پانی لے کر آ گئی۔ حلیمہ بائی نے جلدی سے آنسو پونچھے اور رابعہ سے گلاس لے کر پانی پینے لگی۔ ساتھ ساتھ وہ رابعہ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ رتن بائی نے خط مکمل کر کے حلیمہ بائی کی طرف دیکھا تو حلیمہ نے کہا "تم نے سب باتیں تو لکھ دی ہیں ناں؟ کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔ میرا ہاشم جواب تو دے گا نا؟ ذرا پڑھ کر تو سنا دو۔" رتن بائی نے پورا خط پڑھ کر حلیمہ بائی کو سنا دیا۔ حلیمہ غور سے سنتی رہی اور بیچ بیچ میں سر بھی ہلاتی رہی، خط مکمل کرنے کے بعد رتن نے کہا "اور کچھ لکھنا ہے یا......؟"

"ابھی تو کچھ یاد نہیں آ رہا۔ رات کو سوتے وقت تو بہت کچھ یاد آتا ہے مگر اب...... اب سب بھول گئی ہوں۔" حلیمہ بائی نے رتن بائی سے کہا "بس اب اسے ڈبے میں ڈلوا دو تا کہ یہ خط ہاشم کو جلدی مل جائے اور جلد ہی اس کا جواب بھی آ جائے۔" اس کے بعد حلیمہ نے رابعہ کو مخاطب کر کے کہا: "بیٹا!! اس بار رتن بہن نے ایسا خط لکھا ہے کہ ہاشم کو جواب دینا پڑے گا۔ تو فکر مت کر۔"

رتن بائی ایک ہندو اسکول ٹیچر تھی۔ وہ صدر کے ایک اسکول میں لڑکیوں کو گجراتی پڑھاتی تھی۔ پاکستان اور ہندوستان کے قیام کے بعد رتن بائی کے خاندان والے تو ہندوستان چلے گئے مگر رتن نہ گئی۔ وہ کراچی میں پیدا ہوئی اور یہیں پلی بڑھی تھی۔ اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اسی سرزمین پر مرنا چاہتی ہے اس لیے رتن بائی کراچی میں ہی رہتی رہی۔ ویسے بھی اس زمانے میں اسکولوں میں گجراتی پڑھانے والے والی ٹیچرز کی بہت کمی تھی اس لیے وہ نہ جا سکی۔ اسکول کی ملازمت اچھی تھی۔ تنخواہ بھی اس سستے زمانے میں اچھی خاصی تھی۔ رتن بائی کے مزاج میں بڑی شفقت اور ہمدردی تھی۔۔ سب کے ساتھ مل کر رہتی تھی۔ تمام لڑکیاں اسکول میں اسے بہت پسند کرتی تھیں اور بڑی بہن کہہ کر مخاطب کرتی تھیں۔ رتن بائی کے اعلیٰ کردار کی وجہ سے اچھے گھرانوں کی لڑکیوں کی ٹیوشن بھی انہیں مل جاتی تھی غرض اچھا گزارا ہو رہا تھا۔

رتن بائی اور حلیمہ بائی میں محبت اور انسانیت کا رشتہ تھا۔ رتن بائی جب بھی نیا آباد اور لکڑی کی طرف اپنی شاگردوں سے ملنے جاتی تو حلیمہ بائی کے پاس ضرور جاتی تھی۔ ان علاقوں کے غریب لوگ تو گویا اس کے منتظر ہوتے تھے۔ کوئی خط لکھواتا تھا تو کوئی خط پڑھواتا تھا۔ اسی لیے رتن بائی کی اس علاقے میں بڑی عزت تھی۔ اگر کسی گھر میں بیمار ہوتو رتن بائی اس کے لیے دوا بھی لا دیتی تھی۔ حلیمہ بائی اور اس کے گھر کی ہر بات رتن بائی کے علم میں تھی اسی لیے وہ اس گھر سے گہری انسیت رکھتی تھی اور ان دونوں ساس بہو کے پاس بار بار چکر لگاتی تھی۔ پاکستان کے قیام سے پہلے ہاشم، حلیمہ بائی اور رابعہ پوربندر میں رہتے تھے۔ پوربندر میں ہاشم ایک سیٹھ کے ہاں ملازم تھا۔ ملازمت چھوٹ گئی تو وہ پھیری لگانے لگا۔ مزاجاً بے وقوف سا تھا مگر اپنی ماں حلیمہ بائی سے بہت پیار کرتا تھا۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد اس نے ماں کا بہت خیال رکھا تھا۔ کبھی ان کی خدمت یا علاج معالجے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ ابھی پاکستان بنا بھی نہیں تھا یعنی قیام پاکستان سے ایک سال پہلے رابعہ سے ہاشم کی شادی ہوگئی تھی۔ رابعہ یتیم تھی۔ اس کی خالہ نے اسے پالا پوسا تھا اور اس عمدہ تربیت کی تھی۔ گویا رابعہ بھی غریب گھر کی تھی اور ہاشم بھی غریب گھر کا تھا۔ اس لیے شادی آسانی سے ہوگئی۔ رابعہ کی خالہ نے رخصتی کے وقت حلیمہ بائی سے کہا تھا" بے ماں باپ کی یتیم بچی ہے۔ اگر کوئی غلطی ہوجائے تو معاف کردینا۔ اسے بہو کے بجائے اپنی بیٹی سمجھنا۔"

پھر پاکستان بن گیا تو ہاشم اپنی ماں اور بیوی کو ساتھ لے کر کراچی چلا آیا۔ رابعہ کی خالہ عائشہ اپنی بھانجی کی جدائی پر افسردہ تو بہت ہوئی مگر وہ کیا کرسکتی تھی، اس نے رابعہ کو ہاشم کے حوالے کردیا تھا۔ اب رابعہ کا نصیب اسے جہاں لے جاتا، اسے جانا تھا۔ پوربندر سے چلتے وقت حلیمہ بائی نے عائشہ سے اصرار کیا کہ وہ بھی اس کے ساتھ پاکستان چلے مگر عائشہ نے منع کردیا تو حلیمہ بائی نے اس سے کہا" تم رابعہ کی فکر مت کرنا۔ یہ میری بیٹی ہے، سگی بیٹی! میں مرتے دم تک اس کی حفاظت اور خیال کروں گی۔"

کراچی آنے کے بعد ہاشم اور اس کی فیملی نے بڑی مشکلات کا سامنا کیا۔ نیچے زمین تھی اور اوپر کھلا آسمان۔ سوائے اللہ کے کوئی اور سہارا تھا نہ آسرا۔ بڑی مشکل اور پریشانی کے بعد نیا آباد کے ایک انتہائی گندے اور غلیظ علاقے میں انہیں ایک چھوٹے سے کمرے کا مکان مل گیا جس کا کرایہ 20 روپے تھا۔ اس وقت ہاشم اور اس کی فیملی کو ایسا لگا جیسے انہیں بنگلہ مل گیا ہو۔ وہ لوگ خوشی خوشی اس گھر میں منتقل ہوگئے۔ ہاشم سارا دن محنت مزدوری کرتا اور رات کو تھکا ہارا گھر آتا تو جو بھی روکھی سوکھی ملتی، اسے کھا کر سو جاتا تھا۔ پھر صبح اٹھتا تو حسب معمول مزدوری کی تلاش میں نکل جاتا۔ روز کنواں کھودنا روز پانی پینا۔ ہر روز ایک نئی آس، نئی امید بندھتی جو رات ہوتے ہوتے ٹوٹ جاتی۔ اسی طرح کے حالات میں تین سال گزر گئے۔ اس دوران ایسا ہوا کہ حلیمہ بائی کے ایک دور کے رشتے دار کریم سیٹھ افریقہ سے کراچی پہنچے۔ وہ بڑے سیٹھ تھے۔ غریبوں کو کیا منہ لگاتے مگر حلیمہ ایک امید ایک آسرے پر ان کے پاس پہنچی اور ان سے التجا کی" کریم سیٹھ! مجھے تم سے اپنے لیے تو کچھ نہیں چاہیے۔ جس طرح دوسرے جی رہے ہیں میں بھی جی رہی ہوں۔ لیکن اگر میرے ہاشم کو کہیں ملازمت دلوا دو یا اپنے ساتھ افریقہ لے جاؤ تو میری نسلیں بھی تمہارا احسان یاد رکھیں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ ہاشم اور اس کی بیوی سکھی رہیں۔ میرا اللہ حافظ ہے۔" حلیمہ کے کہنے پر کریم سیٹھ نے ہاشم کو اپنے ہاں ملازم رکھ لیا۔ دو ماہ بعد کریم سیٹھ افریقہ روانہ ہوئے تو وہ ہاشم کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔۔ ہاشم ایسا گیا کہ آج اسے گیارہ سال ہوگئے تھے مگر اس نے پلٹ کر نہ ماں کی خبر لی اور نہ اپنی خبر دی۔ اس دوران حلیمہ بائی کے کانوں تک لوگوں کی آوازیں پہنچتی رہیں۔ مثال کے طور پر کسی نے کہا تھا:" ہاشم تو اڑ گیا۔ اب وہ افریقہ سے واپس آنے والا نہیں ہے۔ وہاں وہ دولت میں کھیل رہا ہے۔"

کسی نے کہا: "ہاشم کو آزاد پنچھی والے مزے لگ گئے ہیں۔ وہ اب ماں اور بیوی کا بوجھ کیوں اٹھائے گا اسی لیے واپس نہیں آ رہا۔"

ایک عورت نے تو حد ہی کر دی تھی۔ اس نے حلیمہ بائی سے کہا تھا "حلیمہ! تو اپنی بہو کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی ہے جبکہ ہاشم نے وہاں افریقہ میں دوسری شادی کر لی ہے۔ تو آج بھی اس کے واپس آنے کی امید رکھے ہوئے ہے؟ اسے بھول جا۔"

حلیمہ نے ان باتوں پر ذرا بھی کان نہیں دھرے۔ وہ ان باتوں کے جواب میں صرف اتنا کہتی تھی: "کہنے والوں کی زبانیں کون روک سکتا۔ جنھیں فضول بکواس کرنے کی عادت ہو، وہ ایسا کرتے رہتے ہیں مگر میرا بیٹا ایسا نہیں ہے۔ وہ بہت سیدھا سادہ اور میرا فرماں بردار ہے۔ وہ ضرور واپس آئے گا۔ میرا ہاشم مجھے کبھی نہیں بھول سکتا۔"

ان گیارہ برسوں کے دوران حلیمہ بائی نے ہاشم کو ایک آدھ نہیں، دو چار نہیں بلکہ کوئی گیارہ بارہ درجن خط تو لکھوائے ہوں گے مگر اس نے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا تھا۔ پھر حلیمہ نے کریم سیٹھ کو بھی خط لکھوائے جو اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا مگر وہاں سے بھی جواب نہ ملا۔ رابعہ اور حلیمہ دونوں روزانہ پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتی تھیں۔ حلیمہ بائی تو اکثر نفلی روزے بھی رکھتی تھی، منتیں بھی مانتی تھی اور روپے پیسے کی کمی کے باوجود پیٹ پر پٹی باندھ کر نذر نیاز بھی کرتی تھی مگر کچھ نہیں ہوا۔ نہ ہاشم نے کوئی رابطہ کیا اور نہ اپنی ماں کے کسی خط کا جواب دیا۔

ماں بھی عجیب چیز ہوتی ہے۔ اسے اپنی اولاد پر بہت بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے۔ وہ کھلی آنکھوں سے سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی اپنی اولاد کو کبھی غلط تسلیم نہیں کرتی۔ یہی حال حلیمہ بائی کا تھا۔ وہ اب بھی یہی کہتی تھی: "میرا ہاشم ایسا نہیں ہے۔ اس کا خط ضرور آئے گا۔ پردیس کا معاملہ ہے، نہ جانے کس پریشانی میں ہو۔ مگر وہ اپنی ماں کو نہیں بھول سکتا۔ فرصت ملے گی تو مجھے ضرور خط لکھے گا۔" اس طرح کی باتوں سے حلیمہ بائی اپنے دل کو بھی تسلی دے لیتی تھی اور اپنی بہو رابعہ کو بھی کسی حد تک مطمئن کر دیتی تھی۔ دونوں ساس بہو ایک دوسرے کو تسلی دیتے ہوئے وقت گزار رہی تھیں۔ اکثر برادری کی جماعت کے حوالے سے یہ خبریں آتی تھیں کہ جماعت برادری کے تمام بے گھروں کو گھر فراہم کرے گی۔ حلیمہ بائی اپنی بہو سے کہتی رہتی تھی: "اب تو اخبار میں بھی خبر آ گئی ہے کہ برادری کے گھر سے محروم لوگوں کے لیے پوربندر کالونی تیار ہو رہی ہے۔ رتن بائی کہہ رہی تھی کہ اس کالونی میں ہمیں بھی گھر ملے گا کیونکہ جماعت والوں کے پاس ہمارا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ اب بہت جلد میرا ہاشم بھی افریقہ سے آ جائے گا۔ وہ اپنے ساتھ ڈھیر ساری دولت لائے گا تو ہمارے دکھوں کے دن ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم سب سکھی رہیں گے۔ ہم اس طرح دوسروں کے گھروں میں کام نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا آنگن بھی خوشیوں سے بھر دے گا۔" کہتے کہتے حلیمہ بائی اپنی بہو رابعہ کو مخاطب کر کے کہتی: "اور بہو ایک بات کان کھول کر سن لو۔ میں ایسے نہیں مروں گی۔ میں تو اپنے پوتے پوتیوں کو پال پوس کر ان کی شادیاں کرنے کے بعد ہی مروں گی۔"

رابعہ غریب اپنی ساس کی ان باتوں کو سن کر خوش بھی ہو جاتی تھی اور بچوں کے تذکرے پر اسے عجیب سی جھرجھری ہونے لگتی تھی مگر وہ زبان سے کچھ نہیں کہہ پاتی تھی۔ اس کے دل میں تو شوہر کی جدائی کی آگ جلتی رہتی تھی۔ اس کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ہاشم آئے گا یا نہیں...... اس کے بارے میں رابعہ کچھ سوچتی ہی نہیں تھی کیونکہ اس کے دل و دماغ نے سوچنے سے انکار کر دیا تھا مگر ایک امید ضرور تھی اور اسی کے سہارے وہ خود بھی جی رہی تھی اور اپنے پورے گھر کا بوجھ بھی اٹھائے ہوئے تھی۔ اس نے اپنے گھر کے سب کام بھی اپنے ذمے لگا رکھے تھے، ساس کی خدمت بھی کرتی تھی اور غیروں کی چاکری بھی کرتی تھی۔ ادھر حلیمہ بائی کے دل میں بار بار وسوسے آتے تھے۔ وہ ہاشم کے پیچھے اڑ کر افریقہ تو نہیں جا سکتی تھی مگر اس کے لیے فکر مند ضرور تھی۔ کبھی کبھی اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوتا تھا مگر کچھ کر نہیں سکتی تھی

۔ رابعہ کی حالت بھی ساس سے جدا نہ تھی۔ اسے بھی ہاشم کے حوالے سے پریشانی نے گھیر رکھا تھا۔ ماں کے خط کے جواب نہ دینا طرح طرح کے شکوک وشبہات کو جنم دے رہا تھا۔ اس موقع پر دونوں ساس بہو ایک دوسرے کے لیے تسلی کا ذریعہ بھی تھیں اور دکھ دھارس کا سبب بھی۔

ایک دن حلیمہ بائی نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ہچکیوں سے رونے لگی: "اے اللہ! میری اس بہو پر رحم فرما۔ اس دکھیاری کے دل کو چین دے۔ مجھے اس سے شرم آتی ہے۔ کیا یہ میری بہو بن کر اس گھر میں اس لیے آئی تھی کہ میری بھی نوکری کرے اور میری خاطر غیروں کی ملازمت بھی کرے۔"

اس روز حلیمہ نے کچھ ایسے رقت انگیز انداز سے دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ کو اس پر رحم آ گیا۔ دوسرے ہی روز برسوں بعد ہاشم کا خط آ گیا۔ وہ خط پا کر رابعہ اور حلیمہ خوشی سے نہال ہو گئیں۔ ہاشم نے اس خط میں لکھا تھا: "اماں: میں بہت جلد اس ہفتے روانہ ہونے والے اسٹیمر سے آئندہ ماہ کی 14 تاریخ کو کراچی پہنچ رہا ہوں۔ اور یاد رکھنا میں خاص طور سے تمہیں لینے آ رہا ہوں۔ تم میرے ساتھ یہاں افریقہ آؤ گی اس لیے پہلے سے بتا رہا ہوں کہ اپنی تیاری پوری رکھنا۔ بنا سامان وغیرہ پہلے سے ہی سمیٹ لینا۔ تمہیں کچھ چیزیں خریدنی ہوں گی اس کے لیے کچھ روپے میں رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے پہلے سے روانہ کر رہا ہوں۔ اس سے اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لینا۔ میں نے یہاں افریقہ میں تمہارے رہنے کا انتظام بھی کر لیا اور کراچی سے تمہارے سفر کے ضروری کاغذات بھی تیار کرا لیے ہیں۔ تم بالکل تیار رہنا کیونکہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہوگا اور میں تمہیں لے کر جلد ہی واپس روانہ ہو جاؤں گا۔"

یہ وہ خط تھا جو رتن بائی نے پڑھ کر رابعہ اور حلیمہ کو سنایا تھا۔ خط کیا تھا ساس بہو کے لیے خوشیوں اور مسرتوں کا ایک انوکھا پیغام تھا۔ رتن بائی نے خط مکمل کیا تو حلیمہ بائی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی مگر یہ دکھ یا افسوس نہیں تھے بلکہ یہ تو دلی خوشی کے آنسو تھے جو باہر نکل کر یہ بتا رہے تھے کہ ایک ماں بیٹے کے جواب پر کتنی خوش ہے۔ کچھ دیر تک حلیمہ بائی اس خط کے سحر میں کھوئی رہی۔ ادھر رابعہ کا دل بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ پھر حلیمہ نے رتن بائی سے کہا "اس خط کو دوبارہ پڑھو اور اچھی طرح پڑھو۔ میرا خیال ہے تم نے جلدی میں پڑھا ہے اس لیے رابعہ کا نام نہیں لیا۔ کیا ہاشم نے رابعہ کا تذکرہ نہیں کیا؟"

"ماں جی! میں نے یہ خط پورا پڑھا ہے اور جلدی نہیں آرام آرام سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔" رتن بائی نے رابعہ سے نظریں چراتے ہوئے کہا "مگر اس میں رابعہ کا نام نہیں لکھا ہے۔ اور پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہاشم صرف تمہیں لینے کراچی آ رہا ہے؟ ظاہر ہے وہ تمہارے ساتھ اپنی بیوی کو بھی لے کر جائے گا۔ اگر اس نے رابعہ کا نام نہیں لکھا تو کیا ہوا، ہو سکتا ہے جلدی میں بھول گیا ہو۔"

"کیسے بھول سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔ اگر اس کا نام لکھ دیتا تو بے چاری کتنی خوش ہوتی۔" حلیمہ نے تذبذب کے عالم میں کہا "ویسے بھی شوہر کے لیے بیوی کے دل میں کتنے ارمان ہوتے ہیں۔"

"ماں جی! مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہاشم نے یہ خط بہت جلدی میں لکھا ہے اس لیے بہو کا نام بھول گیا۔" رتن بائی نے کہا "تم سب باتیں چھوڑو اور منہ میٹھا کرو۔ اس وقت اداسی کی باتیں مت کرو۔ آنے والے مہینے کی 14 تاریخ کو ہاشم کا اسٹیمر کراچی کی بندرگاہ پر پہنچ جائے گا۔ تمہارا بیٹا جب تمہاری نظروں کے سامنے ہوگا تو یہ کتنا دلفریب منظر ہوگا۔ اب تم پریشانی کی کوئی بات مت کرو۔ نہ خود پریشان ہو اور نہ بہو کو پریشان کرو بلکہ ہاشم کے استقبال کی تیاریاں کرو۔" رتن بائی کی آواز میں حقیقی خوشی تھی۔ وہ دونوں ساس بہو کو اس موقع پر رنجیدہ نہیں دیکھنا چاہ رہی تھی اس لیے انہیں

مسلسل سمجھا رہی تھی اور کوشش کر رہی تھی کہ وہ اس خوشی کی خبر سے لطف اندوز ہوں۔ رابعہ خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھی۔ وہ جلدی سے باورچی خانے کی طرف دوڑی اور ساتھ ساتھ بڑبڑا رہی تھی "آج رتن بائی نے مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوش خبری سنائی ہے۔ میں اس کے لیے موٹی بالائی اور گاڑھے دودھ والی چائے بناؤں گی اور اس سے اس کا منہ میٹھا کراؤں گی۔ آج میرے سہاگ کا خط آیا ہے۔ وہ مجھے اور ماں جی کو اپنے ساتھ افریقہ لے جائے گا۔ اس ملک میں ہم خوب عیش کریں گے اور میں تو خوب اڑی اڑی پھروں گی۔" سوچتے سوچتے اچانک رابعہ کو یاد آیا کہ ہاشم نے خط میں اس کا نام نہیں لکھا۔ اس نے خود کو تسلی دی "خط میں میرا نام نہیں لکھا تو کیا ہوا، وہ مجھے یہاں چھوڑ کر اکیلی ماں کو تو ساتھ نہیں لے جائیں گے نا! میں پہلے سے ہی تیار رہوں گی تاکہ انہیں زیادہ وقت نہ لگے اور میں ان کے ساتھ فوراً چلی جاؤں۔" رابعہ اپنی سوچوں میں گم تھی اور دل ہی دل میں خوب خوش ہو رہی تھی۔ اس کے دل کی کلیاں کھل چکی تھیں۔ اس کے پورے وجود پر جیسے بہار آ گئی تھی۔ ساری اداسیاں، ساری پریشانیاں لمحے بھر کی خبر نے گویا ہوا میں اڑا دی تھیں۔ اب نئے ارمان تھے، نئی امیدیں تھیں، نئی خوشیاں تھیں، نئی آرزوئیں اور نئی تمنائیں رابعہ کو اپنے گھیرے میں لے چکی تھیں۔ اس کا دل گویا رقص کر رہا تھا، وہ خود کو بادلوں سے بھی اوپر پرواز کرتے محسوس کر رہی تھی۔

"لو رتن بہن ...... یہ چائے پی کر اپنا منہ میٹھا کرو۔" رابعہ نے چائے کی پیالی لا کر رتن بائی کے سامنے رکھ دی۔ اسکی آواز میں بلا کی مٹھاس تھی۔ رتن بائی کو اس کے لہجے میں ایک ایسی امید محسوس ہوئی جو اس نے اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ آج اس کے من کا مور اس کے من میں جس طرح رقص کر رہا تھا اس کے حسن اور کشش کو رتن بائی بھی محسوس کر رہی تھی۔ "رابعہ! افریقہ جا کر مجھے مت بھول جانا۔" رتن بائی نے بہو سے کہا "" جب تمہاری گود بھرے تو مجھے خط لکھ کر ضرور بتانا۔ میں نے دیوتاؤں کی منت مان رکھی ہے۔"

غریب رابعہ یہ سن کر شرما گئی۔ اس نے جلدی سے نظریں جھکا لیں۔ دو تین روز بعد رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے 100 روپے مل گئے جو ہاشم نے افریقہ سے ضروری سامان کی خریداری کے لیے بھجوائے تھے۔ ساس بہو نے مل کر گھر کی صفائی کی اور کچھ چیزیں بھی منگوائیں۔ ہاشم کے آنے میں آٹھ دن رہ گئے تھے۔ حلیمہ بائی نے بہو سے چاول اور چینی منگوائی۔ اس نے کہا تھا کہ جس روز ہاشم آئے گا اس روز وہ اپنے گھر میں زردہ بریانی پکوائے گی۔ انتظار کے لمحات ختم ہوئے اور آخر ہاشم کا اسٹیمر کراچی پہنچ گیا۔ ہاشم جس وقت اپنے گھر پہنچا تو ساس بہو کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ ہاشم سوٹ بوٹ میں بابو بنا ہوا تھا۔ رابعہ کو وہ بہت اچھا لگا۔ پہلے سے موٹا بھی ہو گیا تھا۔ مگر حیرت انگیز بات یہ تھی کہ ہاشم نے رابعہ کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا جیسے وہ اس کے لیے اجنبی ہو۔ رابعہ سوچتی رہی کہ شاید شرما رہے ہیں۔ حلیمہ تو بیٹے کو دیکھ کر اتنی نہال ہو رہی تھی کہ اسے یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ ہاشم نے رابعہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ رابعہ نے جلدی سے دری بچھا کر اس پر دسترخوان بچھایا اور پلیٹیں سجا دیں۔ وہ یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ آج اس کے سر کا تاج اس کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھائے گا۔

کھانا کھانے کے بعد ہاشم اور حلیمہ بائی باتیں کرنے بیٹھ گئے اور رابعہ دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر ان کی باتیں سننے لگی۔ جو کچھ اس نے سنا وہ اس پر بجلی بن کر گرا تھا۔ ہاشم اپنی ماں سے کہہ رہا تھا: "ماں میں صرف تمہیں لینے کراچی آیا ہوں۔ رابعہ اب میری ذمے داری نہیں ہے۔ کریم سیٹھ اپنی بیٹی سے میری شادی کر رہے ہیں اور مجھے دکان بھی کرا کے دے رہے ہیں۔ میں یہ سنہری موقع ضائع نہیں کروں گا۔"

"کیا بکواس ہے ...... میں سیٹھ کریم کی بیوی بیٹی سے تجھے شادی نہیں کرنے دوں گی۔" حلیمہ بائی نے لرزتے ہوئے کہا "اب تو واپس نہیں جائے گا۔ ہم یہیں کراچی میں رہ ...... ہم گزارہ کر لیں گے۔ رابعہ۔"

”رابعہ کا نام میرے سامنے مت لو...... اگر وہ تمہیں اتنی ہی عزیز ہے تو اس کے ساتھ رہو۔ میں جا رہا ہوں۔ میں ترقی کے اس موقع کو نہیں کھو سکتا۔“ یہ کہہ کر ہاشم جانے کے لیے اٹھ گیا۔ ”کیا میں نے تجھے اس دن کے لیے پالا تھا؟“ حلیمہ بائی زور سے چیخی ”کیا اس دن کے لیے میں نے اور رابعہ نے پیٹ پر پٹیاں باندھی تھیں؟ تو میرا بیٹا نہیں، میرا بیٹا رابعہ ہے جس نے ہر مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا ہے اور میرے لیے بڑی محنت و مشقت کی ہے۔ اگر تو سنہری موقع کو نہیں چھوڑ سکتا تو میں اپنی رابعہ اپنے بیٹے کو نہیں چھوڑ سکتی۔

تیری ماں آج سے تیرے لیے مرگئی...... جا چلا جا...... آئندہ اس دہلیز پر قدم بھی نہ رکھنا۔ کوکھ کے جنے آخر کار پرائے......“

حلیمہ بائی کی آواز لرزتے لرزتے بھرا گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی مر جائے گی۔ ہاشم دولت کے پیچھے اتنا اندھا ہو چکا تھا کہ اپنی ماں کو نظر انداز کر کے سیدھا چلا گیا۔ اسی وقت رابعہ دوڑتی ہوئی آئی اور اپنی ساس کے ساتھ لپٹ گئی اور دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر رونے لگیں۔

کوکھ کے جنے آخر کار پرائے ہوگئے!!!

(بشکریہ: کتاب ”پاکستانی گجراتی ادب“ شائع کردہ: اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زکوٰۃ اور مالی عطیات کے سلسلے میں اپیل

الحمد للہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کی مجموعی کارکردگی آپ کے بہترین تعاون اور کارکنوں کی انتھک کوششوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر ہم اپنی جماعت کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ لیں تو ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پچھلے سالوں میں جماعت نے آپ کے تعاون کی وجہ سے خصوصاً مالی امداد میں کافی اضافہ کیا ہے۔ آپ کی جانب سے دی جانے والی زکوٰۃ اور مالی معاونت کی رقوم برادری کے غریب ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی شادی مدد، آبادکاری، مالی امداد اور تعلیمی امداد کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت کو بھجوانے کی گزارش کرتے ہیں۔ آئیے ہم سب مل کر جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں اور اس ضمن میں ہم آپ سے بھرپور اپیل کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں اور امداد کو جاری و ساری رکھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد دیں۔ شکریہ

آپ کے تعاون کا طلب گار

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد رابعہ مینشن کراچی

فون نمبر: 32768214 - 32728397

Website : www.bmjr.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

گجراتی غزل

گجراتی کلام :شرر جوناگڑھی (مرحوم)

اردو ترجمہ :کھتری عصمت علی پٹیل

تیرے در سے جو ٹھکرایا گیا ہوں
محبت پہ میں اکسایا گیا ہوں

ملے شاید سکوں کچھ بعد مردن
میں جیتے جی تو تڑپایا گیا ہوں

محبت کے لئے دنیا بنی ہے
محبت ہی کو ترسایا گیا ہوں

کہاں سے آنکھ میں آنسو ہوں میری
کہ ساری عمر رلوایا گیا ہوں

کرشمہ کاریاں قدرت کی دیکھو
کہاں سے میں کہاں لایا گیا ہوں

فنا ہی میں بقا میری نہاں ہے
جہاں کھویا وہیں پایا گیا ہوں

شرر تقدیر کا چمکا ستارہ
حضور حسن بلوایا گیا ہوں

ایک صحت افزا پودا

تلسی: ہر گھر کی ضرورت ہے

تحریر: سید رشید الدین احمد (مرحوم)، سابق چیف ایڈیٹر ہمدرد صحت

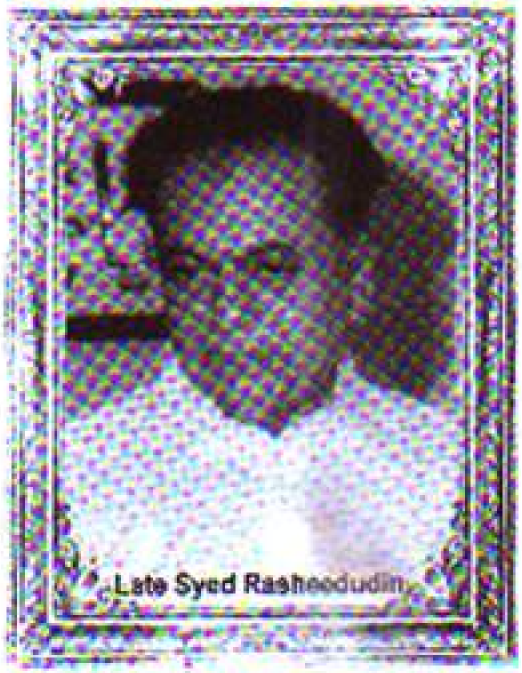
Late Syed Rasheedudin

صرف دوست اور رشتے دار ہی آپ کے دوست نہیں بلکہ آپ کے ماحول میں موجود تمام لوگ اور چیزیں بھی آپ کی دوست ہیں۔ صاف ستھری ہوا، چشموں کا پانی، درخت، پودے، پرندے اور دوسرے جانور ان میں کئی سے آپ دوستی کا رشتہ نبھاتے بھی ہیں۔ گرمی ستاتی ہے تو آپ پانی کی مدد لیتے ہیں۔ شاور کھول کر خوب نہاتے اور نہال ہوتے ہیں۔ گاؤں کی نہر میں ڈبکیاں لگاتے ہیں۔ ہینڈ پمپ کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ چشمے اور بہتے پانی میں کھیلتے ہیں۔ درختوں میں جھولے ڈال کر جھولتے ہیں اور ٹھنڈی تازہ ہوا میں گہری سانس لے کر صحت و طاقت کا سامان کر لیتے ہیں۔ چڑیوں کے گیت سنتے ہیں بلکہ ان میں سے کئی کو پنجروں میں بند رکھ کر انہیں چہکتا اور اچھلتا کودتا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ کتے، بلی، کبوتر، طوطا، مینا، بکری وغیرہ آپ کے دوست ہی تو ہیں۔

ان کی دوستی آپ کو لطف اور خوشی دیتی ہے۔ اس طرح پودے بھی آپ کے بڑے اچھے دوست بن سکتے ہیں۔ وہ چاہے کیاری میں لگے ہوں، باغ میں ہوں یا گملوں میں ہوں، آپ کے فلیٹ کے بالکونی میں صبح و شام رنگ اور خوشبو بکھیر کر آپ کا دل لبھاتے ہیں۔ ان میں کئی پودے آپ سے دوستی کا حق ایک اور طرح سے بھی ادا کر سکتے ہیں یعنی وہ آپ کی کئی جسمانی بیماریوں کو دور کر سکتے ہیں۔ ایسے دوست پودوں میں تلسی کا پودا بھی شامل ہے۔ یوں تو اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں لیکن تلسی نام کا پودا عام ہے اور اکثر گھروں میں اُگا ہوتا ہے۔ آپ اسے گملوں میں لگے پودے

فروخت کرنے والے یا کسی بھی قریبی نرسری یا "پوداگھر" سے خرید سکتے ہیں۔

تلسی کے خواص جگانے والی خوشبو : تلسی کے پتوں سے خاص قسم کی جگادینے والی خوشبو آتی ہے جس سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔ آپ مسل کر سونگھیں تو بند ناک اکثر اوقات کھل جاتی ہے اور آپ خود کو تازہ محسوس کرتے ہیں۔

ملیریئے کا دشمن : ہم صدیوں سے جانتے ہیں کہ جن گھروں میں اس کے پودے ہوتے ہیں وہاں مچھر نہیں ٹکتے۔ ملیریا سے بچنے کے لئے روزانہ اس کے دو چار پتے دو تین کالی مرچوں کے ساتھ چبا کر کھائے جاتے ہیں۔

کھانسی کا علاج : کھانسی ہو رہی ہو تو تلسی کے پتوں کی چائے پینے یا انہیں چبانے سے فائدہ ہوتا ہے بلکہ یہ کھانسی کے کڑوے شربت اور گولیوں سے زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ نزلہ زکام اور سردی کا بخار بھی اس کی چائے سے دور ہو سکتا ہے۔

کان کی تکلیف میں افاقہ : نزلے اور سردی وغیرہ کی وجہ سے کان میں درد ہو تو اس کی تازہ پتیوں کو مسل کر دو چار بوندیں کان میں ٹپکانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

گلے کی تکلیف میں آرام : کھٹی میٹھی گولیوں، ٹھنڈی بوتلوں، املی، چورن اور آئس کریم وغیرہ سے بچوں کے گلے اکثر خراب رہتے ہیں۔ تلسی گلے کی تکلیف کے لیے بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر روزانہ ایک تازہ پتہ ایک کالی مرچ کے ساتھ چبا کر کھا لیا جائے تو گلے میں تکلیف نہ ہوگی۔ درد اور دکھن ہو تو دن میں اسی ترکیب سے اسے دو تین بار استعمال کریں، جلد فائدہ ہوگا، لیکن ایک شرط ہے، ٹھنڈے پانی اور ترش اور ٹھنڈی چیزوں سے بچنا ہوگا۔

تلسی کے کالے بیج : تلسی میں گہرے عنابی رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ سوکھنے پر ان سے سیاہ رنگ کے بیج نکلتے ہیں۔ انہیں بالنگا کہتے ہیں۔ اکثر فالودہ بیچنے والے ان بیجوں کو بھگو کر شربت اور فالودے میں ملاتے ہیں۔ بھیگ کر یہ لعاب دار ہو جاتے ہیں۔ ان کے پینے سے پیٹ میں گرمی مروڑ وغیرہ کی تکلیف دور ہو جاتی ہے اسی لیے گرمیوں میں انہیں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے بھگوئے ہوئے بیجوں میں دودھ چینی یا روح افزا اور برف ڈال کر پینے سے بڑا سکون ملتا ہے۔ تلسی کہنے کو تو ایک معمولی سا بے زبان خاموش پودا ہے، لیکن اگر آپ اس سے محبت کریں اور مدد لیں تو یہ آپ کا بہت اچھا دوست مفید اور صحت مند ثابت ہو سکتا ہے۔ (بشکریہ: ہمدرد نونہال شمارہ جون 1993ء)

میرے حقوق کیا ہیں

☆ میں اڑ نہیں سکتا کیونکہ ہوا بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں تیر نہیں سکتا کیونکہ پانی بے حد آلودہ ہے۔

☆ میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرا کوئی مستقبل ہے؟

فرائڈ فش

اجزاء: مچھلی آدھا کلو، نمک حسب ذائقہ، گرم مصالحہ حسب ذائقہ، بیسن ایک چوتھائی پیالہ، دودھ ڈیڑھ پیالی، انڈا ایک عدد (پھینٹ لیں)، لہسن ایک پوتھی (جوے نکال کر باریک پیس لیں)، گھی ڈیپ فرائی کے لیے، دھنیا ڈیڑھ چائے کا چمچہ، اجوائن ایک چوتھائی چائے کا چمچہ، میتھی آدھا چائے کا چمچہ۔

ترکیب: بیسن میں مصالحے، پھینٹا ہوا انڈا، میتھی، اجوائن وغیرہ ملا کر دودھ میں ملا کر آمیزہ بنالیں۔ صاف کی ہوئی مچھلی کو اس آمیزے میں تر کرکے گھی میں تل لیں۔ ڈش کو ٹماٹر اور کھیرے کے قتلوں سے سجا کر پیش کریں۔

کھیر

اجزاء: دودھ ایک لیٹر، چینی ایک پیالی، الائچی، بادام پستے حسب ضرورت، چاول آدھی پیالی، کھویا ایک پیالی، گھی دو کھانے کے چمچے۔

ترکیب: چاولوں کو صاف ستھرے ململ کے کپڑے سے اچھی طرح پونچھ کر گھی ملادیں۔ دودھ کو بارہ سے دس منٹ ابال میں۔ پھر چاول شامل کرکے ہلکی آنچ پر اتنی دیر پکائیں کہ چاولوں کی سوندھی سی خوشبو آنے لگے (درمیان میں وقتاً فوقتاً چمچ چلاتے رہیں)۔ پھر چینی، الائچی، بادام اور پستے شامل کرکے دس سے پندرہ منٹ مزید پکالیں اور چولہے سے اتار کر تھوڑا سا ٹھنڈا ہونے دیں پھر کھویا ملاتے ہوئے بلینڈ کرلیں۔

میٹ ود فرائی ایگ

اجزاء: گوشت مٹن یا بیف ڈیڑھ کلو، چانپ دستی اور ران کا ہو، ادرک (پسا ہوا) ایک چائے کا چمچ، لہسن (پسا ہوا) ایک چائے کا چمچ، ثابت پیاز دو عدد، دار چینی ایک ٹکڑا، بڑی الائچی دو عدد، تیز پتہ دو پتے، پسا سفید زیرہ ڈیڑھ چائے کا چمچ، پسی لال مرچ ایک چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ضرورت، تیل ایک کھانے کا چمچ، انڈے چار عدد، دودھ دو چائے کے چمچ۔

ترکیب: گوشت میں چار کپ پانی، نمک، ادرک، لہسن، پیاز اور ثابت گرم مصالحہ ڈال کر پکنے کے لئے رکھ دیں۔ جب گوشت بہت اچھی طرح سے گل جائے اور یخنی دو چمچ کے برابر ہو تو چھان لیں۔ گوشت علیحدہ رکھ دیں۔ تمام پسے مصالحوں میں یخنی ملالیں ساتھ ہی ایک چمچ تیل بھی اس کو گوشت پر لگا دیں اور آدھا گھنٹہ رکھ دیں۔ انڈوں کو پھینٹ لیں دودھ بھی ساتھ ملالیں۔ ایک ایک گوشت کا پیس اس آمیزے میں ڈبو کر تلیں۔ براؤن ہونے پر اتارلیں۔

آلو پیاز چیز گولڈ سینڈوچ

اجزاء: ابلے آلو دو عدد بڑے سلائس ہوئے، پیاز دو عدد درمیانی سلائس، چیز آٹھ چمچ، ڈبل روٹی سلائس آٹھ عدد، مکھن حسب ضرورت، نمک حسب ذائقہ، چاٹ مصالحہ حسب ضرورت، لال پسی مرچ

حسب ضرورت۔

ترکیب: سب سے پہلے ڈبل روٹی کے چار سلائس پر مکھن لگا کر رکھ دیں اور پھر ان پر آلو اور پیاز کے سلائس رکھیں پھر ان پر چیز، چاٹ مصالحہ، لال پسی مرچ اور نمک ڈال دیں اور پھر باقی بچے ہوئے چار سلائس پر مکھن لگا کر آلو اور پیاز والے ڈبل روٹی کے سلائس پر رکھ دیں اور سینڈوچ میکر میں ٹوسٹ کر لیں۔ کیچپ کے ساتھ سرو کریں۔

آلو کے پکوڑے

اجزاء: آلو ایک پاؤ (گول ورقی کٹے ہوئے)، بیسن ایک کپ، قصوری میتھی ایک کھانے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، سرخ مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، تیل تلنے کے لئے حسب ضرورت۔

ترکیب: بیسن، نمک، مرچیں اور قصوری میتھی مکس کر لیں اور پانی ڈال کر اسے پھینٹ لیں۔ ایک فرائی پین میں تیل گرم کر لیں۔ اب آلو کے ہر ٹکڑے کو پھینٹے ہوئے بیسن میں ڈبو کر پکوڑوں کی طرح فرائی کر لیں۔ ٹماٹو کیچپ کے ساتھ گرما گرم کھائیں۔

گوشت کے دہی بڑے

اجزاء: قیمہ تین سو گرام، بریڈ کرمز چار کھانے کے چمچے، گرم مصالحہ آدھا چائے کا چمچ، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، پسی لال مرچ ایک چائے کا چمچ، ادرک لہسن ایک چائے کا چمچ، ہرا دھنیا دو کھانے کے چمچے، پودینہ ایک کھانے کا چمچ، پھینٹی ہوئی دہی ایک کلو، کٹی لال مرچ آدھا چائے کا چمچ، نمک ایک چائے کا چمچ، بھنا اور پسا زیرہ ایک چائے کا چمچ، بھنی اور پسی سونف آدھا چائے کا چمچ۔

ترکیب: قیمے کو بریڈ کرمز کے ساتھ مکس کر کے چوپر میں چوپ لیں۔ اب تمام مصالحے، ہرا دھنیا اور پودینہ مکس کریں۔ پھر اس کے پتلے کباب بنا کر گرم تیل میں فرائی کر لیں۔ اب دہی میں نمک شامل کر کے بیٹ کریں اور کباب کے اوپر ڈالیں۔ آخر میں کباب کو کٹی لال مرچ، زیرہ، سونف اور ہرے دھنیے سے گارنش کر کے سرو کریں۔

سادہ چکن سالن

اجزاء: چکن ایک کلو، ادرک لہسن کا پیسٹ دو کھانے کے چمچے، پیاز دو ڈلی، ہری مرچ دس سے بارہ عدد، دھنیہ پودینہ ایک ایک گڈی، ثابت گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، دہی ایک کپ، گھی ایک کپ۔

ترکیب: چکن میں دہی اور نمک ملا کر رکھ دیں پیاز فرائی کر کے چورا کر لیں ہری دھنیا پودینہ پیس لیں گھی میں ثابت گرم مصالحہ ڈالیں اور تمام مصالحے ڈال کر دو منٹ بھونیں پھر دہی لگی چکن ڈال کر پندرہ منٹ بغیر پانی ڈالے دھیمی آنچ پر پکائیں۔

چاکلیٹ آئس کریم

اجزاء: کریم 602 اونس، کنسنڈنسٹ ملک 602 اونس، کوکو پاؤڈر تین چائے کے چمچے، فریش ملک ایک کپ، چینی پسی ہوئی دو چائے کے چمچے، چاکلیٹ چپس آدھا کپ۔

ترکیب: کسی پیالے میں کریم ڈال کر اس کے اندر برف رکھ کر اچھی طرح پھینٹ لیں اب اس میں کنسنڈنسٹ ملک، چینی، کوکو پاؤڈر ڈال کر مزید تین منٹ پھینٹ لیں اب اس میں چاکلیٹ چپس ڈال کر چمچ سے فولڈ کر لیں اور کسی پلاسٹک کے برتن میں ڈال کر فریزر میں چار سے پانچ گھنٹے کے لئے جمنے دیں۔

☆ لہسن کھانے کا اہم جزو ہے۔ اس کے بغیر کھانے کا مزہ ادھورا رہتا ہے۔ لہسن کئی بیماریوں خاص کر دل کے امراض سے بچاؤ فراہم کرتا ہے۔ لہسن کے استعمال سے جسم موسمی اثرات سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس میں قدرتی طور پر اینٹی بائیوٹک اجزاء موجود ہوتے ہیں۔

☆ بند گوبھی کو ابالتے وقت اس میں سرکہ ڈال دیا جائے تو بند گوبھی کی بو دور ہو جاتی ہے۔

☆ گیس کے چولہے پر زنگ لگ جائے تو اسی کے تیل میں بھیگا ہوا کپڑا رگڑیں۔ اس سے زنگ صاف ہو جائے گا۔

کان

٭ایک ڈرائیور اپنے کان میں چابی سے خارش کررہا تھا۔ ایک مسافر کافی دیر سے دیکھ رہا تھا۔ پھر بولا: ڈرائیور صاحب آپ اسٹارٹ نہیں ہورہے تو میں دھکا لگاؤں۔

بھلائی

٭ماں نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا یاد رکھنا بیٹا ہم اس دنیا میں لوگوں کی بھلائی کے لیے آئے ہیں۔ بیٹا: امی اور لوگ دنیا میں کیوں آئے ہیں؟

بیس روپے

٭ایک دوست (دوسرے سے) مجھے پچاس روپے ادھار دے دو۔ دوسرا دوست: لیکن میرے پاس صرف تیس روپے ہیں۔ پہلا دوست: لاؤ تیس روپے ہی دے دو۔ بیس روپے تم پر ادھار ہے۔

بھیک

٭لڑکا (فقیر سے) تم بھیک کیوں مانگتے ہو؟ فقیر: تاکہ سخی اور کنجوس کا پتا چل جائے۔

کم عقل

ایک باڑے میں گدھا بھی بند تھا اور مرغ بھی۔ ایک رات اس باڑے میں شیر آگیا۔ شیر کو دیکھتے ہی مرغ نے بانگ دی۔ شیر کی فطرت ہے کہ وہ مرغ کی بانگ سے ڈر جاتا ہے۔ بانگ سنتے ہی شیر بھاگ کھڑا ہوا۔ گدھے نے سوچا کہ شیر اسے دیکھ کر بھاگا ہے۔ یقیناً اس کی شکل پر رعب ہے۔ اس نے مرغ سے اکڑ کر کہا کہ مجھے خطرہ ہے کہ شیر پھر واپس آئے گا اس لیے میں اس کا تعاقب کرکے بہت دور بھگا کر آتا ہوں۔ مرغ گدھے کی کم عقلی پر ہنسا اور گدھا چھلانگ لگا کر باہر نکل گیا۔ اس کے بعد نہ شیر ہی واپس آیا اور نہ گدھا۔

باعث تکلیف

٭مریض نے ڈاکٹر سے کہا: "میری مصنوعی ٹانگ میرے لیے

آلو

٭ایک شخص نے سبزی فروش سے کہا: یہ آلو کیسے دیتے ہو؟ سبزی فروش نے کہا جناب پہلے اٹھا کر ترازو میں تولتا ہوں پھر گاہک کے ہاتھ میں دے دیتا ہوں۔

موٹاپے

٭ڈاکٹر: آپ کے موٹاپے کا ایک ہی حل ہے۔ مریض: وہ کیا۔ ڈاکٹر: آپ روزانہ صرف ایک روٹی کھایا کریں۔ مریض: یہ ایک روٹی کھانے سے پہلے کھانی ہے یا بعد میں؟

مدد

٭ایک شخص نے اپنے دوست کو خط لکھا مجھ کو کچھ روپوں کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ تم میری مدد ضرور کروگے۔ اس کے دوست نے روپے نکال کر میز پر رکھے اور جواب لکھا قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری جیب میں اس وقت ایک روپیہ بھی نہیں ہے۔

بنسیں گائیں

تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے۔" ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گیا اور مریض کو گھورتے ہوئے بولا: "کمال ہے! لکڑی کی مصنوعی ٹانگ تمہارے لئے کیسے تکلیف دہ ثابت ہو سکتی ہے۔" مریض نے سر جھکا کر کہا: "بات دراصل یہ ہے ڈاکٹر صاحب کل میری بیوی نے لکڑی کی یہ ٹانگ میرے سر پر دے ماری تھی۔

احمق

☆انسان زیادہ احمق ہوتے ہیں یا گھوڑے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دوڑ میں بیس گھوڑے حصہ لے رہے ہوں تو اسے دیکھنے کے لئے ہزاروں انسان جمع ہو جاتے ہیں لیکن اگر کسی دوڑ میں بیس انسان حصہ لے رہے ہوں تو اسے دیکھنے کے لئے ایک گھوڑا بھی نہیں آتا۔

نصیحت

☆ماں پریشان ہو کر: "بیٹا! تم آج اس طرح رک رک کر کیوں چل رہے ہو کیا پاؤں میں تکلیف ہے؟" بیٹا (معصومیت سے) "نہیں ماں! میں دادا کی نصیحت پر عمل کر رہا ہوں۔ انہوں نے کل ہی کہا تھا کہ مجھے ابھی سے سوچ سمجھ کر قدم رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔"

آبادی

☆استانی (شاگرد سے): "ملک کی آبادی کتنی ہے؟" شاگرد: "سات کروڑ اور ایک۔" استانی: "بیٹا سات کروڑ تو ٹھیک ہے مگر ایک کہاں سے آیا۔" شاگرد: "آج صبح ہمارے گھر منی پیدا ہوئی ہے۔"

عکس

☆ کچھ چھوٹے چھوٹے بچوں نے کنویں میں جھانک کر دیکھا۔ انہیں اپنا عکس نظر آیا۔ بھاگے بھاگے اپنے دادا کے پاس گئے اور کہنے لگے: "دادا! دادا! کنویں میں جن ہے جو ہمیں ڈرا رہا ہے۔ دادا کنویں کے پاس گئے اور جھانک کر دیکھا تو انہیں اپنا عکس نظر آیا۔ کہنے لگے: "تمہیں شرم نہیں آتی اتنی لمبی داڑھی کے ساتھ بچوں کو ڈراتے ہو۔"

نوکری

☆ شعیب: "سنا ہے یاسر کو بہت اچھی نوکری مل گئی ہے۔" ثاقب: "ہاں وہ بہت اچھے عہدے پر فائز ہو گیا ہے۔ جسے چاہے اوپر پہنچا دے اور جسے چاہے نیچے کر دے۔" شعیب: "ایسی کون سی نوکری ہے؟" ثاقب: "لفٹ مین کی۔"

صفر

☆ پہلا دوست: "میرے پانچ سو روپے آپ کی طرف باقی تھے.. آپ نے صرف پانچ روپے کیوں واپس کیے؟" دوسرا دوست: "آپ نے شاید غور نہیں کیا، میں نے پانچ کے آگے دو صفر لگا دیے ہیں۔"

☆☆☆☆☆☆

ستمبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	آفتاب اقبال محمد صدیق کا رشتہ عائشہ عبدالواحد عبدالستار رودرندے سے طے ہوا	یکم ستمبر 2020ء
2	محمد مصطفیٰ صالح محمد عبدالغفار کھاتانی کا رشتہ بمعہ محمد امین عبدالستار کھاتانی سے طے ہوا	یکم ستمبر 2020ء
3	اسامہ محمد حنیف احمد ڈنڈیا کا رشتہ اسوہ کاشف محمد قاسم دیوان سے طے ہوا	3 ستمبر 2020ء
4	عبدالصمد محمد جنید محمد سلیم سرسروالا کا رشتہ آمنہ عبدالقادر کھاتانی عبدالحبیب جمال سے طے ہوا	3 ستمبر 2020ء
5	عبداللہ مصطفیٰ عبدالرؤف حاجی سلیمان احمد جانگڑا کا رشتہ عائشہ محمد ظفر عیسیٰ کسباتی سے طے ہوا	3 ستمبر 2020ء
6	محمد عاقب محمد حسین عبدالستار کا رشتہ سارہ محمد شعیب عبدالرزاق مون سے طے ہوا	3 ستمبر 2020ء
7	محمد عاقب محمد اقبال عبداللطیف ایدھی کا رشتہ فریحہ اشفاق حسین حاجی ستار وڈالا والا سے طے ہوا	4 ستمبر 2020ء
8	محمد عمیر عبدالمتین عبدالرحمٰن پولانی کا رشتہ حفصہ محمد اشرف پیر محمد دوجکی سے طے ہوا	5 ستمبر 2020ء
9	محمد سلمان وسیم عبدالستار رفلاری کا رشتہ بسمہ محمد اسلم محمد صدیق جانگڑا سے طے ہوا	8 ستمبر 2020ء
10	محمد یحییٰ محمد یوسف محمد قاسم کوزی والا کا رشتہ زینب حبیب جان محمد بالاگام والا سے طے ہوا	8 ستمبر 2020ء
11	سعد محمد شفیع ہاشم درویش کا رشتہ مریم رخسار محمد حنیف عبدالستار ریلوانی سے طے ہوا	10 ستمبر 2020ء
12	محمد طاہر رشید حاجی عثمان کانی والا کا رشتہ آصفہ محمد جعفر حاجی عمر غازی پورہ سے طے ہوا	12 ستمبر 2020ء
13	سعد حماد محمد یعقوب اوجری کا رشتہ ماریہ محمد ذکر حاجی عبدالستار نوتا کیا سے طے ہوا	12 ستمبر 2020ء
14	عمیر محمد ادریس حسن علی بکھائی کا رشتہ آسیہ عبدالغفار عبدالستار پوپٹ پوترا سے طے ہوا	15 ستمبر 2020ء
15	محمد بلال محمد فیصل محمد اقبال اوڈیا کا رشتہ نمرہ محمد سلیم عبدالستار کاپڑیا سے طے ہوا	16 ستمبر 2020ء
16	شایان محمد ندیم حاجی ذکر دیوان کا رشتہ صفا امین عبداللطیف شیرڈی والا سے طے ہوا	16 ستمبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
17	محمد احمد محمد اقبال عبدالستار موسانی کا رشتہ خدیجہ محمد حسین حاجی عبدالرزاق زنظریا سے طے ہوا	17 ستمبر 2020ء
18	عبدالصمد جاوید اقبال عبداللہ بالاگام والا کا رشتہ رخسانہ محمد اشرف حاجی سلیمان کھاتانی سے طے ہوا	18 ستمبر 2020ء
19	محسن احمد اقبال محمد کھاتانی کا رشتہ عمارہ محمد الطاف محمد ہاشم لدھا سے طے ہوا	18 ستمبر 2020ء
20	مدثر علی محمد جنید عبدالستار بھنڈا کا رشتہ ماریہ محمد جاوید حاجی موسیٰ بھنڈا سے طے ہوا	18 ستمبر 2020ء
21	محمد بابر محمد عرفان عبدالغفار موڈی کا رشتہ سدرہ محمد سہیل عبدالعزیز کھاتانی سے طے ہوا	19 ستمبر 2020ء
22	احمد محمد سلیم حاجی سلیمان گیلی کا رشتہ ہما آفتاب احمد دیوان سے طے ہوا	19 ستمبر 2020ء
23	انیس محمد رفیق محمد اسماعیل پوپٹ پوترا کا رشتہ حرا جاوید اقبال عبداللہ بالاگام والا سے طے ہوا	19 ستمبر 2020ء
24	احمد رضا محمد حنیف محمد ہارون باوانی کا رشتہ اسماء دیا اسماعیل ابوبکر گاندھی سے طے ہوا	21 ستمبر 2020ء
25	محمد خرم محمد اسلم نور محمد کھاتانی کا رشتہ صدف گل محمد حاجی جان محمد کاپڑیا سے طے ہوا	21 ستمبر 2020ء
26	عادل علی محمد جاوید محمد اقبال کوڈواوی کا رشتہ حمیرا یونس حاجی عثمان مدینہ والا سے طے ہوا	21 ستمبر 2020ء
27	دانیال محمد سلیم اللہ رکھا بکالی کا رشتہ توبا محمد ابراہیم عبداللطیف کھاتانی سے طے ہوا	22 ستمبر 2020ء
28	سعد محمد علی حبیب بیگا کا رشتہ صفا محمد الطاف محمد اسماعیل خمیسہ سے طے ہوا	22 ستمبر 2020ء
29	ارسلان محمد یوسف صالح محمد جانگڑا کا رشتہ سوہا محمد یاسین عبدالعزیز وکیری والا سے طے ہوا	22 ستمبر 2020ء
30	احمد علی محمد حنیف عبدالعزیز واگیر کا رشتہ اریج جاوید احمد ہارون کھرانی سے طے ہوا	22 ستمبر 2020ء
31	محمد علی انور حاجی عبدالرحمن بالاگام والا کا رشتہ اریبہ محمد عثمان حاجی محمد یوسف لوڈھا والا سے طے ہوا	23 ستمبر 2020ء
32	محمد انس عبدالقادر عبدالستار رورویش کا رشتہ ماہین حمزہ غلام حسین سوریا سے طے ہوا	23 ستمبر 2020ء
33	محمد مبشر محمد حنیف حاجی محمد اسماعیل ایدھی کا رشتہ رمشا محمد فاروق عبداللہ دھوکا سے طے ہوا	24 ستمبر 2020ء
34	محمد فرقان محمد اشرف ولی محمد دیوان کا رشتہ دریشا محمد فاروق عبداللہ دھوکا سے طے ہوا	24 ستمبر 2020ء
35	عبداللہ سہیل حبیب میسیا کا رشتہ حبیبا محمد شہزاد محمد صدیق گنگ سے طے ہوا	25 ستمبر 2020ء
36	فرقان محمد یوسف عبدالستار رتولہ کا رشتہ انیلا ایاز عبدالجبار سلیمان طیب کھاتانی سے طے ہوا	26 ستمبر 2020ء
37	زین العابدین عبدالرؤف عبدالرزاق کاپڑیا کا رشتہ سمیعہ محمد سلیم حاجی حسین کسباتی سے طے ہوا	28 ستمبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
38	نویدا با حسین محمد عمر حتی والا کا رشتہ ثمن محمد زبیر عثمان سوجرا سے طے ہوا	28 ستمبر 2020ء
39	جنید مجید محمد صدیق بھرم چاری کا رشتہ آمنہ محمد نعیم اسماعیل کھاتانی سے طے ہوا	28 ستمبر 2020ء
40	حماد ولی محمد عبدالستار رابڈیا کا رشتہ رمشا امین عبدالغفار باولہ سے طے ہوا	29 ستمبر 2020ء
41	شہروز محمد رفیق محمد اسماعیل پولانی کا رشتہ حاجرہ محمد توصیف محمد رفیق ایدھی سے طے ہوا	29 ستمبر 2020ء
42	محمد عمان محمد شعیب حاجی یوسف نی نی کا رشتہ دعا عبدالوحید محمد صدیق کسباتی سے طے ہوا	30 ستمبر 2020ء

ناول کورونا وائرس وباء سے اپنا بچاؤ اور احتیاط کریں

بانٹوا میمن جماعت آفس میں تشریف لانے والوں (مرد اور خواتین) کے لئے

ضروری گزارش

موجودہ ناول کورونا وائرس وباء کے باعث ہم سب کو احتیاط کرنا لازمی ہے۔ جماعت کے معزز عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے ہدایت کی جاتی ہے۔ جماعت کے دفتر میں داخلہ کی اجازت فیملی کے ایک فرد کو ہے اور بچوں کا داخلہ سخت منع ہے۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ اس نے ماسک پہنا ہو اور ہاتھوں کو Sanitizer کر کے دفتر میں داخل ہوں۔ دوسری بات یہ کہ خواتین اپنے مرحومین کے گھر "سوئم۔ قرآن خوانی" میں جانے کے بعد وہاں فاصلہ رکھیں اور ماسک پہن کر شرکت کریں۔ احتیاط بے حد ضروری ہے۔

نیک خواہشات

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

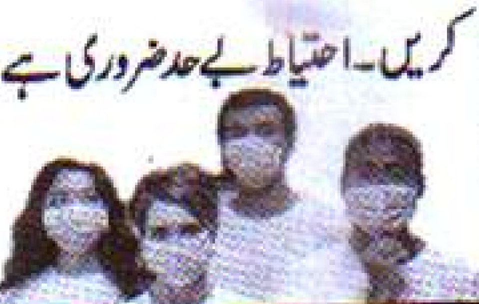

جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے
(شادی خانہ آبادی)

ستمبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	محمد صادق محمد اسلم موسیٰ کسباتی کی شادی مصباح عامر محمد انور بھوری سے ہوئی	4 ستمبر 2020ء
2	ولید امان اللہ محمد احمد جانگڑا کی شادی عائشہ آصف جان محمد ایدھی سے ہوئی	4 ستمبر 2020ء
3	محمد فواد محمد سلیم ابا عمر کھڑیا والا کی شادی دانیہ ایس رشید نسیم الدین سے ہوئی	4 ستمبر 2020ء
4	احمد محمد آصف عبدالغفار بھنگڑا کی شادی نیہا محمد جنید ہارون کندوئی سے ہوئی	4 ستمبر 2020ء
5	عثمان محمد حنیف اسماعیل کوڈواوی کی شادی رمشا محمد ریحان محمد اشرف سے ہوئی	2 ستمبر 2020ء
6	محمد اویس اشفاق ہاشم دھاروا ڈوالا کی شادی صفا محمد اشفاق عبدالستار سلاٹ سے ہوئی	5 ستمبر 2020ء
7	احمد محمد رفیق محمد صدیق چھنی کی شادی مریم داؤد جان محمد کاپڑیا سے ہوئی	10 ستمبر 2020ء
8	طلحہ رفیق جان محمد سانڈھیا والا کی شادی عائشہ محمد آصف عبدالکریم بھابھا سے ہوئی	6 ستمبر 2020ء
9	شہروز محمد سلیم محمد صدیق سورتی کی شادی نمرہ آصف عبدالعزیز دھوان سے ہوئی	13 ستمبر 2020ء
10	حافظ بلال حاجی محمد جاوید حبیب ایدھی کی شادی انعم عبدالعزیز عبدالغفار ساورا سے ہوئی	10 ستمبر 2020ء
11	مزمل انیس احمد عبدالستار کھڑیا والا کی شادی مصباح بانو محمد یاسین عبدالرزاق کسباتی سے ہوئی	11 ستمبر 2020ء
12	حارث محمد آصف عبدالعزیز گیری کی شادی زاہدہ نظام محمد ادریس پوچی سے ہوئی	27 ستمبر 2020ء
13	ریحان محمد زبیر محمد صدیق چھنی کی شادی سارہ عبدالجبار محمد طیب دوجکی سے ہوئی	17 ستمبر 2020ء
14	سمیر محمد اقبال عبدالستار سلاٹ کی شادی مہک محمد کاشف جان محمد لاکھانی سے ہوئی	25 ستمبر 2020ء

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

ستمبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	حارث محمد آصف عبدالعزیز گیری کا رشتہ زاہدہ نظام محمد ادریس پوچی سے طے ہوا	2 ستمبر 2020ء
2	حنظلہ محمد رضوان صالح محمد کوچھن والا کا رشتہ حدیبیہ محمد جاوید عثمان سے طے ہوا	2 ستمبر 2020ء
3	محمد سہیل جاوید یونس لدھا کا رشتہ مریم محمد اقبال عبدالغنی سے طے ہوا	3 ستمبر 2020ء
4	محمد یونس محمد طفیل حاجی عیسیٰ بالاری کا رشتہ مریم محمد جاوید زکریا لودھکا سے طے ہوا	4 ستمبر 2020ء
5	محمد فاروق امان اللہ حبیب بھوت کا رشتہ امبر محمد یوسف عبدالشکور کا چھیا سے طے ہوا	7 ستمبر 2020ء
6	بلال احمد ریاض احمد محمد صدیق جانگڑا کا رشتہ ماہین عبدالرحمن عبدالعزیز پالی سے طے ہوا	9 ستمبر 2020ء
7	محمد سلمان محمد صدیق عبدالعزیز گاندھی کا رشتہ زینب حاجی ہاشم عبدالستار پٹیل سے طے ہوا	12 ستمبر 2020ء
8	محمد معین سلیم اباعمر احمد کھنڑیا والا کا رشتہ زاہدہ محمد اشرف ابوبکر سے طے ہوا	15 ستمبر 2020ء
9	محمد صدیق محمد شبیر محمد صدیق سورتی کا رشتہ آمنہ محمد آصف محمد صدیق دیوان سے طے ہوا	21 ستمبر 2070ء
10	بلال احمد محمد سلیم جان محمد کسباتی کا رشتہ عائشہ محمد شاہد محمد یونس جالیا والا سے طے ہوا	21 ستمبر 2020ء
11	علی شاہ محمد جاوید عبدالستار دیوان کا رشتہ انعم محمد سلیم محمد قاسم سے طے ہوا	25 ستمبر 2020ء
12	حماد محمد فیصل حاجی اقبال تھاپلا والا کا رشتہ اقرا احمد شاہ محمد سوریا سے طے ہوا	26 ستمبر 2020ء

منگنی مبارک

محمد فہد محمد اقبال سلیمان افیمن والا کا رشتہ ارج محمد غیاث الدین قطب الدین شیخ سے طے ہوا — 18 جنوری 2020ء

☆---Muhammad Fahad Muhammad Iqbal Suleman Afinwala 18-01-2020

with Eraj Muhammad Ghayasudin Qutubdin Sheikh

کچی منگنی

ستمبر 2020ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ
1	بازش محمد عارف عبدالرزاق لی لی کا رشتہ عشرت فاطمہ محمد سعید اختر اکبر علی بھٹی جٹ سے طے ہوا	15 ستمبر 2020ء
2	بلال غلام حسین محمد صدیق رابڈیا کا رشتہ نمل محمد اسلم محمد یوسف شیدی سے طے ہوا	19 ستمبر 2020ء
3	محمد شیخ فیصل محمد مصطفیٰ محمد شاہد کا رشتہ اقرا احمد اسماعیل ابا عمر کاپڑیا سے طے ہوا	2 ستمبر 2020ء
4	عمران خان محمد رفیق محمد فرید اعوان کا رشتہ عائشہ شکیل احمد محمد اقبال کندوئی سے طے ہوا	12 ستمبر 2020ء
5	سعد مشتاق احمد فرزند علی مرزا کا رشتہ حدیقہ محمد عمران ابا حسین مودی سے طے ہوا	15 ستمبر 2020ء
6	غلام مصطفیٰ زاہد احمد منا قریشی کا رشتہ فریحہ اشفاق حسین حاجی عبدالستار روڈا والا سے طے ہوا	22 ستمبر 2020ء

منگنی مبارک

☆ محمد حسنین محمد رفیق عبدالستار موتی کا رشتہ شفا الطاف محمد سکھیا سے طے ہوا — 18 جون 2020ء

☆ Muhammad Husnain Muhammad Rafiq Abdul Sattar Moti — 18-06-2020
with Shifa Altaf Muhammad Sakhia

ضروری التماس

بانٹوا میمن برادری کے وہ افراد جن کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ ادارے کے آرٹیکل کی شق نمبر 3 کے تحت لائف ممبر شپ حاصل کرسکتے ہیں۔ خیال رہے کہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے مختلف شعبوں سے مستفید ہونے کے لئے آپ کا لائف ممبر ہونا لازمی ہیں۔

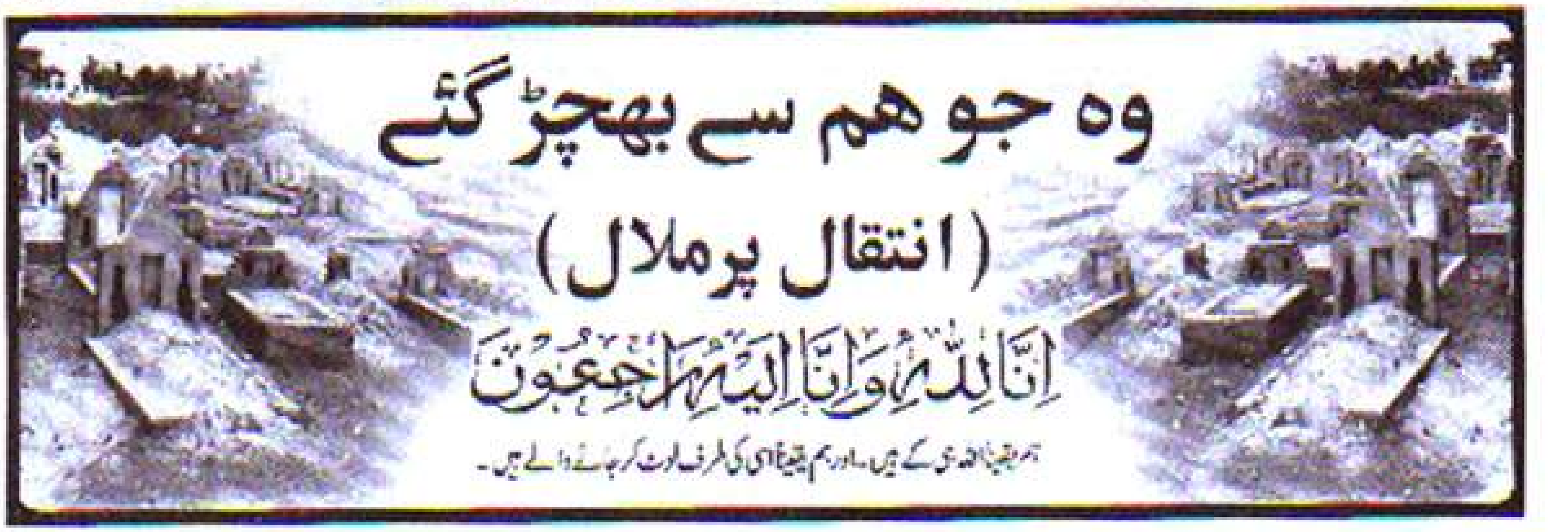

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ

یکم ستمبر 2020ء ۔۔۔ 30 ستمبر 2020ء

ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے "شعبہ تجہیز و تکفین" کے اندراج کے مطابق شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	یکم ستمبر 2020ء	زہرہ احمد زوجہ عبدالستار بھنگڑا	71 سال
-2	یکم ستمبر 2020ء	زبیدہ سلیمان مجرم چارنی زوجہ موسیٰ مدراس والا	90 سال
-3	3 ستمبر 2020ء	خیر النساء آدم عثمان لی لی زوجہ یوسف کھنڈا	65 سال
-4	4 ستمبر 2020ء	امان اللہ محمد صدیق موں	79 سال
-5	4 ستمبر 2020ء	محمد بشیر رحمت اللہ حاتانی	65 سال
-6	4 ستمبر 2020ء	سارہ بائی اسماعیل شریف بلوانی زوجہ حاجی عبدالستار اسماعیل ڈنڈیا	85 سال
-7	7 ستمبر 2020ء	زہرہ حاجی محمد ہنگھیرا زوجہ ابو علی	80 سال
-8	7 ستمبر 2020ء	حاجی حنیف حبیب دوبجو	67 سال
-9	8 ستمبر 2020ء	زہرہ یوسف غنی پوپٹ پوترا زوجہ ابوبکر پوپٹ پوترا	80 سال
-10	9 ستمبر 2020ء	فرزانہ عبدالرزاق کھاتی زوجہ لیاقت لوڈھوادی	63 سال
-11	9 ستمبر 2020ء	یوسف اللہ رکھا کاپڑیا	85 سال
-12	10 ستمبر 2020ء	محمد ادریس حاجی سلیمان کسباتی	72 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
13-	11 ستمبر 2020ء	محمد اقبال محمد حمید اللہ ٹوگن	66سال
14-	11 ستمبر 2020ء	روبینہ حاجی جان محمد مائے منی زوجہ شفیق احمد	56سال
15-	12 ستمبر 2020ء	عبدالرزاق عبداللہ آموزی ماموڑی	65سال
16-	12 ستمبر 2020ء	محمد حنیف عبدالعزیز جھنڈیا	67سال
17-	12 ستمبر 2020ء	حنیف عبدالستار پولانی	65سال
18-	13 ستمبر 2020ء	نسیمہ ہاشم اسماعیل عاربی زوجہ محمد اقبال موسانی	63سال
19-	15 ستمبر 2020ء	ابوبکر اسماعیل قاسم بھیریا	60سال
20-	16 ستمبر 2020ء	جابر ہارون لدھا	60سال
21-	17 ستمبر 2020ء	جمیلہ جان محمد کسباتی زوجہ عبدالمجید اڈوانی	64سال
22-	17 ستمبر 2020ء	عمر عبدالرحمن موسانی	86سال
23-	18 ستمبر 2020ء	رقیہ رحمت اللہ کاپڑیا زوجہ عبدالستار رمنانی	84سال
24-	19 ستمبر 2020ء	محمد صدیق عبدالستار کھانانی	70سال
25-	19 ستمبر 2020ء	حاجی عبدالعزیز حاجی طیب پارکھ	70سال
26-	20 ستمبر 2020ء	عبدالرزاق طیب کسباتی	82سال
27-	22 ستمبر 2020ء	زہرہ رحمت اللہ گیری زوجہ ابوبکر کھانانی	80سال
28-	24 ستمبر 2020ء	امینہ عبداللہ جنگڑا زوجہ ابا عمر حبیب بجوری	87سال
29-	25 ستمبر 2020ء	کبریٰ جان محمد کاپڑیا زوجہ محمد حسین کاپڑیا	75سال
30-	25 ستمبر 2020ء	فائزہ جابر درویش زوجہ محمد تابش مرسانی	37سال
31-	26 ستمبر 2020ء	سلیمہ عبداللطیف سوجرا زوجہ عبدالوہاب سوجرا	35سال
32-	27 ستمبر 2020ء	محمد یوسف عبدالرحمن کھانانی	63سال
33-	27 ستمبر 2020ء	محمد یوسف طیب عبدالشکور ٹکروالا	56سال
34-	28 ستمبر 2020ء	حاجی محمد جاوید حاجی حبیب چانگڑا	55سال
35-	28 ستمبر 2020ء	زہرہ آدم موسانی زوجہ عثمان موسانی	82سال
36-	30 ستمبر 2020ء	فریدہ جان محمد زوجہ داؤد جان محمد	85سال
37-	30 ستمبر 2020ء	محمد سراج محمد یونس کسباتی	46سال

S.No.	Date	Name	Age
17	12-09-2020	Hanif Abdul Sattar Polani	65 years
18	13-09-2020	Nasima Hashim Ismail Aarbi w/o. Muhammad Iqbal Moosani	63 years
19	15-09-2020	AbuBaker Ismail Kasam Beria	60 years
20	16-09-2020	Jabir Haroon Ladha	60 years
21	17-09-2020	Jamila Jan Muhammad Kasbati w/o. Abdul Majeed Advani	64 years
22	17-09-2020	Umer Abdul Rehman Moosani	86 years
23	18-09-2020	Ruqaya Rehmatullah Kapadia w/o. Abdul Sattar Manai	84 years
24	19-09-2020	Muhammad Siddiq Abdul Sattar Khanani	70 years
25	19-09-2020	Haji Abdul Aziz Haji Tayyab Parekh	70 years
26	20-09-2020	Abdul Razzak Tayyab Kasbati	82 years
27	22-09-2020	Zohra Rehmatullah Giri w/o. AbuBaker Khanani	80 years
28	24-09-2020	Amina Abdullah Jangda w/o. Aba Umer Habib Bhuri	87 years
29	25-09-2020	Kubra Jan Muhammad Kapadia w/o. Muhammad Hussain Kapadia	75 years
30	25-09-2020	Faiza Jabbar Durvesh w/o. Muhammad Tabish Moosani	37 years
31	26-09-2020	Salima Abdul Latif Sojra w/o. Abdul Wahab Sojra	35 years
32	27-09-2020	Muhammad Yousuf Abdul Rehman Khanani	63 years
33	27-09-2020	Muhammad Yousuf Tayyab Abdul Shakoor Tikerwala	56 years
34	28-09-2020	Haji Muhammad Jawed Haji Habib Jangda	55 years
35	28-09-2020	Zohra Adam Moosani w/o. Usman Moosani	82 years
36	30-09-2020	Farida Jan Muhammad w/o. Dawood Jan Muhammad	85 years
37	30-09-2020	Muhammad Siraj Muhammad Younus Kasbati	46 years

Printed at: **Muhammed Ali — City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email: donate@bmjr.net

1st September to 30th September 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-09-2020	Zohra Ahmed w/o. Abdul Sattar Bhangda	71 years
2	01-09-2020	Zubeda Suleman Bharamchan w/o. Moosa Madraswala	90 years
3	03-09-2020	Khairun-nisa Adam Usman Nini w/o. Yousuf Bhalda	65 years
4	04-09-2020	Amanullah Muhammad Siddiq Moon	79 years
5	04-09-2020	Muhammad Bashir Rehmatullah Khanani	65 years
6	04-09-2020	Sara Bai Ismail Sharif Bilwani w/o. Haji Abdul Sattar Ismail Dandia	85 years
7	07-09-2020	Zohra Haji Muhammad Pankhida w/o. Aba Ali	80 years
8	07-09-2020	Haji Hanif Habib Dojki	67 years
9	08-09-2020	Zohra Yousuf Ghani Popatpotra w/o. AbuBaker Popatpotra	80 years
10	09-09-2020	Farzana Abdul Razzak Khanani w/o. Liaquat Kodvavi	53 years
11	09-09-2020	Yousuf Allahrakha Kapadia	85 years
12	10-09-2020	Muhammad Idrees Haji Suleman Kasbati	72 years
13	11-09-2020	Muhammad Iqbal Muhammad Hamidullah Gogan	66 years
14	11-09-2020	Rubina Haji Jan Muhammad Maimini w/o. Atiq Ahmed	56 years
15	12-09-2020	Abdul Razzak Abdullah Amodi Mamodi	65 years
16	12-09-2020	Muhammad Hanif Abdul Aziz Jhandia	67 years

Engagement

SEPTEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Aftab Iqbal Muhammad Siddiq with Aisha Abdul Wahid Abdul Sattar Varind	01-09-2020
2	☆.....Muhammad Mustafa Saleh Muhammad Abdul Ghaffar Khanani with Nida Muhammad Amin Abdul Sattar Khanani	01-09-2020
3	☆.....Usama Muhammad Hanif Ahmed Dandia with Aswa Kashif Muhammad Qasim Diwan	03-09-2020
4	☆.....Abdul Samad Muhammad Junaid Muhammad Saleem Surmawala with Amna Abdul Qadir Khanani Abdul Habib Jamal	03-09-2020
5	☆.....Abdullah Mustafa Abdul Rauf Haji Suleman Ahmed Jangda with Aisha Muhammad Zafar Essa Kasbati	03-09-2020
6	☆.....Muhammad Aqib Muhammad Hussain Abdul Sattar with Sara Muhammad Shoaib Abdul Razzak Moon	03-09-2020
7	☆.....Muhammad Aqib Muhammad Iqbal Abdul Latif Adhi with Fariha Ashfaq Hussain Haji Sattar Vadalawala	04-09-2020
8	☆.....Muhammad Umair Abdul Mateen Abdul Rehman Polani with Hafsa Muhammad Ashraf Peer Muhammad Dojki	05-09-2020
9	☆.....Muhammad Salman Waseem Abdul Sattar Fuloori with Bisma Muhammad Aslam Muhammad Siddiq Jangda	08-09-2020

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Muhammad Yahya Muhammad Yousuf Muhammad Kassam Kotriwala with Zainab Haseeb Jan Muhammad Balagamwala	08-09-2020
11	☆.....Saad Muhammad Shafi Hashim Durvesh with Marium Rukhsar Muhammad Hanif Abdul Sattar Bilwani	10-09-2020
12	☆.....Muhammad Tahir Rasheed Haji Usman Coffeewala with Asfa Muhammad Jaffar Haji Umer Ghazipura	12-09-2020
13	☆.....Saad Hammad Muhammad Yaqoob Ozri with Maria Muhammad Ziker Haji Abdul Sattar Nautankia	12-09-2020
14	☆.....Umair Muhammad Idrees Hassan Ali Bakhai with Asia Abdul Ghaffar Abdul Sattar Popatpotra	15-09-2020
15	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Faisal Muhammad Iqbal Avedia with Nimra Muhammad Saleem Abdul Sattar Kapadia	16-09-2020
16	☆.....Shayan Muhammad Nadeem Haji Ziker Diwan with Safa Amin Abdul Latif Sherdiwala	16-09-2020
17	☆.....Muhammad Ahmed Muhammad Iqbal Abdul Sattar Moosani with Khadija Muhammad Hussain Haji Abdul Razzak Zandia	17-09-2020
18	☆.....Abdul Samad Jawed Iqbal Abdullah Balagamwala with Rukhsana Muhammad Ashraf Haji Suleman Khanani	18-09-2020
19	☆.....Mohsin Ahmed Iqbal Muhammad Khanani with Ammarah Muhammad Altaf Muhammad Hashim Ladha	18-09-2020
20	☆.....Muddasir Ali Muhammad Junaid Abdul Sattar Bhatda with Maria Muhammad Jawed Haji Moosa Bhatda	18-09-2020
21	☆.....Muhammad Babar Muhammad Irfan Abdul Ghaffar Mundi with Sidra Muhammad Sohail Abdul Aziz Khanani	19-09-2020

S.NO	NAMES	DATE
22	☆.....Ahmed Muhammad Saleem Haji Suleman Gheli with Hamna Aftab Ahmed Diwan	19-09-2020
23	☆.....Anees Muhammad Rafiq Muhammad Ismail Popatpotra with Hira Jawed Iqbal Abdullah Balagamwala	19-09-2020
24	☆.....Ahmed Raza Muhammad Hanif Muhammad Haroon Bawani with Asmavia Ismail AbuBaker Gandhi	21-09-2020
25	☆.....Muhammad Khurram Muhammad Aslam Noor Muhammad Khanani with Sadaf Gul Muhammad Haji Jan Muhammad Kapadia	21-09-2020
26	☆.....Adil Ali Muhammad Javed Muhammad Iqbal Kodvavi with Humera Younus Haji Usman Madinawala	21-09-2020
27	☆.....Danyal Muhammad Saleem Allah Rakha Bakali with Tooba Muhammad Ibrahim Abdul Latif Khanani	22-09-2020
28	☆.....Saad Muhammad Ali Muhammad Ali Habib Bega with Safa Muhammad Altaf Muhammad Ismail Khamisa	22-09-2020
29	☆.....Arslan Muhammad Yousuf Saleh Muhammad Jangda with Soha Muhammad Yaseen Abdul Aziz Vakriwala	22-09-2020
30	☆.....Ahmed Ali Muhammad Hanif Abdul Aziz Vagher with Areej Jawed Ahmed Haroon Makrani	22-09-2020
31	☆.....Muhammad Ali Anwer Balagamwala with Areeba Muhammad Usman Haji Muhammad Yousuf Lodhawala	23-09-2020
32	☆.....Muhammad Anas Abdul Qadir Abdul Sattar Durvesh with Mahin Hamza Ghulam Hussain Suriya	23-09-2020
33	☆.....Muhammad Mubashir Muhammad Hanif Haji Muhammad Ismail Adhi with Rimsha Muhammad Farooq Abdullah Dhuka	24-09-2020

S.NO	NAMES	DATE
34	☆.....Muhammad Furqan Muhammad Ashraf Wali Muhammad Diwan with Warisha Muhammad Farooq Abdullah Dhuka	24-09-2020
35	☆.....Abdullah Sohail Habib Mesia with Nabiha Muhammad Shehzad Muhammad Siddiq Gung	25-09-2020
36	☆.....Furqan Muhammad Yousuf Abdul Sattar Tola with Anila Ayaz Abdul Jabbar Suleman Tayyab Khanani	26-09-2020
37	☆.....Zain-ul-Abideen Abdul Rauf Abdul Razzak Kapadia with Sumaiya Muhammad Salim Haji Hussain Kasbati	28-09-2020
38	☆.....Naveed Aba Hussain Muhammad Umer Mitiwala with Suman Muhammad Zubair Usman Sojra	28-09-2020
39	☆.....Junaid Majeed Muhammad Siddiq Bharamchari with Amna Muhammad Naeem Aba Ali Khanani	28-09-2020
40	☆.....Hammad Wali Muhammad Abdul Sattar Rabdia with Ramsha Amin Abdul Ghaffar Badla	29-09-2020
41	☆.....Shehroz Muhammad Rafiq Muhammad Ismail Polani with Hajra Muhammad Tauseef Muhammad Rafiq Adhi	29-09-2020
42	☆.....Muhammad Ibaan Muhammad Shoaib Haji Yousuf Nini with Dua Abdul Waheed Muhammad Siddiq Kasbati	30-09-2020

درخت کی حفاظت کیجیے

درخت آپ کی صحت اور زندگی کی حفاظت کریں گے۔ درخت اگایئے۔

درختوں کو نقصان نہ پہنچایئے۔ یہ ہوا صاف کرتے ہیں، سایہ دیتے ہیں۔

Wedding

SEPTEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Sadiq Muhammad Aslam Moosa Kasbati with Misbah Amir Muhammad Anwar Bhuri	04-09-2020
2	☆.....Waleed Amanullah Muhammad Ahmed Jangda with Aisha Asif Jan Muhammad Adhi	04-09-2020
3	☆.....Muhammad Fawad Muhammad Saleem Aba Umer Khadiawala with Dania S. Rashid Naseemuldin	04-09-2020
4	☆.....Ahmed Muhammad Asif Abdul Ghaffar Bhangda with Neha Muhammad Junaid Haroon Kandhoi	04-09-2020
5	☆.....Usman Muhammad Hanif Ismail Kodvavi with Ramsha Muhammad Rehan Muhammad Ashraf	02-09-2020
6	☆.....Muhammad Owais Ashfaq Hashim Dharwadwala with Safa Muhammad Ashfaque Abdul Sattar Silat	05-09-2020
7	☆.....Ahmed Muhammad Rafiq Muhammad Siddiq Chatni with Mariam Dawood Jan Muhammad Kapadia	10-09-2020
8	☆.....Talha Rafiq Jan Muhammad Sandhiawala with Aisha Muhammad Asif Abdul Karim Bhabha	06-09-2020
9	☆.....Shehroz Muhammad Saleem Muhammad Siddiq Surti with Nimra Asif Abdul Aziz Dhuvav	13-09-2020

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Hafiz Bilal Haji Muhammad Jawed Habib Adhi with Anum Abdul Aziz Abdul Ghaffar Sadra	10-09-2020
11	☆.....Muzammil Anis Ahmed Abdul Sattar Khadiawala with Misbah Bano Muhammad Yaseen Abdul Razzak Kasbati	11-09-2020
12	☆.....Rehan Muhammad Zubair Muhammad Siddiq Chini with Sarah Abdul Jabbar Muhammad Tayyab Dojki	17-09-2020
13	☆.....Sameer Muhammad Iqbal Abdul Sattar Silat with Mehak Muhammad Kashif Jan Muhammad Lakhani	25-09-2020
14	☆.....Haris Asif Muhammad Asif Abdul Aziz Giri with Zahida Nizam Muhammad Idrees Pochi	27-09-2020

گجراتی زبان کے ممتاز اور صف اول کے قلمکار، کالم نویس اور شاعر اور کئی کتابوں کے مصنف

جناب محمد یعقوب کلوڈی عرف منشی دھوراجوی کی شریک حیات

محترمہ زبیدہ خاتون زوجہ محمد یعقوب کلوڈی عرف منشی دھوراجوی کی غم انگیز رحلت

گجراتی زبان کے ممتاز اور صف اول کے قلمکار، کالم نویس، شاعر اور کئی کتابوں کے مصنف جناب محمد یعقوب کلوڈی عرف منشی دھوراجوی کی شریک حیات محترمہ حاجیانی زبیدہ خاتون مختصر علالت کے بعد 16 ستمبر 2020ء کو دار الفانی سے کوچ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین میں دوست احباب اور عزیز و اقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی سوئم 17 ستمبر 2020ء کو بعد نماز مغرب تا عشاء نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ میں رکھا گیا تھا جس میں دھوراجی میمن برادری، گجراتی برادری، ادباء، شعراء، دوست احباب اور عزیز و اقارب کی بڑی تعداد نے سوئم (قرآن خوانی) میں شریک ہوئی۔ بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مرحومہ حاجیانی زبیدہ خاتون کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، دوست احباب اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)

بانٹوا میمن برادری کے بچوں کا رشتہ دیگر برادری میں طے ہوا

SEPTEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Haris Asif Muhammad Asif Abdul Aziz Giri with Zahida Nizam Muhammad Idrees Pochi	02-09-2020
2	☆.....Hanzala Muhammad Rizwan Saleh Muhammad Cochinwala with Hudaibiya Muhammad Jawed Usman	02-09-2020
3	☆.....Muhammad Sohail Jawed Younus Ladha with Mariam Muhammad Iqbal Abdul Ghani	03-09-2020
4	☆.....Muhammad Younus Muhammad Tufail Haji Essa (Younus) Halari with Mariam Muhammad Jawed Zakaria Lodhka	04-09-2020
5	☆.....Muhammad Farooq Amanullah Habib Bhoot with Amber Muhammad Yousuf Abdul Shakoor Kachaliya	07-09-2020
6	☆.....Bilal Ahmed Riaz Ahmed Muhammad Siddiq Jangda with Mahin Abdul Rehman Abdul Aziz Pali	09-09-2020
7	☆.....Muhammad Salman Muhammad Siddiq Abdul Aziz Gandhi with Zainab Haji Hashim Abdul Sattar Patel	12-09-2020
8	☆.....Muhammad Moin Saleem Aba Umer Ahmed Khadiawala with Zahida Muhammad Ashraf AbuBaker	15-09-2020
9	☆.....Muhammad Siddiq M. Shabbir M. Siddiq Surti with Amna M. Asif M. Siddiq Diwan	21-09-2020

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Bilal Ahmed Muhammad Saleem Jan Muhammad Kasbati with Aisha Muhammad Shahid Muhammad Younus Jaliawala	21-09-2020
11	☆......Ali Shah Muhammad Jawed Abdul Sattar Diwan with Anum Muhammad Saleem Muhammad Qasim	25-09-2020
12	☆......Hammad Muhammad Faisal Haji Iqbal Thaplawala with Iqra Ahmed Shah Muhammad Suriya	26-09-2020

کچی منگنی

SEPTEMBER 2020

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Bazish Muhammad Arif Abdul Razzak Nini with Ishrat Fatima Muhammad Saeed Akhtar Akber Ali Bhati Jat	15-09-2020
2	☆......Bilal Ghulam Hussain Muhammad Siddiq Rabdia with Namal Muhammad Aslam Muhammad Yousuf Shidi	19-09-2020
3	☆......Muhammad Shaikh Faisal Muhammad Mustafa Muhammad Shahid with Iqra Muhammad Ismail Aba Umer Kapadia	02-09-2020
4	☆......Imran Khan Muhammad Rafiq Muhammad Fareed Aiwan with Aisha Shakeel Ahmed Muhammad Iqbal Kandhoi	12-09-2020
5	☆......Saad Mushtaq Ahmed Farzand Ali Mirza with Hadiqa Muhammad Irfan Aba Hussain Modi	15-09-2020
6	☆......Ghulam Mustafa Zahid Ahmed Munna Qureshi with Fariha Ashfaq Hussain Haji Abdul Sattar Wadalawala	22-09-2020

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia
Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

October 2020 Rabi-ul-Awal 1442 Hijri - Year 66 - Issue 10 - Price 50 Rupees

એક ખુદા છે

હસનઅલી હિલાલ (મર્હુમ)

ઈબાદતને લાયક ફકત એક ખુદા છે
દયાળુ છે, એની બધા પર દયા છે

છે અજરા અમર એની ઝાતે મુબારક
અને બાકી જે કૈં છે સઘળુ ફના છે

નથી રાખતો એ તમા કોઈની પણ
છતાં સઘળી ખલ્કતને એની તમા છે

ફકત એની હસ્તી બધે બધ છે વ્યાપક
ને એના જ તાબે ગગન ને ધરા છે

બધી વસ્તુ છે એની ઈચ્છાને આધીન
ને એના ઈશારે આ ચાલે હવા છે

ચમન, સૂર્ય-તારા શશી વન કે દરિયા
બતાવો તો એના વિના કઈ જગા છે

એ ચાહે તો અદના બને પળમાં આલા
એ આલાને પળમાં બનાવે ગદા છે

'હિલાલ' એની તારીફ કર રાત દિવસ
રજે રજ કરે જેની હમ્દો સના છે

રહેબર તો આપ છો

બિલાલ મેમન (મર્હુમ)

ઉમ્મી લકબ છો ઈલ્મના સાગર તો આપ છો
અલ્લાહના હબીબ છો-દિલબર તો આપ છો
બહેતર બધાયે નબીઓ છે રબ તણા નિશંક
સવ બહેતરોમાં સર્વથી બહેતર ત ો આપ છો

શાહોથી આલાતર છે ગુલામે નબી જગે
એ ભાગ્યશાળીઓ તણા સરવર તો આપ છો
આદમથી લઈને ઈસા સુધીના નબી બધા
સ્વીકારે છે એ વાત કે રહેબર તો આપ છો

ગારે હિરાના ભાગ્યે કદમ આવ્યા આપના
ચમકાવનારા એના મુકદ્દર તો આપ છો
ઉમ્મતને રાહ ચીંધી અમલ ખુદ કરી-કરી
પથસ્થ ન ભટકે જેના એ રહેબર તો આપ છો

'મા આઈશા'એ આપની એ તૂલના કરી
કુરઆં ના શબ્દ-શબ્દ બરાબર તો આપ છો
બખ્શે ગુનાહગારોને આવે જે દ્વાર પર

મુક્તિની આશા આપથી રાખે છે આ 'બિલાલ'
પોકારે કોને શાફએ મહેશર તો આપ છો

આશિકે રસૂલ (સલ્લલ્લાહો અલયહ વસલ્લમ)

એ. જી. દાતારી (મહૂંમ)

આશિકે રસૂલ (સલ્લલ્લાહો અલયહ વસલ્લમ) હઝરત ઓવયસ કરની (રદિ.)ને લોકો પાગલ સમજતા હતા છતાં આપ લોકો માટે કદી બદદુઆ કરતા ન હતા. હઝરત ઈમામ ગઝાલી (રદિ.) ફરમાવે છે કે લોકો ઓવયસ કરની (રદિ.)ને પાગલ ગણાતા હતા તેથી તેઓ ફજરની નમાઝ પહેલાં શહેરમાંથી બહાર ચાલ્યા જતાં અને ઈશાની નમાઝ પછી અંધારે અંધારે શહેરમાં આવી પોતાની માની સેવા-ચાકરી કરતા હતા, છતાં જ્યારે લોકોની નજર તેમના ઉપર પડી જતી તો લોકો ઈંટ, પથ્થર, ઢેફાં વગેરે તેમના ઉપર ફેંકતા હતા ત્યારે આપ બોલતા હતાઃ

"ભાઈઓ ! પથ્થર, ઢેફાં મને માર્યા વગર તમને ચેન ન પડતું હોય તો ભલે મારો, પણ નાની નાની કાંકરીઓ મારો, જેથી મને ઝખ્મ પડે નહિ અને લોહી નીકળે નહિ. કારણ કે લોહી નીકળવાથી મારું વઝુ તૂટી જાય છે. નમાઝ-રોઝા કઝા થાય છે. મને ઝખ્મ થવાનો રંજ નથી પણ ઝખ્મમાંથી લોહી નીકળતા વઝુ તૂટી જવાનો રંજ-ચિંતા થાય છે.

હુઝુર નબીએ કરીમ (સલ્લલ્લાહો અલયહ વસલ્લમ) એ ફરમાવ્યું છે કે 'મારી ઉમ્મતમાં ઓવયસ બિન અબ્દુલ્લાહ (રદિ.) નામે મારો એક દોસ્ત છે એ મગફિરતની દુઆ માંગશે તો રબિઆ અને મોદિર કબીલાવાળાઓની અસંખ્ય બકરીઓ જેટલી અસંખ્ય ગણતરીના માણસો મારી ઉમ્મતમાંથી બખ્શાઈ જશે. (અરબસ્તાનમાં રબિઆ અને મોદિર કબીલાવાળાઓ પાસે ઘણી બકરીઓ હતી જેથી વધારે સંખ્યા બતાવવી હોય તો આ બે કબીલાવાળાઓની બકરીઓનો દાખલો આપવામાં આવતો હતો.) હઝરત ઓવયસ કરની (રદિ.) મુસ્તેજાબુદદઆવત હતા એટલે કે આપની દુઆ જલ્દી કબૂલ થતી હતી. આપની સેવામાં નેક અને બદ બધી જાતના લોકો દુઆ કબુલ કરાવવાને માટે આવતા હતા જેથી કોના માટે દુઆ કરવી અને કોના માટે ન કરવી એ પ્રશ્ન ઊભો થતો હતો. નેક લોકો માટે દુઆ કરવી અને બદ માટે દુઆ ન કરવી એ આપને પસંદ ન હતું, એટલે આપ હંમેશા ગુમનામ અને છૂપી રીતે રહેતા હતા.

હઝરત બિલાલ (રદિ.)

અલ્લામાં શિબ્લી નોમાની (મહૂંમ)

બારગાહે નબવી કે જો મોઅઝઝિન થે બિલાલ
કર ચૂકે થે જો ગુલામી મેં કઈ સાલ બસર

જબ યે ચાહા કે કરે અહદ મદીને મેં કહી
જા કે અન્સારો મુહાજિર સે કહા યે ખુલ કર

'હુ ગુલામ ઈબ્ને ગુલામ, ઔર હબશીઝાદા હું
યે ભી સુન લો કે મેરે પાસ નહીં દવલતો ઝર

ઈન ફઝાયિલ પે મુઝે ખાહિશે તઝવીજ ભી હય
હય કોઈ જીસકો ન હો મેરી કરાબત સે હઝર ?

ગરદનેં ઝૂક કે યે કહેતી થી 'દિલસે મન્ઝુર !'
જીસ તરફ ઉસ હબશીઝાદે કી ઉઠતી થી નઝર

અહદે ફારૂક મેં જિસ દિન કે હુઈ ઉનકી વફાત
યહ કહા હઝરતે ફારૂકને બા દીદયે તર

ઉઠ ગયા આજ ઝમાને સે હમારા આકા !
ઉઠ ગયા આજ નકીબે હશમે પયગમ્બર !

ઈસ મસાવત પે હય મઅશરે ઈસ્લામ કો નાઝ !
ન કે યુરૂપ કી મસાવત, કે ઝુલ્મે અકબર

સીરતે તૈયબા સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ અને આપણી જીંદગી

નસીમ ઉસ્માન
ઓસાવાલા

અલહમ્દોલિલ્લાહ આપણે મુસલમાન છીએ. એક અલ્લાહ અને એક રસૂલે પાક (સ.અ.વ.)ના ઉમ્મતી હોવા પર જેટલો ગર્વ કરીએ એટલો ઓછો છે. આ પાક હસ્તીએ આપણને હંમેશા નેકીનો સબક શીખવ્યો છે. બીજાઓ સાથે નેકી કરવાનો આદેશ આપ્યો છે. ભલાઈના કામોમાં આગળ આવવાની નસીહત ફરમાવી છે. પરંતુ મામલો તેમાં ઉલટો થયો છે. આપણે નબીએ કરીમ સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમના સબકને ભૂલી ગયા છીએ અને નામના અને દેખાવને ખાતર આપણે એવા રસ્તાઓનો ઉપયોગ કરીએ છીએ જે રસૂલે પાક (સ.અ.વ.)ના સબક અને હિદાયતથી બિલ્કુલ વિરૂદ્ધ છે. નબીએ કરીમ (સ.અ.વ.)એ આપેલી હિદાયત અને સબકના રસ્તાઓનો વિરોધ કરી આપણે ન ફકત રસૂલ (સ.અ.વ.)ની શફાઅતથી મેહરૂમ થશું બલ્કે દુનિયા તેમજ આખેરતમાં પણ બેઈઝઝતી આપણુ મુકદ્દર બની જશે. આપણે એક ઈસ્લામી સમાજના સભ્ય છીએ. આપણે આ સમાજમાં દરેક સમયે પછી તે ગમનો પ્રસંગ હોય કે ખુશીનો, સાદગીનો દામન હાથથી છોડવો જોઈએ નહી. હુઝૂરે અકરમ (સ.અ.વ.)મે બતાવેલા રસ્તા ઉપર પોતાની જીંદગીને ચલાવો, બીજાઓને કામ આવો, તેના દુઃખ-દર્દોમાં ભાગીદાર બનો. સાદગી અપનાવો અને બીજાઓને પણ સાદગીનો સબક આપો. બિરાદરીના સખીદિલ લોકો આ કામમાં આગળ આવી પોતાની ભૂમિકા ભજવે. સામાજીક અને લોકઉત્કર્ષ અને ભલાઈના કાર્યોમાં ઉત્સાહભેર ભાગ લે. જરૂરતમંદો, ગરીબો, યતીમો-મીસ્કીનો, લાચાર, મોહતાજો અને બેવાઓની મદદ કરે. આ જ સારા કાર્યો છે. જ્યારે આપણે આ બધા કામો કરી લેશું અને આ પ્રવૃત્તિઓમાં આપણે ભાગીદાર બનશું તો આપણે અને આપણી નવી પેઢી રસૂલે અકરમ (સ.અ.વ.)ની તાલીમ પર અમલ કરીશું. પછી આપણે આશા રાખી શકીએ કે અલ્લાહ રબ્બુલ ઈઝઝત આપણી આ અદના કોશિષો થકી અને રસૂલુલ્લાહ (સ.અ.વ.)ના ઉમ્મતી હોવાના કારણે આપણી બખ્શીશ થઈ શકે. પરંતુ આજે આપણી આસપાસ નજર કરીએ અને આપણા અંતરાત્માને ઝંઝોળીએ તો આ હકીકત આપણી નજર સમક્ષ આવે છે કે અલ્લાહ તઆલાના મેહબૂબ (સ.અ.વ.)એ આપણી ભલાઈ અને સરપરસ્તી માટે જે રસ્તાઓ દેખાડયા છે તેનાથી આપણે દૂર થતા જઈ રહ્યા

છીએ. આપણે હુઝૂર અકરમ (સ.અ.વ.)ની મોહબ્બતના દાવા તો કરીએ પરતુ આપણા અમલ અને કોલથી હુઝૂરે અકરમ (સ.અ.વ.)ના આદેશોને આપણે પીઠ પછવાડે રાખી દીધા છે. આજે જ્યારે આપણી બેટીઓની શાદી કરીએ છીએ ત્યારે ખાતૂને જન્નત ફાતેમા ઝહેરા (રદી.)ની જેમ સાદગી અપનાવતા નથી. પુત્રીઓના માવિત્રો પાસે પાઘડી અને દહેજની ઠીકઠાક રકમ ન હોય તો તે પોતાની પુત્રીઓના હાથ પીળા કરી શકતા નથી. આપણે એ ન સમજીએ કે આપણો આ અમલ જ ગેરઈસ્લામી છે. બલ્કે દરેક પ્રસંગોએ ફુઝુલખર્ચી અને ગેરઈસ્લામી કામોને કરીએ છીએ અને રસૂલે અકરમ (સ.અ.વ.)ના બીજા આદેશોની પણ ખુલ્લેછોગ અવગણના કરીએ છીએ. આપણે અસલમાં કુરિવાજો અને નામનાના રસ્તા ઉપર ચાલી નીકળ્યા છીએ જેના કારણે આપણી સામાજીક સુધારણાની જે પણ કોશિષો પછી તે વ્યક્તિગત હોય કે સામુહિક હોય તેમાં આપણને સફળતા મળતી નથી. આપણે એ વાયદો કરવો જોઈએ કે સીરતે રસૂલ (સ.અ.વ.)ને ફકત બોલવા ખાતર અને દેખાવ ખાતર જ નહી પરંતુ આપણે તેને આપણી જીંદગીમાં અમલી પણ બનાવશું. આવનારો સમય ઘણો જ કઠીન હશે, તે સદીના ચેલેન્જ માટે તૈયાર રહેવાનું છે અને સંજોગો મુજબ આપણે પોતાનામાં એ રીતે ફેરફાર લાવવો પડશે કે આપણું ઈસ્લામી અને સામાજીક જીવનને અસરગ્રસ્ત ન થાય. એનો સૌથી સરળ અને અસરકારક ઉપાય એ છે કે આપણે સાદગી અપનાવીએ, સાદગી વહેંચીએ, અને સાદગીની તબલીગ કરે અને હુઝૂરે અકરમ (સ.અ.વ.)ના આદેશો ઉપર અમલ કરીએ.

મતલબ આપણા અમલની કસોટી છે. આપણે દુનિયામાં જે કંઈ કરીએ છીએ તેને પરખવાનો ઝરીયો સીરતે રસૂલ (સ.અ.વ.) છે. આપણે જે કંઈ પણ કામ કરીએ તો પહેલા જોઈએ કે શુ તે કામ રસૂલે અકરમ (સ.અ.વ.)ના આદેશો મુજબ છે કે નહીં ? કયાંક એવું તો નથી કે સીરતથી અલગ થવાનું કોઈ કારણ તો નથી નીકળતું ? અગર એમ હોય તો આપણે તેને બદલવું પડશે અને આપણી જીંદગીને રસૂલે અકરમ (સ.અ.વ.)ના આદેશો મુજબ ઢાળવી પડશે.

બિરાદરીના મુખપત્ર

માસિક 'મેમણ સમાજ' કરાચી

માં પોતાની જાહેરખબરો આપીને
સહકાર કરે જેથી કરીને બિરાદરીના
મુખપત્રને નાણાંકિય તંગીનો સામનો ન રહે.

બાંટવા મેમણ જમાત (રજી.) કરાચી.

બદરૂદ્દોજા (સ.અ.વ.)નું

બદન મુબારક

'મુનશી' ધોરાજવી

Madina Munawara

કદ: આપ (સ.અ.વ.) મધ્યમ કદમના હતા. બદન કસાયેલું અને મજબૂત હતું. આપ ટોળા વચ્ચે ચાલતાં ત્યારે આપનું કદ તમામ સહાબાઓથી ઊંચું દેખાતું હતું.

ચહેરો: આપ (સ.અ.વ.)નો ચહેરો અત્યંત ખૂબસૂરત, દમામદાર અને તેજસ્વી હતો. કોઈની નજર આપના ચહેરા પર ઠરી શકતી ન હતી. ચહેરો મુબારક થાળી જેવો ગોળ પણ નહીં અને ઈંડા જેવો લંબગોળ પણ નહીં, બલ્કે બંને આકારોની સમતા પ્રદર્શિત કરનારો હતો.

માથું: આપ (સ.અ.વ.)નું માથું બીજા અવયવો પેઠે સુડોળ અને સમતોલ હતું અને જોનારને એકી નજરે ગમી જતું હતું.

કપાળ: આપ (સ.અ.વ.)નું કપાળ સ્વચ્છ, પહોળું અને નૂરથી નીતરતું હતું. આપના વાળની કાળાશને કારણે જ કપાળ પર નજર ઠરી શકતી હતી.

મુખડું: આપ (સ.અ.વ.)નું મુખ મુબારક પહોળું હતું. અરબ કબીલાઓમાં પહોળી મુખમુદ્રા બહાદુરી અને ખુબસુરતીની નિશાની ગણાતી હતી. ગુલાબની મુલાયમ પત્તીઓ જેવા આપના હોઠ મુબારક આપના નૂરાની મુખડાનું વ્યક્તિત્વ ઓર વધારી મુકતા હતા.

વાળ: આપ (સ.અ.વ.)ના વાળ મુબારક એકદમ સીધા પણ ન હતા અને ગુંચવાયેલા પણ ન હતા. અલબત્ત તેમાં દરિયાના મોજાં જેવી રૂપાળી લ્હેરો દેખાતી હોવાથી એ વાળ સ્હેજ વાંકડિયા દેખાતા હતા. આપના વાળની ઝુલ્ફો ખભા સુધી પહોંચી જતી હતી. વાળનો રંગ અંધારી રાત જેવો કાળો હતો. આપ વાળમાં તેલ નાખતા હતા અને તેમાં કાંસકી પણ કરતા હતા.

દાઢી: સરવરે કાએનાત (સ.અ.વ.)ની દાઢી મુબારક ખૂબ ભરાવદાર હતી. દાઢીના વાળ એકદમ કાળા, સુંદર અને નૂરાની હતા. ભરાવદાર દાઢીના કારણે આપના સીના

મુબારકનો ભાગ છૂપાઈ જતો હતો. આપ દાઢી વધારવા અને મૂછો કપાવવાનો હુકમ ફરમાવ્યા કરતા હતા. આપ દાઢીની સફાઈનો કાયમ ખ્યાલ રાખતા હતા અને તેને ચોતરફ ફેલાઈ જઈને ખરાબ લાગે તેવી થવા દેતા ન હતા.

આંખો: આપ (સ.અ.વ.)ની આંખો મોટી મોટી, ચમકદાર અને બેહદ રસીલી હતી. આંખોમાં જે સફેદીનો ભાગ હતો તેમાં લાલ લાલ દોરાઓ દેખાતા હતા. આપની આંખોનો કાળો ભાગ એકદમ કાળો હતો અને સફેદ ભાગ એકદમ સફેદ હતો. તેમાં લાલ શિરાઓ સોહામણી લાગતી હતી. પાંપણો લાંબી લાંબી અને અતિશય આકર્ષક હતી. હઝરત અબુ હુરૈરહ (રદી.) ફરમાવે છે કે આપ (સ.અ.વ.)ની આંખો પૈદાઈશી રીતે સુરમો આંજેલો હોય એવી લાગતી હતી. આપની પાસે એક સુરમાદાની હતી તેમાંથી આપ ત્રણ ત્રણ સલાઈ રાત્રે આંખોમાં લગાડતા હતા.

દાંત: હુઝુરે અકરમ (સ.અ.વ.)ના દાંત મુબારક મોતી જેવા સુંદર, ચમકદાર અને સ્વચ્છ હતા. આગળના ઉપલા બે દાંત અને નીચલા બે દાંત થોડા થોડા ખુલ્લા હતા. આપ જ્યારે હસતા તો એવું લાગતું જાણે વિજળીનો ચમકાર થઈ રહ્યો છે. આપ વાત કરતા ત્યારે આપના દાંતમાંથી નૂર ઝળકતું હતું. આપ ફરમાવતા કે મારી ઉમ્મતની તકલીફનો ખ્યાલ ન હોતે તો હું મિસ્વાકને ફરજીયાત ઠેરવી દેત.

નાક: આપ (સ.અ.વ.)નું નાક મુબારક લાંબુ, પાતળુ અને સમતુલા સાથે બુલંદ હતું. તેના ઉપર નૂરની છાયા છવાયેલી રહેતી હતી. હદીસોમાં આપના નાક મુબારકના વર્ણન સંબંધમાં 'અકનિલ કરનૈન' અને 'અશ્મ' જેવા શબ્દનો ઉપયોગ થયો છે જેનો અર્થ એવું નાક થાય છે જે લાંબુ, પાતળું, નરમ અને બુલંદ હોય અને વચલો ભાગ સહેજ ઉપસેલો હોય. આ પ્રકારે આપ (સ.અ.વ.)નું નાક બેહદ નમણું, સુંદર, ખૂબસૂરત અને નૂરાની હતું.

કાન: હઝરત અબુ હુરૈરહ (રદી.)ની રિવાયતથી સાબિત થાય છે કે આપના બંને કાન મુબારક રૂપાળા, સુંદર અને ખોડખાંપણ વગરના હતા અને આપ (સ.અ.વ.) કાનની સફાઈનો પણ ખૂબજ ખ્યાલ રાખતા હતા.

ગરદન: તાજદારે મદીના (સ.અ.વ.)ની ગરદન મુબારક બેહદ નયનરમ્ય અને લંબાઈ–જાડાઈમાં સમતોલ હતી. એનું રૂપ અને નૂર એવું હતું કે પાછળથી એ ચાંદીમાંથી બનાવેલી હોય એમ દેખાતું હતું. હઝરત બીબી ઉમ્મે મઅબદ (રદી.) કહે છે કે આપ (સ.અ.વ.)ની ગરદન મુબારકની બુલંદી એવી સુડોળ હતી કે ચાંદીની સુરાહી સમાન દેખાતી હતી.

હાથ: આપ (સ.અ.વ.)ની હથેળીઓ પહોળી અને માંસલ હતી અને રેશમથી વધુ નરમ અને સુંવાળી હતી. આપની મુબારક આંગળીઓ લાંબી, દેખાવડી અને સીધી

હતી. આપના હાથ મુબારકમાંથી કાયમ કસ્તુરી જેવી ખુશ્બુ પ્રસારીત થતી હતી. હઝરત અબુ હુજયફતહ (રદી.) ફરમાવે છે કે મેં એકવાર હુઝૂર (સ.અ.વ.)નો હાથ મુબારક પકડીને મારા ચહેરા પર મૂકયો તો મને અનોખા પ્રકારની ઠંડક અને મુશ્ક જેવી મહેક માણવા મળી હતી.

પગ: આપ (સ.અ.વ.)ના મુબારક કદમ તમામ ઈન્સાનોના કદમોથી વધુ ખૂબસૂરત હતા. પગના આંગળા સુડોળ અને માંસલ તેમ મજબૂત હતા. અંગૂઠા મુબારક સાથેની આંગળી બીજી બધી આંગળીઓથી લાંબી હતી. પગની એડીઓ નાજુક, નરમ અને રેશમસમ સુંવાળી હતી. એક રિવાયતમાં છે કે આપ (સ.અ.વ.)ના પગની અંગૂઠા પછીની બે આંગળીઓ બીજી આંગળીઓ કરતા લાંબી હતી. પાટ એટલે પંજાથી પાની સુધીનો હિસ્સો લીસો અને સુંવાળો હતો અને તેના પર પાણી રોકાતું ન હતું.

પેટ અને સીનો: આં હઝરત (સ.અ.વ.)ના બંને ખભા વચ્ચે ઘણુ અંતર હતું. પરિણામે આપ (સ.અ.વ.)નો સીનો મુબારક પહોળો અને વિશાળ હતો. તેના ઉપર વાળ ન હતા. અલબત્ત આપના સીના મુબારકથી નાફ મુબારક સુધી વાળોની એક બારિક લીટી નજરે પડતી હતી. આપનું પેટ આગળથી ઉપસેલું કે નીકળેલું ન હતું બલ્કે છાતી અને પેટની સપાટી સરખી હતી. તિરમિઝીની એક રિવાયત અનુસાર આપ (સ.અ.વ.)નો સીનો અને પેટ તેમજ સીનો અને નાફનો ભાગ સમાંતર રૂપમાં હતા. એક રિવાયત અનુસાર આપના બંને હાથ, બાજુ અને સીનાના ઉપલા ભાગ સિવાય પૂરા બદન મુબારકમાં કયાંય ફાલતું વાળ ન હતા.

પીઠ: આપ (સ.અ.વ.)ના સાંધાના હાડકાં બેહદ મજબૂત ને પહોળા હતા. આપની પીઠ મુબારક મજબૂત અને આકર્ષક હતી. પીઠનો રંગ ચાંદી સમાન સફેદી ધરાવતો હતો. જાણે એ પીઠ નૂરના સાંચામાં ઢળેલી હતી.

મૂહરે નબુવ્વત: આપ (સ.અ.વ.)ના બંને ખભાની વચ્ચે પાછલા ભાગમાં મૂહરે નબુવ્વત હતી જેનું કદ કબૂતરના ઈંડા જેવડું હતું. ઉપરનો ભાગ ઉપસેલો હતો અને આસપાસ બાલ મુબારક હતા. આ મુહર ઉપર કશું લખાણ ન હતું. એ બેહદ નૂરાની અને અત્યંત મહેક ધરાવનારી હતી. મુહરે નબુવ્વતનો રંગ લાલાશ પડતો હતો.

બગલ: આપ (સ.અ.વ.)ની બગલ મુબારક વિષે બુખારી અને મુસ્લિમ શરીફમાં હઝરત અનસ (રદી.)થી રિવાયત છે કે મેં આપ (સ.અ.વ.)ને દુઆ માટે હાથ ઊંચા કરતા જોયા ત્યારે કુર્તા મુબારકમાંથી એની આરસ જેવી સફેદી દ્રષ્ટિગોચર થતી

હતી.

પસીનો: અલ્લાહના હબીબે પાક (સ.અ.વ.)ના પસીના પાસે મુશ્ક અને ગુલાબની મહેક મંદ પડી જતી હતી. આપના નૂરાની બદનમાંથી ખૂબજ પરસેવો નીકળતો હતો. પેશાની મુબારકથી જ્યારે એ પરસેવો ટપકતો ત્યારે એના બિંદુઓ મોતી જેવા સુંદર લાગતા હતા. આ મુબારક પરસેવાને અનેક સહાબાઓ (રદી.) શીશીઓમાં સાચવી રાખતા હતા અને ખુશાલીના પ્રસંગોએ પોશાક ઉપર લગાડતા હતા.

દેહની ખુશ્બુ: આપ (સ.અ.વ.)ના બદન મુબારકની ચામડી નરમ અને સુંવાળી હતી અને તેમાંથી આઠે પ્રહર એવી સુગંધ પ્રસર્યા કરતી હતી કે એની સરખામણી જગતભરની અન્ય કોઈ ખુશ્બુ સાથે થઈ શકતી ન હતી. હઝરત આયશા (રદી.) ફરમાવે છે કે આપની હથેળીઓ હરહંમેશ એવી ખુશ્બુદાર રહેતી હતી કે આપ (સ.અ.વ.) સાથે હસ્તધુનન કરનાર એ ખુશ્બુની મહેક દિવસો સુધી માણ્યા કરતો. કોઈ બાળકના માથા પર આપ હાથ મૂકી દેતા તો અનોખી સુગંધને કારણે એ બાળક બીજા બાળકોમાં ઓળખાઈ આવતું. આપની હથેળીની ફોરમ એના માથામાં ફેલાઈ જતી હતી.

દેહનો રંગ: આપના દેહ મુબારકનો રંગ એવો સફેદ ન હતો કે બિલ્કુલ ચાંદી સમ લાગે અને એવો ઘઉંવર્ણો કે રતાશ પડતો પણ ન હતો કે એમાં શ્યામપણું આવી જાય. એ રંગ પૂનમના ચંદ્ર માફક નૂર નીતરતો અને દિલકશ હતો.

સુંદરતા: આપ (સ.અ.વ.) જાહેરી ખુબસુરીત, હુસ્નો જમાલ અને દેહ સૌષ્ઠવ અને સૌંદર્યમાં તમામ નબીઓથી અને તમામ મખ્લુકથી ચઢીયાતા હતા.

સ્મિત: આપ (સ.અ.વ.) જ્યારે પણ સ્મિત વેરતાં ત્યારે આપનું મુખ મુબારક એવી રીતે ઉઘડતું જાણે ગુલાબની અર્ધ ખિલેલી કળી હોય. ક્યારેક આપ (સ.અ.વ.)ના હાસ્યમાં આપના ઔષ્ટ ઉઘડતાં અને દાંત મુબારક દેખાઈ જતાં તો જાણે વર્ષા મોસમમાં વિજળી ચમકી જાય છે એવી સફેદ ચમક પ્રસરી જતી. આપ (સ.અ.વ.) ક્યારેય પણ અટ્ટહાસ્ય કરતા નહીં કે અવાજ પાડીને ખડખડાટ હસતા નહી.

સ્વભાવ: આપ અત્યંત વિવેકી, મિલનસાર અને ખુશમિજાઝ હતા. નિર્દોષ રમુજ દ્વારા લોકોના દિલોને પણ ખુશ રાખતા હતા. આપને બાળકો બહુ ગમતાં હતાં અને આપ બાળ કોને ખૂબજ ચાહતા હતા. પ્રેમ અને માનભેર તેમના માથા પર હાથ ફેરવતા હતા અને તેમના માટે ભલી દુઆઓ કરતા હતા.